

امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد ترجمان اردو ماہنامہ

# شریعت

جلد ۱ شوال المکرم ۱۴۳۳ ھ مطابق ستمبر ۲۰۱۲ء شمارہ ۱

بیرونی غاصبوں کی بے اعتمادی کی پیمائش



عید الفطر کے موقع پر عالیقدر

امیر المؤمنین

کا پیغام

دشمن کے خلاف نیا اتحاد



امریکا طالبان کے دروغہ میں



آزادی کا نیا سویرا

صوبہ ہرات کے جہادی مسؤل سے گفتگو

# فرمان نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

{ وَذَكَرَ بَعْدَ هَذَا عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : أَرَذْتُ الْجِهَادَ فَأَخَذَ ابْنُ غَمَرٍ بِرِكَابِي . فَأَبْنَيْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ : أَتَكْرَهُ لِي الْأَجْرَ ؟ فَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ خَادِمَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ جِبْرِيلَ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ { السير الكبير لابن عبد الله محمد بن الحسن الشيباني ، و شرح السير الكبير لابن سهل السرخسي ، في فضيلة الرباط . وإمامة العظمى ، والفتاوى التاتارخانية كتاب السير ، ج ( ٥ ) ص ( ٢٢٠ ) طبع إدارة القرآن . والخلاصة في أحكام الشهيد بقلم الباحث في القرآن والسنة علي بن نايف الشحود 1 - 478 .

ترجمہ : حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ میں

نے جہاد کی غرض سے جانے کا ارادہ کیا تھا حضرت ابن عمر نے گھوڑے

کے رکاب سے پکڑا [ادب اور حیا کی وجہ سے] میں خاموش رہا، انہوں نے

کہا کہ : کیا آپ میرے لیے ثواب پسند نہیں کرتے؟ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے

کہ دنیا کے لوگوں میں مجاہدین کے خادم کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان

کے باشندوں میں حضرت جبریل علیہ سلام کی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد ترجمان اردو

ماہنامہ

# شریعت

جلد ۱ اشوال المکرم ۱۴۳۲ بمطابق ستمبر ۲۰۱۴ شمارہ ۶

ماہنامہ شریعت، امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد ترجمان اردو، پاکستان کی دینی و ثقافتی اور سیاسی سہ ماہی ہے۔ جو امارت اسلامیہ کے مذہبی، فکری، اور ثقافتی کیسٹن کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ ماہنامہ شریعت افغانستان میں ہماری نکلیں، حالات و واقعات اور عقائد افغانوں پر ہمارے جانے والے سربراہان نظام کا سچا و شہیدانہ عکاس ہے۔

## کس درون

- ۲ • بیرونی فتنہ صوبہ قوئیں ہے امتداد کی لپٹ میں
- ۲ • انگریز استعمار سے ٹکرائی آزادی کی ۹۳ ویں سال مکمل ہونے پر
- ۴ • امارت اسلامیہ کا اعلامیہ
- ۵ • آغا جان محکم کے حوالے سے امارت اسلامیہ کی وضاحت
- ۶ • موجودہ حالات میں علماء و طلباء کی ذمہ داریاں .....
- ۶ • ہمارے ساتھ قباہ کے متعلق امارت اسلامیہ کا ذمہ دارانہ
- ۹ • اور تشکیلی پیغام اور دنیا پر اس کے اثرات
- ۱۱ • صوبہ پروان میں دشمن شدید نقصانات سے دوچار ہے .....
- ۱۳ • آزادی کا نیا سویرا
- ۱۴ • شہید علامہ محمد رحمان اللہ کی جہادی زندگی پر ایک نظر
- ۲۰ • صوبہ ہرات کے جہادی مسؤل سے گفتگو
- ۲۳ • دیر آید، درست آید
- ۲۴ • امریکا طالبان کے قرضہ میں
- ۳۵ • دشمن کے خلاف نیا حماد
- ۳۷ • زر خرید میڈیا کا تعاقب
- ۳۸ • دوسری جنگ عظیم کی باقیات، دو عظیم دہشت گرد
- ۴۰ • افغانستان گذشتہ ماہ جولائی میں .....
- ۴۳ • شہدائے ملت

مدیر اعلیٰ: ولید افغان

نائب مدیر: سلیمان غوری

مجلس مشاوت

• ڈاکٹر بارون • شمس ابدالی

• ملا اسد افغان • فرہاد پروی

• استاد فریدون

رابطہ کے لئے برقی پتہ:

shariatmagazine@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن ملاحظہ کیجئے.....

www.shahamat-urdu.com

قیمت فی شمارہ:

30 روپے

فہرست نگ: سلمان بدر

# ہیرونی عاصبتو تیں بے اعتمادی کی لپیٹ میں

مدیر اعلیٰ

آج رمضان المبارک کی ۲۸ تاریخ ہے، بجلی سب پر دوا ایسے اہم واقعات رونما ہوئے ہیں جو اعلیٰ وطن سمیت دنیا بھر کے درود مل رکھنے والے مسلمانوں کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہیں۔ صوبہ قندھار کے خلیفہ شاہ ولی کوٹ کے چٹارو قاضی علاقے میں مجاہدین نے دشمن کا ایک بمبلی کا پٹر کو راکٹ سے مار کر گر کر لیا ہے جس میں ان کے بقول دوا ستر ملین، تین امریکن، ایک ان کا ترجمان اور تین کٹ پتلی کا ٹرڈ موزموق پر ہلاک ہو گئے۔

دوسرا اہم واقعہ بمبلی آیا جب صوبہ قندھار کے خلیفہ ایجنٹ کے مرکز کے دورے پر آئے ہوئے امریکی فوج کا ایک دستہ جس میں اعلیٰ افسران بھی شامل تھے ”افغان فورسز“ میں شامل شیر علی نا ئی ایک نو جوان سپاہی کی فائرنگ کا شکار ہو گئے جن میں سے چار نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ شیر علی کا کہنا ہے کہ جس وقت امریکی افسران طاقت کے نشے میں چر مرکز میں داخل ہوئے تو حکم اعلیٰ جس کے خلیفہ ڈائریکٹر نے مجھے کہا کاش کوئی ہا غیرت اور بہادری جو ان کو جوڑا ان کو گول کو گول کا راستہ دکھا دے۔ یہ سننا تھا کہ میرے اندر کا مجاہد جاگ اٹھا اور میں نے جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اپنی ہندوئی سے ان پر فائرنگ کھول دی۔ کارروائی کے بعد شیر علی جائے واردات سے فرار ہوئے میں کامیاب جب کہ اٹلی جس آفسر امریکن فوجیوں کی جوانی فائرنگ سے جاں بحق ہو گئے ان دونوں واقعات پر اگر ہم نگاہ ڈالیں تو ظاہری طور پر پہلا واقعہ بڑا دکھائی دیتا ہے لیکن درحقیقت دشمن کو تشویش میں ڈالنے کے لحاظ سے دوسرا واقعہ زیادہ اہمیت اور مقام کا حامل ہے۔ پہلے واقعہ میں ۷ عاصبتو فوجی اور ان کے ۴ زخمی مارے گئے اور ایک بمبلی کا پٹر جی ای سے دو چار ہوا فی نفسہ قتل ہونے والوں کی یہ تعداد اگرچہ زیادہ ہے لیکن افغان جنگ کے پیش نظر کوئی حیران کن اور خلاف توقع نہیں کیونکہ اسی ہلاکتیں دشمن کے ساتھ دہائی فوجی ہونے والے جھڑپوں اور بارودی سرنگوں کے پھٹنے سے افغانستان میں روز کا معمول ہے اور جس طرح پہلے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی جگہ دوسرے فوجی آجاتے ہیں اسی طرح ان کی جگہ بھی آجائیں گے۔ رہی بات بمبلی کا پٹر کی تو یہ اگرچہ کروڑوں کی مالیت رکھتا ہے لیکن یہ ان کے اپنے کارخانوں کی پیادہ اس لئے دہ آسانی سے دوسرے کا بندوبست کر لیں گے۔

ہاں! دوسرا واقعہ اگرچہ پہلے واقعہ کے بہ نسبت جانی و مالی نقصان کے لحاظ سے کم اہمیت کا حامل ہے لیکن درحقیقت دشمن کے لئے زیادہ نقصان دہ اور تشویش میں مبتلا کرنے والا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ حالیہ دنوں میں یہ اور اس جیسے دیگر واقعات جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے دشمن کے لئے ایسے نقصان کا باعث بن رہے ہیں جس کی طاقی دشمن کے لئے ممکن نہیں۔۔۔ کیونکہ ان جیسے واقعات جن میں افغان فورسز میں شامل افغان نو جوان عاصبتو افواج پر فائرنگ کھول کر دیکھتے ہی دیکھتے انہیں دہائی سے چٹا کر دیتے ہیں سے ہیرونی آقاؤں کا اپنے زخمی غلاموں پر سے اعتماد و بھروسہ ٹوٹ چکا ہے۔ اور یہی وہ نقصان ہے جو امریکیوں کے لئے ناقابل طاقی و ناقابل اعادہ ہے کیونکہ اعتماد درجہ کی طرح ہوتی ہے اور روح جب چلی جاتی ہے تو دوبارہ لوٹ کر نہیں آتی۔

آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ وہ حساس ادارہ جس کی فحاشی اور تربیت کے لئے دشمن نے کروڑوں ڈالر صرف کئے ہوں اسی ادارے کے کامیاب

اہم عہدہ پر فائز شخص کا یہ حال ہے کہ وہ لوگوں کو ان کا صاحب افواج کے نقل پر ابھار رہا ہے اور پھر وہ شخص جو کچھ پہلی حکومت کی طرف سے ان کی مخالفت پر مامور ہو، وہ مخالفت کی بجائے ان کی جان کا دشمن بن جائے اور جن پہ نگیہ ہو وہ بچتے ہو اپنے گلیں..... جواب یہ بچا رہے کس پر اعتماد کریں؟ کہ مسلمانوں کے خلاف شروع کئے گئے اس صلیبی جنگ میں بیرونی قابضوں کا اپنے زور خرید غلاموں پر اعتماد کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی سے کم نہیں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس طرح بیرونی قوتوں کے عدم تعاون کی صورت میں داخلی منافقین مجاہدین کا مقابلہ نہیں کر سکتے بالکل اسی طرح بیرونی طاقتیں بھی یہاں کے خدا روں اور زور خرید غلاموں کے بغیر مجاہدین کا سامنا کرنے کی سکت نہیں رکھتے اور ایک دن کے لئے بھی اس جنگ کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ اب جب کہ ان عالمی فسطوں کی اصلیت اور بد نما چہرے کو افغان فورسز میں شامل با احساس جوان دیکھ چکے ہیں اور ان کی طرف سے ان پر جان لیوا حملے شروع ہو چکے ہیں جن میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے تو ہم کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بے اعتمادی کی اس پرخطر فضا میں نیٹو افواج کے لئے سر زمین افغانستان پر مزید قیام کرنا اور اس بدنام زمانہ جنگ کو جاری رکھنا ناممکن اور باعث شرمندگی ہوگا۔

جس طرح ہم افغان فورسز میں شامل بہکائے ہوئے اپنے نوجوانوں سے اپنی اسلامی اور ملی ذمہ داری پوری کرنے، اپنے خوشرو ساقیوں کے نقش قدم پر چلنے یا کم از کم ان کی صفوں سے نکلنے اور مسلمانوں کے مقابلے میں صلیبی لشکر سے باہر آنے کی توقع رکھتے ہیں بالکل اسی طرح بہکائے ہوئے مغربی ممالک سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مزید امریکی مفادات کے سمیٹ نہ چڑھیں اور جلد از جلد اس بے فائدہ جنگ سے ہاتھ اٹھالیں اور جیسا کہ برلن میں فرانسیسی صدر فرانسوا ہولاند نے افغانستان سے اپنے 650 فوجیوں کی انخلاء کے اعلان کے موقع پر کہا کہ:

”وہ وقت آچکا ہے کہ بیرونی افواج افغانستان سے چلی جائیں اور افغان قوم کو اپنے فیصلے خود ہی کرنے دیں کہ یہ ان کا پیدا ہوا حق ہے۔“  
ایسے ہی ہر مغربی ملک کے سربراہ کو بھی چاہئے کہ فرانسیسی صدر کی تھلید کرتے ہوئے کہے کہ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی افواج کو افغانستان سے نکالیں اور افغانوں کو اپنا مستقبل بنانے کے لئے آزاد چھوڑ دیں۔“

اگر مغربی ممالک کے رہنما ایسا کرتے ہیں تو یہ ایک بجا، مثبت اور معقول اقدام ہوگا ورنہ وہ وقت دور نہیں کہ بہت جلد یہی لوگ افغانستان سے محفوظ راہ فرار کی تلاش میں ہوں گے لیکن ”اے ہمارے زور و در کا خاک شد“ کے صدائق انہیں فرار کے لئے کوئی راستہ نہیں ملے گا۔



# انگریز استعمار سے ملکی آزادی کی ۹۳ ویں سال منسل ہونے

## پہا لمرت اسلامیہ کا اعلامیہ

موقف کے دفاع کے لئے غیر معقول بہانے تراشتے ہیں جو ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتے۔

ہماری قوم کی جاری مزاحمت اور محرکہ بھی ہماری افغان کے مراحل سے کامیابی کیساتھ گزر رہا ہے، آج افغان مسلم قوم معاشرہ استعمار کے خلاف دیر محمد اکبر خان اور دیگر نامور باہت افغانوں کی وہ یاد تازہ کردی ہے جنہوں نے انگریز استعمار کے خلاف اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے حریت کا علم بلند رکھا، ہماری افغان ملت پر لازم ہے کہ اپنے حالی بہت اجدادی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھے اور اس راستے میں پیش آنے والے مصائب و آلام کو سہنے کے لئے قافی طور پر تیار رہے، مغربی خود رانی میں تکلیف اور ناکامی ہوتی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو حصول آزادی کے بدلے تکالیف کو سہنا ایک قطعی اور معمولی بات ہے، ہم نے انگریز مکار کے خلاف بھی بڑی قریبی دی ہیں، اردی جارحیت کے خلاف بھی پیش بہا قربانیاں دی ہیں اور آج امریکی استعماریت سے آزادی کی جدوجہد میں تکالیف برداشت کر رہے ہیں، شہید ہوتے ہیں، ہندو کا نشانہ بننے ہیں، مگر ہم جو چاہتے ہیں وہ ہے آزادی جو تاریخ انسانی میں قربانیوں سے حاصل ہوتی ہے، ہر قوم کے لئے اس کی خاص اہمیت اور قدر ہے، ہماری آج کی جدوجہد آزادی اور جہاں کی کی جدوجہد کا تسلسل ہے، ہم آزادی ملک میں اسلامی نظام چاہتے ہیں اور یہ آقا بن اہداف ہے کہ اللہ آنکھ و فلسفے ہمارے جہاد اور محرکہ کو اسے ہی فخری نگاہ سے دیکھیں گی جس طرح آج ہم اپنے آپادہا کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ہم آپ کیساتھ حصول آزادی کے موقع پر اپنا پیغام شریک کریں گے۔

امارت اسلامیہ افغانستان جس طرح اب عملی طور پر جدوجہد آزادی کے مقدس معرکے میں مصروف ہے، اپنی قوم کو مصداق گاتی ہے کہ اس حساس مرحلے پر حریت و دشمن غلاموں کے نامحقوق توجہات سے متاثر نہ ہو اور ان کو یہ اجازت نہ دے کہ وہ اسٹریٹجک معاملے سے حاصل کی گئی آزادی پر سودا کرے

امارت اسلامیہ افغانستان

آج سے ۹۳ سال قبل ۱۲۹۸ء میں یہ اسد کی ۲۸ تاریخ کو انگریز استعمار جنہوں نے دنیا اور خطے کے بہت سے ممالک پر قبضہ کیا تھا نے افغانستان کی آزادی اور خودمختاری کو تسلیم کر لیا تھا۔ ہم افغان عہد قوم کو تاریخ کے اس عظیم دن کے آنے پر پیہر حیرت پیش کرتے ہیں، انگریز استعمار سے حاصل کی گئی یہ آزادی مبارک ہو، اللہ کرے کہ اس عظیم دن کی برکت سے معاصر امریکی جارحیت سے بھی آزادی حاصل ہو، آمین یا رب العالمین۔

مسلم ہونے کا جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں انسانیت کے لئے آزادی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، اگر شرعی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو آزادی اور مقام انسان میں شرعی احکام اور حقوق کے مسائل میں بے تفریق موجود ہے، آزادی انسان جس طرح انسانی معاملات میں غلام کی نسبت اہمیت کا حامل ہے اور انہیں خصوصی مقام حاصل ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں چند امتیازی خصوصیات دی ہیں جن سے غلام محروم ہے۔

جس طرح انسانوں کے لئے آپ و ہوا ضروری ہے اسی طرح ایک معاشرے کے لئے بھی سیاسی آزادی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے، انہوں کو آج امریکہ، ہاداری کا نظریہ طاغوتیت کی بالادستی کی وجہ سے چند اشخاص اور جتنے جو حصول آزادی کی جدوجہد سے لاقطع رہے، نے اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے جدوجہد آزادی کے لئے چھوٹے نام اور ترغیبات پیش کی ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ سیاسی خودمختاری سے اقتصادی خودمختاری بہتر ہے، افغان قوم کو چاہیے کہ امریکہ کو تسلیم کرے کہ مغرب کے اقتصادی تعاون میں حصہ دار بن جائے، بعض کی رائے کے مطابق آزادی کا مفہوم سیاسی خودمختاری نہیں بلکہ مذہبی آزادی ہے، اور بعض لوگ آزادی کے متعلق یکہ اور نظریات پیش کرتے ہیں لیکن اگر مذہبی، اپنی اور تاریخی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو خود مختاری کے حوالے سے ان ناخوش نظریات کی کوئی اہمیت نہیں اور نہ ہی چند بہت سے لوگوں کی جانب سے اس طرح کے نظریات کو رائے شمار کیا جاسکتا ہے، ملک پر منڈلائے ہوئے برے ایام اور جرح پندہ عام کے جاری معرکے کے دوران وہ اپنے غلامانہ

# آغا جان معتصم کے حوالے سے امارت اسلامیہ کی وضاحت

آغا جان معتصم 2010 میں امارت اسلامیہ کے سربراہ نے خودی اور سپرد کردہ امور میں تہادڑ کی وجہ سے اپنے فرائض سے سبکدوش کر دیا اور موجودہ دور میں امارت اسلامیہ میں ان کی کوئی ذمہ داری نہیں اور نہ ہی وہ امارت اسلامیہ کی نمائندگی کر سکتا ہے۔ وہ حالاً ترک میں رہائش پزیر ہے اور وہاں رہنا ان کا فرائض کا کام ہے، امارت اسلامیہ کا ترک میں کوئی نمائندہ نہیں اور نہ ہی وہاں کوئی دفتر ہے، اور نہ ہی کابل اور انقرہ کو آغا جان معتصم کا سفر امارت اسلامیہ کی اجازت اور ہدایت پر ہوا ہے۔ آغا جان معتصم کی حالیہ حرکات کو کچھ کرگلتا ہے کہ وہ اب اپنے اختیار کا نہیں رہا بلکہ وہ کسی اور کے اشارے پر چل رہا ہے، امارت اسلامیہ میں یا سے اجیل کرتی ہے کہ آنکھ ان کا اظہار خیال اور نقطہ نظر امارت اسلامیہ سے منسوب نہ کرے بلکہ امارت اسلامیہ کا نقطہ نظر اور ریگالیسی وہ ہے جو امارت اسلامیہ کے باقائدہ معروف ترجمان شائع رہے ہیں۔

والسلام

امارت اسلامیہ افغانستان

## ہمارے پیارے نبی ﷺ اور نماز

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے توحید یعنی لا الہ الا اللہ کی تعلیم کے بعد ایمان لانے والوں کو سب سے پہلے نماز کی تعلیم دی اور آپ نے خود نبی ہونے کے فوراً ہی بعد حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ پہلے نماز پڑھی اور پھر آپ ﷺ ہمیشہ نماز پڑھتے رہے اور اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضور ﷺ نے قیامت تک آنے والوں کے لئے جو آخری وصیت فرمائی اس میں بھی نماز کی تاکید فرمائی:

الصلاة وما ملكت ايمانكم ط

(دیکھو نماز کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھنا اور غلاموں یا نو میوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا)

حضور اکرم ﷺ اس کو خوب جانتے تھے کہ جب تک مسلمان قاعدے کے ساتھ نماز ادا کرتے رہیں گے، اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشی ان کو حاصل رہے گی، اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشی کے ساتھ عبادت والی زندگی بسر کرتے رہیں گے، اور اس طرح وہ اس دنیا میں بھی ترقی کرتے رہیں گے، اور اس دنیا کے بعد آنے والی زندگی بھی ان کی آرام سے گزرے گی۔



# علماء و طلبہ کی ذمہ داریاں

مختصر مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ص ۱۰۱

اس وقت دنیائے اسلام انتہائی مشکل دور سے گزر رہی ہے، ماضی میں بھی مشکلات تھیں مگر یہ پریشانیوں یا مشکلات عوامی یا ممالی، فکری یا مادی ہوتی تھیں اور ان اور اس میں مسلمانوں کا خاندان، تعلیم، نظام تربیت اور اندرونی ساخت اکثر و بیشتر چرونی خطرات اور حملوں سے محفوظ رہتے تھے۔ ماضی کے دشمنوں کے پاس کوئی دین، کوئی پیغام، کوئی تہذیب، کوئی پرکشش مذہب اور کوئی فکری ایجنڈا نہیں تھا اس لیے مسلمانوں کی تہذیب و تمدن تربیت اور خاندانی نظام ان کے حملوں سے کافی حد تک محفوظ رہا مگر آج اسلامی زندگی کا ہر پہلو خطرات سے دوچار ہے۔

اسلامی حکومت کے قیام کا معاملہ ہو یا فرد کے ذاتی کردار اور تربیت اہل و عیال کا معاملہ، تعلیم و تربیت ہو یا مساجد و مدارس کے اندر جاری سرگرمیاں، سماجی اقدار کا تحفظ ہو یا دینی افکار کی تبلیغ، ہر چیز براہ راست مغربی حملے کی زد میں ہے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے سب سے اہم ذمہ داری علماء و طلبہ پر عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ یہاں ہم اس بارے میں کچھ بات کریں گے۔ ہمیں علم ہونا چاہئے کہ عالم اسلام میں جب سے مغربی اثرات و آئے ہیں دنیائے اسلام میں تین طرح کے افکار نے رواج پایا ہے۔

۱۔ ان اثرات سے علی طور پر قطع تعلق کرنا۔

۲۔ ان اثرات کو من و عن قبول کر لینا۔

۳۔ مغربی تہذیب کے کچھ پہلوؤں سے استفادہ اور کچھ پہلوؤں سے اجتناب برتنا۔

بنیادی طور پر دیکھا جائے تو پہلی فکر کو ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کے بعد خاص طور پر ہمارے کامیاب نے اپنایا تھا، جس کے سبب مغرب کے فکری و عملی تسلط کا معاشرے میں نفوذ تقریباً ناممکن ہو کر رہ گیا تھا، مغرب نے اپنی اس مشکل کے ازالے کے لئے ایک دوسری فکری تشکیل و سرپرستی شروع کی جس میں مغربیت کو من و عن قبول کر لیا گیا اور ان کی اس

کریپ لائبرس دینے والوں نے سرس سرسید سے۔ انہوں نے ایل ایل نسل کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا جو ناموں سے تو مسلمان مگر فکر و عمل کے آئینے میں انگریز تھے اور بعد کے دور میں یہی نسل ان انگریزوں کی حقیقی چاشین اور ان کی طرف سے دی گئی مراعات کی مستحق ٹھہری۔ جب دوسری فکر کے حاملین کو دینی تعلیمات کی سرس بائیں پشت ڈال کر سرکاری انعامات میں لوٹ پوٹ ہوتے اور سماجی مراعات سے فیض یاب ہوتے دیکھا گیا تو ایک تیسری فکر نے دور پکڑا جس میں پہلی طرز کے بدلوں افکار سے جزوی ہم آہنگی اور جزوی بغاوت کا داعیہ پیدا ہوا، وہ سمجھتے تھے کہ کوئی ایسا عمل ضروری ہے جس میں نہ تو انسان مکمل بددین ہو جائے اور نہ ہی غصیہ و نفرتی فکر سے لبریز ہو، لہذا انہوں نے ایسی کوششیں شروع کیں جن کی بنیاد (ان کی فہم کے مطابق) مغرب کی مثبت چیزوں سے اتفاق اور مثبت چیزوں سے اجتناب پر تھی۔

ان تینوں افکار کے عواقب (انہام) پر غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ پہلی فکر کے نتائج انتہائی حوصلہ افزاء ثابت ہوئے تھے اس فکر پر کار بند رہنے کی وجہ سے اور کچھ نہ بھی ہوا مگر ہمت نہ صرف مغربی افکار سے دور رہی بلکہ ان کی دینی حالت اور سماجی اقدار بھی بہت حد تک ماسون و محفوظ رہے تھے۔ وہ لوگ اسلام کی انکسار کاغیب کے بارے میں پر امید ضرور تھے، وہ جلد از جلد اپنی کوئی سیادت و قیادت کو واپس لینا چاہتے تھے اور بہت حد تک کامیاب بھی ہو رہے

اسلامی حکومت کے قیام کا معاملہ ہو یا فرد کے ذاتی کردار اور تربیت اہل و عیال کا معاملہ، تعلیم و تربیت ہو یا مساجد و مدارس کے اندر جاری سرگرمیاں، سماجی اقدار کا تحفظ ہو یا دینی افکار کی تبلیغ، ہر چیز براہ راست مغربی حملے کی زد میں ہے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے سب سے اہم ذمہ داری علماء و طلبہ پر عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے کا طریقہ کار کیا ہوگا؟



تھے تحریک رجعی رومال، روس کی شکست، مجاہدین کی افواہ اور امریکہ سے نگر نگر کی عسکری اقتدار سے دنیا بھر میں کفریے طاقتوں سے پچھڑا زمینی سب اس رویے کے مروجہ منت ہیں۔

جس غلط فہمی (مولویوں کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھنا) یا خوش فہمی (انگریزوں کو اپنا خیر خواہ جاننا) کی بناء پر دوسری نگر نے جنم لیا تھا اس انجم بدلتہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، حکومت سرپرستی میں جاری اس دوسرے رویے کے حاملین کی زیر نگرانی چلنے والے اداروں سے پیدا ہونے والی نسل کی طرف دیکھا جائے تو آدھا تیز اور آدھا ٹھیکری کی مثال ان پر خوب صادق آتی ہے۔ یہ نسل جہاں دینی حوالے سے تہی دامن ہے وہیں مغربی طرز ترقی کے اقتدار سے بھی انجہانی مایوس کن کارکردگی کا شکار ہے۔ اسی پاد کی وجہ سے ہمارا معاشرہ ایک ایسے تباہ کن راستے پر چل نکلا ہے جہاں ڈاکٹر خدا اور بے متقی و بے حیائی رہنما ہیں۔ بے ایمانوں، کینوں اور خود غرضوں کا ہم پر حکومت کرنا، اپنی دینی و ملکی سلامتی کو دشمنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ ڈالنا، مسلمانوں کے مقابلے میں کفار، منافقین اور داعشین کا ساتھ دینا اور دوسری نگر کے پانے کے سی کر شے ہیں۔

جب لوگوں نے پہلی نگر سے دستبردار ہو کر دوسری نگر کو نکلے گا لیا تو کچھ لوگ بزم خود پر سوچ بیٹھے تھے کہ افراط و تفریط کا شکار پہلے دونوں افکار کو چھوڑ کے ایسا راستہ اختیار کیا جانا چاہئے جو پہلی نگر کی طرح بدوہمیں عالمی دھارے سے ہٹائے اور نہ ہی دوسری نگر کی طرح لادین شخص بنائے۔

نئی اصلاحات کے خوشہ چین اس قسم کے لوگوں نے پہلی نگر کو تو اس لئے قابل التفات نہ سمجھا کہ وہ انہیں مغربی تجرید ترقی سے قطعی دور ہٹاتی دکھائی دیتی تھی (حالانکہ پہلی نگر کے حاملین اس مادی ترقی کے یکسر مخالف نہ تھے بلکہ وہ مغربی اثرات کو براہ راست قبول کرنے کی بجائے اس نیک و دود میں تھے کہ منطق و فلسفہ کی طرح اسے لگام ڈال دی جائے، تاکہ بقدر ضرورت اس سے فائدہ اٹھایا جاسکے، جس سے نادان یہ سمجھ بیٹھے کہ مولویوں نے ہم پر ترقی کی راہیں مسدود کر دی ہیں)۔

دوسری نگر کو وہ اس لئے مسترد کر رہے تھے کہ وہ اپنے معاشرے اور آل و اولاد کو اس بھٹی کا ایندھن بننے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، لہذا انہوں نے اس کا مل علوم جدیدہ، معاشیات، حاضرہ

جنون لطیفہ اور عمرانی علوم کو اسلامی بنانے کی کوششوں میں سبھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اہل مغرب کو مطمئن کرنے کے لئے اولاد تو انہوں نے ان احکامات کا تذکرہ چھوڑ دیا جو اہل مغرب اور مغرب زدہ لوگوں کے ہاں قابل اعتراض تھے اور رفتہ رفتہ ان پر نکام کرنے کو معیوب سمجھنے لگے۔

نوبت بایں چار سید کے آج مغربی یلغار کے مقابلے میں اسلامی افکار کو برتری دلانے کی بجائے معذرت خواہانہ رویوں کو فروغ مل رہا ہے، نتیجتاً شب و روز اہل حق سے دور پیاں پیدا ہو رہی ہیں اور اہل باطل سے قربتیں بڑھ رہی ہیں، مجاہدین وہ دست گرد اور داعشین اعتدال پسند دکھائی دے رہے ہیں، مصطفیٰ فی الدین بھولے بھالے بیوقوف اور چرب زبان عالمی اور معروضی حالات کے تقاضوں میں مسائل کو سمجھنے والے ثابت ہو رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ آخری نگر دوسری سے بھی زیادہ تباہ کن نتائج کھینچ رہی ہے، کیوں کہ دوسری طرز نگر کے حاملین کم از کم اپنی شناخت میں اہل حق سے ممتاز تھے (مسٹر اور ملا کی تفریق اسی وجہ سے واضح تھی، آج جو اسے پانے کے نعرے لگاتے جا رہے ہیں وہ حقیقت کفر و اسلام کو یکجا کرنے کے خواب دیکھتے جا رہے ہیں)۔ سب یہ تیسری قسم والے حق پرستوں کا لبادہ اوڑھ لے کر اہل حق اسلام کے ہمدرد نظر آتے ہیں مگر غور کیا جائے تو شعوری یا لاشعوری طور پر یہی لوگ صوبہ نیوں کے آکر کار ثابت ہو رہے ہیں۔ وہ زبان سے تو اسلام کی مالا جھپتے ہیں مگر ان کے سینوں میں خود غرضی اور لالچ کے بدلیوار بھسوکے اٹھ رہے ہوتے ہیں اور اس قسم کے افراد، جماعتیں اور ادارے طرح طرح کی تالیفات اور بے ذمگی تشریحات کے ذریعے لوگوں کے اذہان پر مسلط ہونے کی کوئی کوشش ہاتھ سے جانے نہیں دیتے ہیں۔ کبھی آپ نے سوچا؟ ان گمراہیوں کے دروازے کیوں کھلے اور ان پر یثبات کیا؟ حل کیا ہے؟

اس سوال کا سید حاسا جواب ہے، اور وہ یہ ہے کہ ایسا صرف اور صرف اس لئے ہے کہ ہم نے پہلے نگر یعنی اپنے بڑوں کے طریقہ کار کو خیر باد کہا اور اسلاف کا سچ چھوڑ دیا کہ خود ساختہ رویوں کی تشکیل یا پس پند افکار کی ترسیل میں لگ کھڑے ہوئے، جب تک ہم کابریں کے نقش قدم پر نہیں چلیں گے اور خالصتاً اللہ فی اللہ اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے ہرگز کامیابی ہمارے قدم نمی چوسے گی، (یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جو

کے نام کو اسلام کا لیتے ہیں اور کما اپنی مرضی کے کرتے ہیں وہ پہلی نہیں بلکہ تیسری گھر سے ہم آگئی رکھتے ہیں۔) آج تمام پڑھانوں کا کل یہ ہے کہ ہم ان خطوط پر توجہ دیں جو ہمیں گھری اور تہذیبی غلامی سے نجات دلانے کا ذریعہ ثابت ہوں، اور چنانچہ پہلی گھر کو سینے سے لگاتے ہوئے ہمیں بالترتیب ان اہم اقدامات کی طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔

○ سب سے پہلے تو ہمیں اپنے منصب کو پہچاننا اور شریعت میں اس کی قدر و منزلت سے آگاہ رہنا ہوگا اور یہ یاد رکھنا ہوگا کہ علم تو انبیاء و علیہم الصلوٰۃ والسلام، اولیاء و صالحین اور عارفین کی صفات میں سے ہے، جن کا مشن ہی دین کی حفاظت، عوام کی صحیح راہنمائی کرنا اور وسوسوں اور شکوک و شبہات سے لوگوں کو بچانا تھا۔ حق سے خاموش رہنا، دنیا داری میں ٹھکن ہو جانا صرف اپنی ہی تک و دو کی خاطر فرد سے متعلق دینی احکامات کو پائے مال کرنا یا انفرادی اصلاح میں لگ کر اپنی ہی کوششوں کو بھول جانا، ان سب سے بچنا علماء و طلبہ پر لازم ہے۔

○ دین پر اصول و تفہیمات دین کی روشنی میں ثابت قدم رہنا، باطل کی بجائے اہل حق کے ساتھ باہمی اتحاد کو فروغ دینا، کفار کے گھری، سیاسی، سماجی اپنی و تہذیبی حیلوں سے مسلمانوں کو بچانا اور ایک روشن مستقبل کے لئے مسلمانوں کو بہت دلانا اور پر امید رکھنا وغیرہ آج دینی علم پر درباروں کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے۔

○ علماء و طلبہ اور عوام دینی جماعتوں کے لئے ضروری ہے کہ مجاہدین اور اہل رابطہ سے قربتوں کو برحائیس اور کفار کی گھری بیخار کے ساتھ ساتھ ان کے عسکری حیلوں کا دفاع بھی کریں اور اقلیتیں مؤمنین سے دوستی یا ٹھک بیٹھک سے گریز کریں، جہاد و مجاہدین سے محبت اور ان کی مدد کو لازم کھڑیں، اور اسلامی نظام کے لئے کوشاں قوتوں کے پشتیبان ثابت ہوں، اور امن پسندی یا عدم تشدد کے پرچار پر مشتمل مذہب پر بیٹھنوں میں آ کر تلوار کو نہ بھولیں، مسلمانوں پر چلتے والے حالات کی عوام کے سامنے صحیح تصویر کشی کریں اور سرکاروں کی بدعنوانیوں کو ملت ازہام کریں نہ کہ ان کا ساتھ دیں، یہ ذہن میں رکھیں کہ ایسا کرنا اہل علم کے فرائض میں سے ہے۔

○ سب سے آخری اور اہم بات یہ ہے کہ مجاہدہ نفس کو جز جان بنائیں، اپنے آپ کو تنہید سے بالاتر یا حرف آخر تکے بھی کبر و غرور پر مشتمل عادات پیچھے ہوئے متواضع زندگی گزارنے کا سلیقہ پانائیں۔

یہ سب جب ہی ممکن ہے جب ہم اپنے روزمرہ اقدامات کا موازنہ قرآن و

سنت سے کریں نہ کہ ہم اپنی گھر بھرتیا یا مصلحتوں کے لحاظ سے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم میں سے چند لوگ مغربی علوم و فنون سے کم از کم باقدانہ واقفیت ضرور حاصل کریں تاکہ خود ان کی کثرت بدست بنجیں اور دوسروں کو بھی سچا سچا، یہ اسی صورت ہو سکتا ہے کہ علماء و طلبہ میں اسلامی علوم کا فہم گہرا ہو، سچے جذبہ اور تڑپ سے وہ حصول علم میں مشغول رہیں، ورنہ مغربی علوم و فنون یا فکری تہذیبی چیلنجوں کے بارے میں یہ فیصلہ کرنا کہ یہ درست ہے اور یہ غلط ہے، یہ عقیدہ ٹھیک ہے اسلام کے مطابق ہے اور یہ عقیدہ اسلام کے خلاف ہے، اس کا پتہ نہیں چلے گا۔ ایک کپا آدمی ان کی گمراہیوں سے بھی متاثر ہو جائے گا جیسا کہ آج تک اور آج بھی ہو رہا ہے کہ اچھے بھلے علماء، اسکالر، لیڈر اور مصلح بننے کی پیکر میں مغربیت کا شکار اور انکار بننے چلے جا رہے ہیں۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا تھا کہ ہماری ساری منصوبہ بندی پہلی فکر کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی ہونی چاہیے، ورنہ ہم نہ صرف ذلیل و خوار ہوں گے بلکہ ایک وقت آنے کا کہ اسلام سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه.

### بقیہ از شہید محمدا محمد رحمہ اللہ

موصوف مزید بتاتے ہیں کہ انہوں نے اس مال نعمت میں سے روٹی ساختہ دوڑی، سو تو ہیں انتہائی بڑی قیمت دے کر خرید لی اور پھر ایک خاص فوجی صاحب منصب اپنے محاذ کے لیے مضمین کیا کہ وہ آ کر ہمارے محاذ کے مجاہدین کو ان توپوں کے استعمال کا طریقہ سکھائے۔

شہادت سے سرفرازی: بڑی مدت تک جہاد اور قربانیوں کے بعد اللہ کے راستے کا یہ انھیں مجاہد، غازی اور بہرہ و مدد دار الفتن سے رو بہ لڑائی میں 23/8/1995 کو ضلع دلا رام اور کرٹک کے درمیان واقع شوراہ کے علاقے میں شہادت سے سرفراز ہو گیا۔

محترم قارئین! ہم اپنے اس تاریخی شاہکار اور بڑے مجاہد عالمہ کے جہادی کارناموں کے اسے ہی تذکرے پر اکتفا کرتے ہیں، کیوں کہ ان کی زندگی بھر کے نفسی و واقعات کی تفریح کے لیے ہماری تحریر کا دامن ناکافی ہے۔ سوانح کی اشاعت کا مقصد اس سکہ نسلوں تک تاریخ کی ان عبقری شخصیات کے متعلق تحمل و متحمل معلومات محفوظ کرنا ہے تاکہ امر کی جاد سے مقابلہ کرتے ہوئے ان کے سامنے اپنے آباء و اجداد کی تاریخ موجود ہو اور ان کی زندگیوں سے استفادہ کر سکیں۔

# اورنگزیب اور اس کے اثرات

## امارت اسلامی کا فہم دارانہ اور صحیح پیغام

برما کے مسلمانوں کی مظلومیت کی تاریخ بہت طویل اور پرانی ہے۔ یہ شاید یہ دسے زمین کے سب سے زیادہ عاجز انسان ہوں، جن کی تقریباً تین لاکھیں بدھ اکثریت کے جبر و استبداد کی چکی میں پس رہی ہیں۔ برما میں مسلمانوں کی تعداد مقامی آبادی کے اعتبار سے چار فیصد ہے۔ تعداد کی یہ کمی اور اس ملک کی موجودہ جغرافیائی قوی، مذہبی اور سیاسی صورتحال اس لیے بنی ہوئی ہے کہ برما کے مسلمانوں پر گزشتہ تین سلوں سے ڈھائے جانے والے بے درپے مظالم کے حقیقی حالات کے بارے میں باہر کی دنیا کو صحیح اطلاع بہت کم ہی پہنچتی ہے، اور دوسری وجہ یہ کہ ان مظالم کے خلاف رد عمل دنیا میں بہت کم نظر آتا ہے۔

برما کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کا نیا طوفان اس وقت آیا جب دس سال کے جون کے مہینے کے تیسرے دن دارالحکومت رنگون میں فوج کی جانب سے چند بے گناہ مسلمانوں کو قتل کرنے کے خلاف مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا، اور پھر ان طریقے سے برما کی بااختیار خاتم حکومت سے احتجاج کا آغاز کیا۔

برما کی خودمختار مگر خاتم حکومت جو اس سے قبل بھی کئی بار برما سے مسلمانوں کے مکمل خاتمے کے لیے کالمانڈ آ پریش کر چکی ہے۔ اب ایک بار پھر مسلمانوں کو قتل کرنے، بے گھر کرنے اور لوٹ مار کرنے کا آغاز کیے ہوئے ہے۔ اور اس کام کے لیے مسلمان اکثریتی علاقوں کے بدھ عوام کو بھی درگاہ کر ساتھ لایا گیا ہے۔ دی گئی معلومات کے مطابق 3 جون سے اب تک برما کے مختلف علاقوں میں بیس ہزار کے قریب مسلمان بوجھوں کے ہاتھوں شہادت پا چکے ہیں، ہتھکڑوں گھروں کو لوٹ مار کے بعد جلا دی گیا ہے، ہزاروں مسلمان اپنے گھروں سے بے گھر اور جبری ہجرت پر مجبور کیے گئے ہیں، اور ایسے کئی واقعات بھی پیش آئے ہیں کہ درجنوں مسلمان کو ایک ساتھ جلا دیا گیا۔

چونکہ برما کی حکومت میڈیا کو آزادی اور آزاد نشریات پر پابندی لگائے ہوئے ہے اس لیے بہت عرصہ تک مسلمانوں پر جاری مظالم بھی خفیہ رہے ہیں۔ لاعلمی یا ہٹ دھرمی کی صور حال اتنی گھمبیر ہے کہ جب بعض آزاد ذرائع نے انفرادی طور پر ان مظالم کی رپورٹنگ کی اور فیس

بک، ٹویٹر، اور دیگر سوشل میڈیا پر برما کے مظلوم مسلمانوں کی لڑوہ خیز تصاویر نشر ہوئیں تو پھر بھی کئی نام نہاد دانشوروں کا کہنا تھا کہ یہ جعلی تصاویر ہیں جو بہت پہلے ہندو چین کے سیلابوں میں مصیبت زدگان کی لی گئی ہیں، اور مسلمان اب اس سے سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تعجب اس بات کا ہے کہ آج کے ذرائع ابلاغ کی دنیا میں کوئی خبر بھی نہیں رسانی اور بہت جلد دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جاتی ہے، لیکن برما کے مسلمانوں کی اتنی بڑی مصیبت کے متعلق ساری دنیا اب بھی اندھی اور بہری بنی ہوئی ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں، کارکن اور انصاف کے عالمی علمبرداروں کی زبانیں سب کی سب ایک طرف گنگ ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے آپ کو آزاد ذرائع ابلاغ کہنے والوں نے بھی کوئی ایسی مستقل اور قابل توجہ رپورٹ شائع نہیں کی، جو مظلوم مسلمانوں کی حالت ذرا پر سکھروشنی ڈالے۔

جولائی کے نصف تک برما کا یہ عظیم حادثہ میڈیا میں قابل ذکر توجہ نہیں پاسکا تھا، اور یہ مسئلہ صرف ضمنی خبروں تک محدود رہا۔ 20 جولائی کو امارت اسلامی افغانستان نے اس قضیہ کے متعلق اپنا اعلامیہ نشر کر دیا اور برما کے مسلمانوں کے قتل عام کی سخت الفاظ میں مذمت کی، امارت اسلامی افغانستان نے اپنے اعلامیہ میں نہ صرف اس کی پرزور مذمت کی بلکہ زیادہ واد عالمی سیاسی اور شرعیاتی قوتوں کے اس قابل ملامت کردار پر دیا اور اس صورتحال کو عالمی طبقات کے لیے باعث شرم قرار دیا کہ اسے بڑے پیمانے پر جرائم کا سلسلہ جاری ہے لیکن سیاسی اور اپادانی قوتوں نے اس کے متعلق چپ سا دھ دھکی ہے اور کسی رد عمل کا اظہار نہیں کر رہے دنیا کے نام امارت اسلامی کے اس صحیحی اور زجری پیغام میں انتہائی اہم اور قابل توجہ شکات موجود تھیں۔ اس اعلامیہ کے بعد برما کے معاملے کی طرف دنیا والوں کی توجہ ہوئے اور اس کے متعلق رد عمل دکھانے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برما کے مسلمانوں کے متعلق اسلامی امارت کا اعلامیہ کسی حد تک بری مسلمانوں کے حقوق کی آواز اور دھکوں کا عداوت جایت ہوا ہے اور اعلامیہ نے اس معاملے کے متعلق دنیا کو محفوظ اور ذرائع ابلاغ کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ اس معاملے کو اپنی ترجیحات کا حصہ بنائے۔



# میں دشمن شدید نقصانات سے دوچار ہے.....

تک آزادی کے ساتھ آتے جاتے ہیں۔

صوبہ پروان کے دوسرے اضلاع جیسے سرخ پارسا، شیخ علی، سالنگ، ہیدیل، جبل السراج اور باگرام میں مجاہدین موجود ہیں۔ کبھی ان کی کاروائیوں کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں، سالنگ کے پورے درے میں جسے دشمن سپائی کے طور پر استعمال کرتا ہے مجاہدین مختلف اطراف سے دشمن پر حملے کرتے رہتے ہیں، اس راستے پر چہ سرخ علاقہ ہے جہاں ہر چند روز بعد دشمن پر مجاہدین کے ہاتھ توڑ حملوں کی خبریں آتی ہیں اور دشمن کو بے پناہ نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔

حالیہ کامیابیاں:

ملکی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ اور تحریک تحریک کی رہبروں کے مطابق افغانستان میں غیر ملکیوں اور ان کے حواریوں پر حملوں کا گراف روزانہ سالانہ چھپنے والوں کے مقابلے میں دو سال ان پر حملوں میں گیارہ فیصد اضافہ ہوا ہے لیکن آزاد ذرائع نے حملوں کا تناسب اس سے بھی زیادہ قرار دیا ہے۔

مجاہدین کی کاروائیوں میں اضافے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ رواں سال الفاروقی آپریشن شروع کرنے کے ساتھ ان علاقوں میں بھی دشمن پر ہاتھ توڑ حملے ہوئے جہاں پہلے جہادی سرگرمیاں زیادہ تیز نہیں تھیں، مثلاً رواں سال صوبہ پروان کے غور بندرہ کے شیعہ ارادو سیارگو علاقوں میں دشمن کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ یہ ضلع جس کی اسٹریٹجک اہمیت بہت زیادہ ہے اور تقریباً اس کے تمام علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں، رواں سال جنون کے مینے میں افغان وزارت دفاع اور داخلہ نے اپنے غیر ملکی آقاؤں سے مل کر غور بندرہ سے مجاہدین کو نکالنے کے لئے سرخ آپریشن شروع کیا تاکہ شمالی طرف سے دارالحکومت کابل

رواں سال دشمن صوبہ پروان میں شدید نقصانات سے دوچار ہوا ہے۔ صوبہ پروان جو دارالحکومت کابل کے شمال میں واقع ہے، کابل کے اہم ہمسایہ صوبوں میں شمار ہوتا ہے۔ اطراف میں ہونے والے واقعات اور ہدائی کے اثرات براہ راست اس صوبے پر مرتب ہو رہے ہیں۔ باوجودیکہ شروع سے ہی دشمن اس صوبے کو جس میں ان کا سب سے بڑا اڈہ (باگرام انڈین) موجود ہے، اپنا اہم علاقہ سمجھتا رہا ہے۔ مگر اللہ گزشتہ چند برس سے ملک کے مختلف حصوں میں جہادی سرگرمیوں کی فعالیت اور وسعت کے ساتھ ساتھ اس صوبہ کے مختلف علاقوں میں بھی جہادی کارروائیوں کی لہر کچھ چکی ہے اور اب اس صوبے کے تمام ضلعوں میں مجاہدین موجود، فعال اور متحرک ہیں۔ صوبہ پروان کے حکام کا کہنا ہے کہ اس

صوبے کے تین ضلعوں (کوہ صافی، شیخ اور سیارگو)

کے تمام علاقوں پر مجاہدین کا قبضہ ہے جبکہ دشمن صرف ان اضلاع کے ہیڈ کوارٹر تک محدود ہے۔ مثلاً ضلع سیارگو کی پانچ بڑی چوٹیوں وازغر، قین جاق، سیدان، بندرہ اور درہ قندیک طویل عرصہ سے مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں، اس ضلع کے درہ چیلان میں پہلے دشمن کے مورچے قائم تھے مگر اب الحمد للہ مجاہدین نے انہیں فتح کر کے دشمن کو درہ سے نکال دیا ہے۔ ضلع شیخ اور باگرام انڈین کے اہم واقعہ ہے، میں ہیر اور کھان کے نام سے اہم چوٹیاں مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں، اس ضلع کے صرف ملک آب درہ میں مقامی لیشیا کی فکل میں دشمن کے چند گنے چنے افراد موجود ہیں۔

کوہ صافی جو باگرام انڈین کے ساتھ متصل ہے، کے اکثر علاقے آزاد ہیں، یہاں دشمن صرف ضلع کے مرکز تک محدود ہے، اسی طرح باگرام کی جانب جانے والی سڑک کے پہلے حصے پر چیک پوائنٹ قائم ہیں، باقی یہ علاقہ مکمل طور پر آزاد ہے جہاں مجاہدین ضلع کنگ اور سردہ

مجاہدین کی کارروائیوں میں اضافے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ رواں سال الفاروقی آپریشن شروع کرنے کے ساتھ ان علاقوں میں بھی دشمن پر ہاتھ توڑ حملے ہوئے جہاں پہلے جہادی سرگرمیاں زیادہ تیز نہیں تھیں۔

مجاہدین کے ساتھ اپنی وفا داری اور اخلاص کا ثبوت دیا۔



## بقیہ از برما کے سانحہ فاجعہ.....

خاص طور پر مسلمہ ملت کے مسائل پر توجہ اور تکتہ حد تک ان کے حق میں اسلامی حیت پر اپنی موقف اختیار کرنے سے امارت اسلامیہ پر امت مسلمہ کے اعتماد کو مزید تقویت ملے گی۔

ہم جانتے ہیں کہ آج کل ہم اس دور میں جی رہے ہیں جس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (مسدا الاسلام غریبا وسعیود کماہدا) آج مسلمان دنیا کے کونے کونے میں سب سے زیادہ مظلوم، غریب اور بے سہارا سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو دنیا کے کونے کونے میں مختلف سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی مسائل کا سامنا ہے۔ اور انھیں تو اس بات کا ہے کہ کفریہ جابر قوتوں کی طرح مسلمان حکومتیں بھی ان کے متعلق خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔

آج دنیا کے کونے کونے میں کمزور مسلمانوں کی توقعات صرف ان مسلح مجاہدین سے وابستہ ہیں جو امت مسلمہ کی عزت اور سر بلندی کے لیے لڑ رہے ہیں۔ چونکہ امارت اسلامی افغانستان اسلامی دنیا کی سب سے بڑی جہادی تحریک ہے اس لیے انھیں عالمی سطح پر اپنے ان ارادتمندوں اور تخلصین کی امیدوں اور آرزوؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے اور جس طرح انہوں نے برما کے مسلمانوں کے ساتھ اپنی حمایت کا بروقت کا اظہار کیا، ہمیں امید ہے کہ امت کے دیگر معاملات کی طرف بھی توجہ دے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی حمایت میں کی جانے والی ہر حرکت میں برکت ڈالیں گے اور ان معمولی کوششوں پر بڑے بڑے نتائج و اثرات مرتب ہوں گے۔



کو خطرہ نہ ہو، اس مقصد کے لئے ماہ جون کے شروع میں ہزاروں ملکی اور غیر ملکی فوجیوں اور 250 فوجی گاڑیوں اور ٹینکوں کا ہجوم شیہ ار اور سیاگرد پہنچ گیا، ان پیدل اور فوجی گاڑیوں میں سوار ایک بڑا دستہ کابل کی طرف سے غور بند میں داخل ہوا اور دوسری جانب آتشیں فوسز کا خصوصی دستہ پہلی کا پٹروں کی مدد سے سائیکل کی چوٹیوں پر اتار دیا گیا تاکہ مجاہدین پر دو اطراف سے حملہ کیا جائے، مگر اللہ تعالیٰ کی نصرت سے شیہ ار کے ہیر اور لشکان دروں میں دشمن کا یہ سرچ آپریشن شدید ناکامی سے دو چار ہوا، تیس دن کے سرچ آپریشن میں ان کے 25 سے زیادہ الیکٹرانک مجاہدین کی مختلف کاروائیوں میں مارے گئے، اسی طرح بارودی سرنگوں اور دھماکوں میں کئی فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

شیہ ار میں ناکامی کے بعد دشمن نے سیاگرد کا رخ کیا اور وہاں قلعہ چاق درہ جو مجاہدین کا گڑھ ہے پر حملہ کیا، مگر یہاں مجاہدین پہلے سے دشمن کے حملے کے خلاف الرٹ تھے، دشمن کو حملے کے شروع دن سے مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں ان کے ۴۰، الیکٹرانک مارے اور سچے ٹینک تباہ ہوئے اور زخمی ہونے والے فوجی ہمت کر کے شعلے کے مرکز تک پہنچ گئے، یہ فکست غور بند میں دشمن کے لئے سب سے بڑا دھچکا تھا جس سے دشمن یوٹھلا گیا، لیکن چاق میں ہزیمت اٹھانے کے بعد انہوں نے وازغرمیں انقلابی کارروائیاں شروع کیں مگر یہاں بھی انھیں کوئی کامیابی نہیں ملی، اسی وجہ سے فکست غور بند دشمن چند روز کے بعد وہاں سے کابل لوٹ گیا۔

غور بند میں دشمن کی ان کارروائیوں کی ناکامی کے بعد اب علاقے میں مجاہدین کی موجودگی سے حوصلے بہت مضبوط اور بلند ہیں، اور اس فتح کے بعد مجاہدین پر صوبہ پروان کے لوگوں کا اعتماد مزید بڑھ گیا ہے۔

صوبہ پروان کے لوگ جو گزشتہ کئی دہائیوں سے مقامی کمانڈروں کے ظلم و ستم سہتے آ رہے ہیں اب وہ امارت اسلامی کے مجاہدین کو اپنے محافظین کی نظر سے دیکھ رہے ہیں، اس وجہ سے کہ وہ اپنی جان اور مال سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ مقامی مجاہدین کے مطابق غور بند کی لڑائی میں عام لوگوں نے دشمن کے خلاف مجاہدین کا بھرپور ساتھ دیا اور کئی لوگوں نے اپنی پرانی بند قوتوں سے اپنے علاقوں میں دشمن کے خلاف مزاحمت کی، اس طریقے سے انہوں نے

# آزادی کانسیاسویرا

محمد قمر باد جاناہار

یوں تو افغان سرزمین کی تاریخ آرپانہ سے افغانستان ہونے تک بے شمار جنگوں، جھڑپوں اور خانہ جنگیوں سے اٹنی بڑی ہے۔ جس کے ہر حرف سے تلواروں، نیزوں اور خیموں کی چمن چٹک اور چٹک، سنائی اور دکھائی دیتی ہے۔ جس کے ہر ہر لفظ سے شعلے آگتی بندوقوں کی شاہ کائوں کے پردوں کو لڑاتی ہے۔ جس کے ایک ایک جھلے میں پوشیدہ گولہ و بارود کے دھماکے دلوں کو دہلا دیتے ہیں۔ اور ان سے تلخی آگ کی تیز چٹک آنکھوں کو چند حیا دیتی ہے۔ لیکن جب سے یہاں کے باشندوں نے بلند پایہ فطری اور تاقیامت مسیح کی حیات مستعار کا نظام زندگی بننے والے آفاقی دستور حیات و دین اسلام کو قبول کیا ہے جب سے یہاں کی جنگ محض لڑائی نہیں رہی... جہاد بن گئی ہے۔ اور جب سے پہاڑوں کی چٹانوں پر پیرا کرنے والے شاہینوں کی پرواز کا رخ اور زندگی کو بانہنگی بنانے کے لیے چھروں کا رخ بیت اللہ کی جانب ہوا ہے جب سے یہاں کا قتل و قتل محض قتل انسان نہیں رہا... ایک مقدس فریضے کا روپ دھار گیا ہے۔ یہ یہاں کے پاسپوں کی فطرت میلہ ہی ہے جس نے آج تک ان کو افغانستان کے کوہ و دامن کا لہنا کر رکھا ہوا ہے۔ اسی لیے تو ان کی اذان اور دوسروں کی اذان کی تاثیر میں نمایاں فرق ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ اور دوسرے اس ایک ہی فضا میں پرواز کرتے ہیں، مگر بحر بھی اہل دانش کہتے ہیں: اُن کا جہاں اُور ہے اور تمہارا جہاں اُور ہے۔

نئی دہلی 15 فروری 1988 کو امریکا نے تحقیقی اور گہری بصارت سے بہت کچھ دیکھا ہوگا۔ حالات کا تجزیہ کیا ہوگا۔ ایمانی جینکولوجی اور ایٹمی جینکولوجی میں ہونے والے مقابلے کا تماشا بھی دیکھا ہوگا۔ بلاشبہ اس نے سرخ رچھ کو ٹکڑا دے ہوئے اپنے گمراہ راہ پکڑے بھی دیکھا ہوگا۔

ساڑھے گیارہ سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں۔ حرص و ہوس، لالچ اور مفاد پرستی کی بنیاد پر لگائی گئی آگ بے گناہوں کے جسم و جان کو مسلسل جلائے جا رہی ہے۔ متضاد حالات و واقعات کی بنا پر جس طرح اس بات کا فیصلہ کرنا مشکل ہے امریکا مشرق سے ابھرتے افغانی سورج کی روشنی سے بہرہ مند ہونے کے بجائے اس کے مقابلے میں اپنی لائیشین لیے کیوں آکڑا ہوا؟ اسی طرح اس بحث کا بھی قول فیصلہ سے سد باب کرنا مشکل تر ہے، آپامیری پیاری جنگ آشادھری کرہ ارض پر وجود میں ہی ہی لیے آئی تھی کہ اس کو انسانی خون سے اپنی پیاس بجھانی تھی... پلا... کرسٹوفر کولمبس کی گندی فطرت سے کشید کردہ بُری فطرتیں اس کے جاں لیشینوں کو کچن سے نہیں پیٹنے دیتیں کہ ہر ایک سے چھپھر خانی کرتے رہتے ہیں۔ بہ ہر حال بات جو بھی ہو اس کا صحیح و درست اور قابل اعتماد رخ تو مستقبل کا منصف مزاج مورخ ہی بے رحم تاریخ کے سینے پر درج کرے گا۔ لیکن ہم نے نبی الملام صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے جس پہلو پر بات کرنی ہے اس میں عالم اسلام کے نظریے، ان کے مفاد اور ان کے مستقبل کو مد نظر رکھنا از بس ضروری ہے۔ بلاشبہ اس سوچ اور فکر سے فرار ہرگز ممکن بھی نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس ارض پرستی کے دامن پر اپنے ہاتھ سے تخلیق کردہ انسان کو اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے تو اس میں بھی صرف اسی ابن آدم کو جو اطاعت الہی، ادھام کا مہو کی پاس داری اور رب کی غلامی کا اقرار ہی ہونے کی وجہ سے چھپچھا انسان کہلانے کا مستحق ہو۔ اور فی زمانہ ان صفات قاضیہ سے صرف اور صرف آخری نبی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہی متصف ہیں۔

اس کو اس بات کی اطلاعات بھی بہم پہنچائی گئی ہوں گی 75،70 برس سے ہرکالے گورے کا مالک بننے کا جنوں لیٹن کے حواریوں پر کیوں سوار ہوا پڑا ہے؟ پھر لیٹن جب وہ منزل سے چند گام کے فاصلے پر تھے تو حد سے بڑھ جانے والے ظلم کے نتیجے میں جہاد افغانستان کی کوند نے والی جہلیوں اور ان کی تیز چمک نے لیٹن کی تھمائی ہوئی مشعل کو بے نور کیوں کر دیا تھا؟ یقیناً امریکی دماغوں نے ان امور پر بہت غور و خوض کیا ہوگا۔ پھر بھی نہ جائے "امن عالم کے مظکر" اور "ظلم کی رات کو انصاف کے سورے سے منادینے کے دعویدار" کو کیوں شب و بچور کی سوچھی؟ کہ 7 اکتوبر 2001 کو افغانستان کے ملا کوہاں کے کوہ وادہاں سے نکالنے آ پہنچا! لیکن کیا کیجیے حرص و ہوس اور مذہبی جنونیت کی کالی پٹی کا وہ ہر خدا فراموش، بے رحم اور مادہ پرست کی آنکھوں پر بندھ جاتی ہے۔ پھر اس کو پتا چلتا ہے یہ حلال ہے اور نہ ہی معلوم ہوتا ہے یہ حرام ہے۔ نہ یہ بات پٹے پر پڑتی ہے یہاں چمپا ہے اور نہ ہی یہ بھائی دیتا ہے کہ یہ بُرا ہے۔ ویسے بھی وہ محاشرو جس کے رگ وریشے میں مادیات کا خون گردش کرتا ہو اور جس کے ہاتھ پاؤں پر کالے دھن کی کالک پھیلے سے لگی ہوئی ہو وہاں ایسے اعلیٰ اخلاق اور اوصاف حمیدہ کی پریشان زلفوں کو کوئی نہیں سلجھاتا۔ اور نہ ہی زندہ عمیر کی پیچیدہ اور فلسفیانہ بحثوں میں وقت کھپا کر دانش مندی کے ڈمرے میں آتا ہے۔

بش کی سوچ تھی کہ چند ملتوں جن میں دنوں میں یہاں کی فضا کو توحید کی اذانوں کی بجائے تثلیث کی گھنٹیاں سنائی جائیں گی۔ اس لیے وہ زمینی خزانے اور زرِ سیل حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ سلطان صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں پڑنے والی مار کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ وہ صلیبی جنگ کا شعل بجا کر اپنے جیٹھا شیطان سے مزید ہدایت لینے کا کہا کرتا تھا۔ اس نے آزمائے ہوئے "روی گز" کی دی سائی کٹنگ کر کے اس طریقے کی آزمائش کا سامان یہ کیا کہ افغانی لڑکیوں کو مغربی معاشرے کی راہ دکھائی جو ہر زن کو فروخت کرنے کے لیے سونا ہونٹ جیسے بدنام زمانہ اڈے قائم

کئے۔ وہاں کی چراغ خانہ کو مہیج انجمن بنایا۔ رب اُحد کی بندگی سکھانے والی تعلیم کو لکھنؤ قرار دے دیا۔ ہوتا تو یہ چاہے تھا کہ اس کے متوالین بھی عصری دانش گاہیں ہی قائم کرتا یا موجودہ ہی برقرار رکھتے لیکن اس علم دشمن نے اپنے زور بازو کے سہارے وہ بھی بند کر کر اپنی محض فوج کے لیے ہیرکیں بٹا دئیں۔ جو لوگ افغانستان کو سائنسی ترقی کی راہ پر ڈال سکتے تھے جن جن کر ان کو خاک و خون میں تر پالیا۔ اپنی دینی تھکوت، اسلامی تمدن اور مذہبی روایات کو جزو جان رکھنے والوں پر جیسا اختیار، اخلاق سوز اور خدا کا باغی بنانے والے طور و اطوار کے تندو جیڑو طوفان چلائے۔ چلو رنگ و نسل کے اعتبار سے افغانی ہی کسی لیکن دینی اور فکری طور پر تو امریکی بن جائیں۔ اس کام کے لیے اس خاتم نے کیا کیا ستم نہ ڈھائے۔ زبردستی ان کو نام نہاد جمہوریت کا حقسمہ دیا گیا۔ میڈیا کا خوب غلط استعمال عمل میں لایا گیا۔ لالچ دلانے والی کیسی کیسی تحریکیں چلائیں کہ آخر کچھ تو ہمارے حق میں ٹھہرے....

لیکن قربان جاؤں اپنی مقدس جہتی ماں کے ان طالبان پر جنہوں نے امریکی اور شمالی اتحاد کے ہاتھوں کشتیوں، زندہ درگور کرنے اور مختلف قسم کی دہشت ناک اموات کے خوف ناک روپ دیکھ کر بھی اپنے قدموں کو لڑنے نہ دیا۔ سو ہر جان وار دوس اللہ کے ان شیروں پر جنہوں نے ہجرام اور کیو ہا کے حقوق خانوں کا حال دیکھ کر اور پڑھ کر بھی اللہ کے ہاتھوں سے نکرانے میں پس و پیش سے کام نہ لیا۔ اپنی سختیاں جھیلنے کے بعد بھی ان کے عزم میں کوئی دراڑ نہیں آئی۔ کیوں کہ درحقیقت اصل بات تو یہ ہے حوصلے، ہمت اور ثابت قدمی نے اللہ کے ان شیروں کا ساتھ چھوڑنا اپنی توہین تصور کیا۔ اسی لیے تو ان کو جو مقام ملنا چاہیے تھا وہ اس کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ یقیناً عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بہادری، کسب تدبیر اور ہیبت کے حقیقی وارث ہیں۔ وہ کافروں پر غضب ناک اور مسلمانوں پر نرم و گداز تھے۔ یہ بھی ایسے ہی ہیں۔ وہ عقل، فہم اور ہاتھ نہ تھے۔ یہ بھی ان



سے کچھ مختلف نہیں ہیں۔ اسی لیے تو جب بھی ان کا سوزدروں اور خرد و جنوں سے لبریز بیان مظر عام پر آتا ہے تو اس کے حرف حرف سے قوم مسلم کا غم تک رہتا ہے۔ ایک ایک لفظ ان میں چھپے دانائی منزل کے قریب پہنچنے کی خوشی اور بہترین نظیر و تدبیر کے آب و مار و موج کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کا دلوں کو دانش مندانہ موقف افغان مجاہدین کو منزل مراد کے قریب تر لیے جا رہا ہے۔ اللہ نے اپنے دشمن اور خدائی کے دعویدار امریکا کو ذلت اور تکلیف میں مبتلا کر دینے والے عذاب سے بہ اس طور دو چار کیا کہ اس کو ذہنی خداؤں کے قبرستان، افغانستان لا پیچھا۔ جہاں طالبان نے امریکا اور نیٹو کی خوب درگت بنا رکھی ہے۔ انہوں نے صرف جولائی میں امریکا اور نیٹو کے 1033 صلیبی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ ۲۹۸ گاڑیاں ۲۳۳ ٹینک ۵۰ تیلی کا پٹر اور ۲ جاسوس طیارے تباہ کر ڈالے ہیں۔ اسی سے آپ طالبان کی کارکردگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اب نیٹو نے اعتراف کیا ہے کہ افغان جنگ میں ہمارے ۵۳۰۰۰ افغانی مظلوم ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد طالبان کی طرف سے بیان آیا ہے کہ امریکا و اتحادی اپنی افواج پر دم کھا کر اسے مزید مظلوم ہونے سے بچائے۔ یہ تو صرف ایک مبینہ کی مختصر سی رپورٹ تھی، مگر آزاد سروے کی جائے تو خود کشتی کرنے والوں کے علاوہ ایسے فوجیوں کی تعداد سیکڑوں کی حد سے گزر کر ہزاروں کو چھو رہی ہے جو متعدد انسانی امراض کی آماج گاہ بن چکے ہیں۔ طالبان نے امریکا کو بڑی طرح پھنسا کر اس کی مصیبت کی چلیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ امریکا میں سیاسی امور کے معروف ماہر اور کبلی فورجیا اسٹیٹ یونیورسٹی کے پروفیسر پال سیلڈن فونے نے امریکی مصیبت کی ذریعہ حالی پر حکومت پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا ہے: امریکا افغانستان میں فوجی مہم جوئی اور قبضہ برقرار رکھنے کے لیے ٹیکس دیہندگان سے حاصل شدہ رقم افغان جنگ میں جمو رک رہا ہے۔ انہوں نے ایرانی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے مزید کہا ہے کہ امریکا و مقام جنگ کی طرح افغان جنگ پر بھی بے پناہ عیب

امریکا افغانستان میں کاری ضربیں کھا کھا اور سہ سہ کر چھٹکی سے چور ہے اور فلکست کی ذلت و رسوائی اور بگ بھائی نے اس کا احاطہ کر رکھا ہے۔ وہ اپنے خوف ناک ستم کے نتیجے میں دکھائی دینے والے متعلق انجام سے دو چار ہوئے بغیر بھاگنا چاہتا ہے، لیکن بے رحم ذلت و درد ناک لاچارگی اور آلام و مصائب سے بھر پور موت نے اس کے گرد گھیرا نگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جب کہ حقیقت کچھ اس طرح ہے کہ اس کے لیے فرار کی تمام راہیں مسدود ہو چکی ہیں۔ مجھے ان کجگوں امریکی دانشوروں پر بہت ہی غصہ ہے، رنج ہے اور غم بھی ہے، جنہوں نے دانش کے پنا سے امریکا کو آب و گل کی دیو بندری دینے پر بھی نکل سے کام لیا تھا۔ کاش ا وہ امریکا کو افغانستان پر بے جا دھاوا بولنے سے باز رکھ سکتے۔ وہ اس تنگنیش فرعون کو تھلا دیتے جس خطا راضی پر آفتاب اسلام کی چمکتی کریمیں پڑ جاتی ہیں وہاں غیر اسلامی تہذیب کی تاریکی بھیجی نہیں چھا سکتی۔ اور ذلی وہاں اپنے مفادات زیادہ دیر تک سیٹھ جاسکتے ہیں۔ خیر جو دھاسو ہوا۔ ویسے بھی یہ انجام تو ہو جاتی تھا کہ آخر تہارے اپنے ہاتھوں کا کیا کھرا ہے۔

بہر حال طالبان نے عالمی دہشت گردوں کو ان کے اصل مقام ذلت و پستی کی دلدل میں لا گرایا ہے۔ اصل نظر بتا رہے ہیں ان قریب امریکا تباہ و برباد ہونے والا ہے۔ وہ ایسے ویران کھنڈرات میں تبدیل ہونے والا ہے، جہاں بربادی و ویرانی کے استعارے ٹٹو بولا کریں گے۔ اور انشاء اللہ اب کی بارش شرق سے طلوع ہوتے اس افغانی

سورج کو نصف النہار پر چمکنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ اور پھر جب یہ ظلم کی کالی گٹنا چھٹ جائے گی اور وہ دنیا، آجلا سویرا ایک دل زہا نگروائی کے زکرمودار ہوگا تو مجھے یقین ہے کہ جب بڑی دیر تک ظلم سہتے رہنے والے لوگ ہمارے شہداء کو یاد کر کے ضرور نکلیں گے۔

اے شہیدو! تمہارا یہ احسان ہے  
آج ہم مرا خانے کے قائل ہوئے

● ..... ● ..... ●

## ہارون رشید کی حضرت فضیلؒ سے ملاقات

ہارون رشید اور

عہاس رات کے وقت حضرت فضیل بن

عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے نکلے۔ جب وہ ان کے

دروازے پر پہنچے تو انہیں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے پایا۔ ام حسب الذین اجترحو السیئات ان نجعلہم کالذین آمنوا و عملوا الصالحات۔

(کیا گناہ گار یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں مومن تک عمل والوں کی طرح کر دیں گے)

مطلب آیت کا یہ ہے کہ کیا وہ لوگ جو برائیاں کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم روز آخرت ان کے اور ان لوگوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کریں گے جو مومن ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ غلط سوچتے ہیں۔ ہارون رشید نے کہا ہم نصیحت کے لیے آئے تھے سو یہ نصیحت کافی ہے پھر عہاس سے کہا دروازہ کھٹکنا اس نے دروازہ کھٹکنا یا اور

کہا امیر المومنین آئے ہیں دروازہ کھولے۔ فضیل نے کہا یہاں امیر المومنین کا کیا کام، اس نے کہا امیر المومنین کی اطاعت کریں اور دروازہ کھول دیں رات کا وقت تھا چراغ جل رہا تھا۔ انہوں نے چراغ بجھا دیا اور دروازہ کھول دیا۔ ہارون الرشید داخل ہوا اور ادھر ادھر مصافحہ کے لئے گھومنے لگا جب ہاتھ ان کے ہاتھ پر پڑا تو وہ بولے ان نرم ہاتھوں پر ہنسوں ہے اگر وہ قیامت کے دن نہایت نہایت ہو، پھر کہا امیر المومنین اللہ کے پاس جواب دیں گے لیے تیار ہو جائیے۔ کیوں کہ وہ آپ کو ہر مسلمان کے ساتھ کھڑا کر کے پوچھیں گے کہ آیا تو نے اس کے ساتھ انصاف کیا ہے یا نہیں؟ ہارون الرشید بہت رویا اور انہیں اپنے سینے سے لگا لیا۔ عہاس سے کہا فضیل طرہا تو نے تو امیر المومنین کو مار ڈالا۔ فضیل نے کہا ارے ہامان تو نے اور میری قوم نے اسے ہٹاک کر دیا اور مجھ سے کہتا ہے شرعاً۔ ہارون الرشید نے کہا تجھے ہامان اسلئے کہتے ہیں کہ مجھے انہوں نے فرعون ٹھہرایا ہے۔ پھر ہارون نے ان کے سامنے ایک بڑا دروازہ پیش کئے اور کہنے لگا یہ حلال مال ہے میری والدہ کی مہروں اور ان کی میراث سے ہے، فضیل نے کہا میں تو آپ سے کہتا ہوں کہ آپ جس حالت میں ہیں اس سے دست بردار ہو جائیں۔ مگر آپ مجھے اسی حالت میں جتلا کرنا چاہتے ہیں۔ نذرانہ قبول نہیں کیا اور وہاں سے نکل کھڑے ہوئے۔



### جنت میں ایک محل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ

قل هو اللہ احد پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے واسطے

جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں۔

(کنز العمال، ص ۵۸۵، ج ۱)

## کی جہادی زندگی پر ایک نظر

میں درمیانی مراحل تک تعلیم مکمل کر لی۔

## جہاد اور عملی زندگی:

شہید ملا محمد رحمہ اللہ ابھی دینی مدرسے میں اپنی تعلیم میں مصروف تھے کہ سوویت یونین ہمارے پاکیزہ حرم پر حملہ آور ہوا۔ ملا محمد رحمہ اللہ اگرچہ اس وقت کم سن تھے مگر ان کا غیرت مند دل یہ برداشت نہ کر سکا کہ وہ ایسے حالات میں اپنی تعلیم چاری رکھیں جب کہ ان کا ملک غاصبوں کی جارحیت کے زیر تسلط ہو۔ یہی وقت تھا جب وہ اپنی تعلیم چھوڑ کر ان جارحین کے مقابلے کے لیے علاقے کے مشہور جہادی کمانڈر شہید لالا ملک رحمہ اللہ کے ساتھ محاذ میں شامل ہو گئے۔ شہید ملا محمد رحمہ اللہ کو بہت کم وقت میں ایک ماہر جہادی رہنما کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔ خطے کے دیگر مجاہدین بھی اپنے جہادی پروگراموں میں ان سے مشورے اور ان کی رہنمائی لینے کے لیے ان کے پاس آتے جاتے تھے۔

مرحوم نے اپنی جہادی زندگی کا آغاز قندہار کے ضلع مجاہلات خوشاب، پشاور اور چارباغ سے روسی فوجیوں کے خلاف لڑائی سے کیا۔ انہوں نے مذکورہ علاقوں میں دشمن کی کارروائیاں روکنے کے لیے پہلی مرتبہ حلقہ بند مورچہ بندی کا طریقہ ایجاد کیا۔ دشمن سے مقابلے میں معرکہ کی اس پہلی صف کی ساری کی ساری تنظیم و ادارت وہ خود کرتے تھے۔ ان کی عسکری تکنیک دشمن کی فوج کو محاصرہ کرنے اور ان کی راہ روکنے میں بنیادی کردار ادا کرتی تھی۔ موصوف نے پہلی مرتبہ اسی عسکری مہارت کے ذریعے قندہار کا ضلع بابا صاحب گھگھیا اور وہاں موجود دشمن سارا سامان مال غنیمت میں لے آئے۔ ملا محمد شہید کے قریبی اور ہم نشین ساتھی حاجی رحمت اللہ ان کی عسکری فہم و فراست کے بارے میں کہتے ہیں ایک مرتبہ قندہار شہر کے قریب انہوں نے روسی فوجیوں کے ایک

کالوائے پر حملہ کے لیے مورچہ بندی کی، یہ کالوائے تین بکتر بند گاڑیوں کی حفاظت میں گزر رہا تھا۔ مجاہدین نے ملا محمد کی کمان میں اس کالوائے پر ایک بکتر بند گاڑی جس میں دو بکتر بند گاڑیاں تھیں جیسے کہ بکتر بند گاڑی کی حفاظت میں کامیاب ہو گئی۔ ملا محمد شہید نے اس بکتر بند گاڑی تعاقب کیا،

ملا محمد رحمہ اللہ تحریک اسلامی طالبان کے ان ہاتھوں میں سے ہیں ان کی ذمہ داریوں کی ایسے عسکری و جہادی شاہکاروں نے تربیت پائی، جنہوں نے آج تکری دنیا کے بڑے بڑے تربیت یافتہ فوجی جرنلوں کو ان کے تمام وسائل کے ساتھ گھنے جینے پر مجبور کر دیا ہے۔ ان بہادر مجاہدین کے ہر کارنامے کے ساتھ اور عملی محاذوں میں ہر عسکری کامیابی کے ساتھ ملا محمد شہید کا نام اور بھی ترنا زہ ہوتا جاتا ہے۔ ان کے جہادی مدرسے کے شاگرد اب بھی ان کا نام لینے پر فخر کرتے ہیں، ملا محمد شہید کی حیات سعیدہ اس شجرہ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑیں تو زمین میں ہیں مگر اس کی شاخیں آسمان تک چاٹتی ہیں۔ ملا محمد رحمہ اللہ نے بھی اپنے خون سے اس تحریک کی جڑوں کو سیراب کیا ہے، اسی پاکیزہ خون سے مومن نے پانے والی طالبان کی تحریک ہمارے سامنے ہے کہ یہ اسلامی دنیا کی سب بڑی جہادی تحریک بن چکی ہے، جس نے دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور اور مفرد صلیبی طاقت سے ٹکر لے رکھی ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ اسٹرٹجک پاور، ٹیکنالوجی، تربیت یافتہ فوج اور بے انتہاء مالی وسائل سے مالا مال امریکان مجھے لوگوں کے سامنے پانی بھرتا نظر آ رہا ہے۔

شہید ملا محمد رحمہ اللہ طالبان اسلامی تحریک کے ہاتھوں میں سے واحد ایسی شخصیت تھی جنہیں سوویت یونین کے خلاف جنگ کے حوالے سے ملک کے جنوب مغربی گوشے میں انتہائی اچھی شہرت حاصل تھی۔ اسی ٹیک نائی نے تحریک طالبان کی تاسیس کے موقع پر لہارت اہم کردار ادا کیا۔ غاصب سوویت یونین اور ان کے چالیسوں اور مفسدین کے خلاف جہاد میں یہ انگلیک اور ممتاز شخصیت تھی جن کی حیات طیبہ اور ہر کارنامہ تاریخ کے صفحات پر دریں الفاظ کے ساتھ رقم کئے جانے کے قابل ہے تاکہ ہماری آنکھ وہاں ان کی زندگی سے مستفید ہو سکیں۔

تعارف:

ملا محمد رحمہ اللہ نے آج سے 53 سال پہلے 1338ھ۔ ش میں صوبہ قندہار کے ضلع ارغنداب کے گاؤں منار میں مرحوم مولوی عبدالواحد کے گھر میں پیدا ہوئے، مرحوم نے اپنی علمی زندگی کا آغاز اپنے شیخ و مربیان چچا مولوی نور محمد کی شرف تلمذ سے کیا، اور انتہائی کم عمر سے

انہوں نے دیکھا کہ وہ گاڑی ایک جگہ آ کر رک گئی جس سے عین ردی فوجی اترے اور سڑک کے کنارے ایک گوشے میں بیٹھ گئے۔ یہ تیز فوجی ردی ساختہ گن کا کوف سے مسلح تھے۔ انہوں نے اپنے اسلحے ساتھ ہی زمین پر رکھ دیے۔ شہید ملا محمد نے اچانک تکبیر کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ان پر قاتر نکول دیا، نتیجہ کو موقع پر ہی مار دیا اور ان کا اسی وقت میں حاصل کر لیا۔

جنوب مغربی علاقے میں روہیوں کے خلاف مقابلہ کرنے والوں میں سب سے زیادہ مشہور بکا ڈر لالا ملنگ شہید رحمہ اللہ کا تھا، جس میں علاقے کے سب سے بڑے مجاہدین ملا بد جان شہید، ملا محمد حسن رضانی، حاجی لالا اور کما ڈر عبدالرزاق شامل تھے اور اس گروپ کے بڑے رہنماؤں میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان نامور مجاہدین کے مجموعے میں ایک ملا محمد شہید رحمہ اللہ بھی تھے جو اپنے ساتھیوں میں اچھے اخلاق، اچھی عسکری مہارت، باتوی اور مجاہدانہ بہادری میں معروف تھے۔

**تحریک اسلامی طالبان کی تاسیس میں شہید ملا محمد رحمہ اللہ کا کردار:**  
افغانستان میں کیونسٹوں کے زوال کے بعد پورے ملک میں ظالمانہ تنظیمی لڑائیوں کا آغاز ہو گیا۔ ان خونریز لڑائیوں سے افغان عوام کی وہ باری امیدیں خاک میں مل گئیں جن کے حصول کے لیے ذبحہ ملین انسانوں نے اپنا پاکیزہ خون بہایا تھا۔ یہ تمام حالات کسی بھی افغان مسلمان کے لیے قابل قبول نہ تھے، اور یہی حالات تھے جن کے بدلنے کے لیے امیر المومنین ملا محمد عرف حفظہ اللہ کی جانب سے طالبان کی اسلامی تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔ اس تحریک کے بانیوں میں ایک ملا محمد شہید رحمہ اللہ تھے جنہوں نے انتہائی قربانیوں اور جنگی مہارتوں کے ذریعے جنوب مغربی علاقوں میں طالبان کی اسلامی تحریک کے لیے راہ ہموار کی۔ شہید ملا محمد کے ایک قریبی ساتھی حاجی لالا تحریک کی تاسیس میں ان کے کردار کے متعلق فرماتے ہیں:

کابل میں نجیب کی کڑی پبلی حکومت کے خاتمے بعد ہمارا ایک وفد جو سو آدمیوں پر مشتمل تھا کابل میں معروف جہادی شخصیت مولوی یونس خالص صاحب سے ملنے گیا۔ مولوی یونس خالص صاحب حزب اسلامی کے نام سے ایک جہادی تنظیم کے سربراہ تھے۔ ہمارا محاذ بھی موصوف کی تنظیم سے مربوط ایک محاذ تھا، وہ ہمارے لیے ایک قابل قدر عالم اور جہادی رہنما کی حیثیت رکھتے تھے۔ ہم نے کیونسٹ حکومت کے خاتمے کے بعد اپنے آپ کو اس کے پروگراموں کے متعلق مشورہ مانگا تو ان کا کہنا تھا:

”محض کیونسٹوں کے خاتمے سے جہادی اہداف حاصل نہیں ہوئے

اور حقیقی جہادین کی آرزوؤں کا مانا پورا ہو گیا ہے۔ آپ لوگ اپنا اسلحہ اور تمام جہادی وسائل سنہال کر رکھیں اور کسی بھی تنظیم کے ساتھ مل کر تنظیمی جنگوں میں شریک بننے سے احتراز کریں۔ آپ لوگ جنوب مغرب میں میری تنظیم کے سارے ہی متعلقین تک میرا یہ پیغام پہنچائیں اور ان سے کہیں کہ جس ہدف کے حصول کے لیے ہم نے جہاد کا آغاز کیا تھا وہ ابھی پورا نہیں ہوا، آپ لوگ کوشش کریں کہ اپنی جہادی تنظیمات اور گروپ اسی طرح برقرار رکھیں اور یہی جنگوں سے دور ہیں۔“

حاجی لالا فرماتے ہیں جب ہم نے کابل سے واپس قندہار آ کر خالص بابا مرحوم کی ہدایت ملا محمد رحمہ اللہ کو سنا تو موصوف نے اپنے سارے مجاہدین کو جمع کیا اور انہیں اپنے جہادی رہنما خالص کی ہدایت سنائیں۔ اس کے بعد گروپ کے سارے عسکری وسائل کو جمع کیا اور ان کی حفاظت کے لیے کچھ لوگوں کو تعین کر کے ان کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین کی دینی تعلیم و تعلم کے لیے دینی علم کے ایک اچھے ماہر عالم دین کا بندوبست کیا اور انہیں مجاہدین کی تعلیم کی ذمہ داری سونپ دی گئی، یہاں تک کہ ہمارا جہادی محاذ بہت جلد ایک تنظیمی مدد سے میں بدل گیا۔

ان مجاہدین کو ملا محمد شہید کی رہنمائی میں شرعی اور عسکری تعلیم دی جاتی اور ان کی فکری تربیت کا اہتمام کیا جاتا۔ یہ ایسے وقت میں ہو رہا تھا جب تنظیموں کے آپس کے جھگڑے عروج پر تھے۔ ہر طرف بد امنی، چوری اور ڈاکے کا راج تھا۔ ردی چارحیت کے خلاف لڑنے والے بہت سے شخص مجاہدین ان دردناک حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، انہیں ان حالات سے انتہائی تکلیف ہوئی تھی۔ ہر ایک امید لگائے بیٹھا تھا کہ کہیں سے کوئی آئے گا جو انہیں ان مصائب سے نجات دلانے گا۔ اور یہی وہ وقت تھا جب ملا محمد عرف مجاہد کی جانب سے تحریک اسلامی طالبان کی بنیاد رکھی گئی اور ملک کے کونے کونے سے سارے شخص مجاہدین امن اور نجات کے اس قافلے سے آ کر ملنے لگے۔

ملا محمد شہید رحمہ اللہ جو تحریک کے قریبی مخلص رہنماؤں میں سے تھے اور بہت پہلے سے فساد کے خاتمے کے لیے ایک اسلامی تحریک کے انتظار میں تھے وہ پہلے کما ڈر تھے جو تحریک میں آ کر شامل ہوئے اور اپنے سارے عسکری وسائل اور تربیت یافتہ مجاہدین کو تحریک کا حصہ بنا کر اس میں ضم کر دیا۔

شہید ملا محمد کے تربیت یافتہ مجاہدین وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے اچھے اخلاق اور اپنی تجربہ جہادی مہارتوں کے ذریعے امارت کے ہاتھ مضبوط کیے، یہی وجہ تھی کہ بہت کم عرصے میں ملک کے جنوب مغربی حصے

میں تمام علاقوں اور مقدسین اور بھی لڑا کہ لوگ بھاگ دیے گئے اور وہاں امن و امان کی فضا بحال کر دی گئی۔ اور اسی دور میں میں طالبان تحریک کے رہنماؤں نے ملازمہ شہیدہ کو ان کی عسکری کچھ بوجھ اور ساتھ جہادی تجربہ کی بناء پر تحریک کا عمومی کمانڈر مقرر کر دیا اور سارے عسکری علاقوں کی ذمہ داری ان کے حوالے کر دی۔

**تحریک کی تاسیس کے بعد ان کے کارنامے :**

5/11/1994 کو قندھار پر طالبان کے قبضے کے بعد ملازمہ شہیدہ نے طالبان تحریک کے عمومی قانم کی حیثیت سے قندھار کے پڑوسی صوبوں کے قبضے کے لیے ایک عسکری پلان مرتب کیا جس کے ذریعے سے بہت جلد بلخ، فراء، غور و ارز اور وردگان کے صوبہ جات سے بے در پے پہلے کی لڑاکاؤں کا صفایا ممکن ہوا۔ موصوف نے اس آپریشن میں صوبہ فراء کے شعلہ دلارام سچیان کے علاقے میں ایک بڑے معرکے میں مخالفین کے 1300 مسلح افراد کو زندہ گرفتار کر لیا اور نہایت ہی تھوڑے عرصے بعد انہیں آزاد کر دیا۔ وہ ہمارے ساتھیوں کو قیدیوں سے لے کر صلحے سلوک کی نصیحت کرتے رہے۔

اس آپریشن کے آخری مراحل میں مخالفین کی جانب سے جانچا بھجائی گئی بارودی سرنگوں کے ایک دھماکے میں وہ شدید زخمی ہو گئے اور صوبہ ہرات کے لیے جو پلان انہوں نے مرتب کیا تھا اور جسے وہ لے کر آگے چارے تھے وہ یوں ہی رہ گیا۔ ملازمہ شہیدہ ابھی پوری طرح سے صحت یاب بھی نہیں ہوئے تھے کہ پھر سے خط اول پر گئے اور وہاں مخالفین کے خلاف اپنی آغا ذکر و لڑائی کی کمان سنبھالی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اپنی خاص عسکری مہارت سے خط اول کو ہرات تک پہنچا آئے۔

**ملازمہ کی جہادی زندگی کی چند خصوصیات :**

دینی ماحول اور مضبوط ایمانی عقیدے کی بدولت ہمیشہ ایک مسلمان اس بات پر تیار ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرے اور ایسے لوگوں کو تیار کرے جو ضعیف اور کمزور لوگوں کو جاہلوں کے جبر سے آزاد کرانیں۔ ایسے جدوجہد کرنے والے لوگ بہت سے امتیازی خصوصیات کے حامل ہوا کرتے ہیں، ملازمہ رحمت اللہ بھی ایسے لوگوں میں سے تھے۔ ہم مختصراً موصوف کی جہادی زندگی کی ان ہی خصوصیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں

۱۔ بے در پے یا تقویٰ اور خوف خدا موصوف کا خاص امتیاز تھا، ان کی اس خصوصیت کا اس وقت زیادہ پتہ چلتا جب رات کے اخیرے میں وہ اللہ رب العزت سے راز و نیاز میں مشغول ہوتے یا قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہوتے۔

۲۔ دشمن سے جذہ جیز کے وقت ان کی بے پایاں بہادری اور اپنے مجاہدین بھائیوں پر بے انتہا شفقت اور ہمدردی یہ وہ صفات تھیں جس کی وجہ سے دیگر جہادی رہنماؤں کے درمیان انہیں خصوصی امتیاز حاصل تھا۔

۳۔ وہ علمائے کرام اور بزرگوں کا بے حد احترام کیا کرتے تھے اور ہر کام میں ان سے مشورہ لیا کرتے۔

۴۔ عظیم، حیاء اور ایثار ان کو بے حد پسند تھا وہ اپنے گھر، محاذ اور دے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ انتہائی اخلاقی اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے تھے۔

۵۔ زندگی میں ہمیشہ ایک حالت پر رہے، نہ کسی پریشانی اور تکلیف کے وقت سے قابو نگہراہٹ کا فکارہوتے اور نہ ہی خوشی کے موقع پر آ پے سے باہر ہوتے۔

۶۔ ان کی زندگی بہت سادہ تھی، پیش پرستی اور ہوس رانی سے انہیں سخت نفرت تھی۔ دین اور دیکھا وادہ پسند نہیں کرتے تھا۔ بیت المال کے پیسوں سے خود کو بہت دور رکھتے، زندگی کے آخر تک انہوں نے ذاتی کاموں کے لیے بیت المال کا استعمال نہیں کیا۔

۷۔ ہر قسم کے گناہوں سے خود کو صاف رکھتے، نہ ٹیڈ پیچھے کسی کی فحشیت کرتے اور نہ سناٹے کسی کی تعریف کرتے۔

۸۔ جہادی ضروریات اور فریٹنگ کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ اسلحہ دیگر عسکری آلات اور جنگی جنگیوں کا سیکرٹا ان کا مشغلہ تھا۔ عسکری وسائل اور جنگی آلات کے ساتھ ان کی بے انتہا محبت کے بارے میں ان کے قریبی ساتھی حاجی لالا یوں کہتے ہیں:

ملازمہ مرحوم ہر قسم کے اسلحہ سے بے انتہا محبت رکھتے تھے۔ اپنا اسلحہ صرف نماز کے وقت خود سے الگ کرتے باقی ہر وقت ان کا اسلحہ ان کے کندھے سے لٹکا رہتا تھا۔ 1990ء میں صوبہ زابل کی جنگ میں کینڈیشنوں سے بہت زیادہ اسلحہ مال غنیمت میں حاصل کیا تو دیگر محاذوں کے مجاہدین کے حصے میں جو آقا تھا، اسلحہ زیادہ ہونے کی وجہ سے سب نے وہ اسلحہ فروخت کر دیا۔ صرف ملازمہ ایسے شخص تھے جنہوں نے نہ صرف اپنا اسلحہ اپنے پاس سنبھالے رکھا بلکہ کوشش کرتے رہے کہ دیگر ساتھیوں سے ان کا اسلحہ بھی باقاعدہ قیمت دے کر خرید جائے۔ مرحوم نے یہ اقدام ایسے وقت میں کیا جب ہمارا محاذ اس وقت انتہائی تنگ دستی کا شکار تھا۔

بڑی صفحہ نمبر ۸ پملا حلفہ رالیں۔

## مولوی عبدالغنی سے گفتگو

مجی پورے صوبے میں پھیلا ہوا ہے۔ ہرات کے اضلاع میں ہیڈنڈ، اورسکن، نگران، درباب، بنگلی، کنک، کند، اوپی، پشت، اورغور پان، وہ علاقے ہیں، جن کے اکثر حصے بالکل فتح ہو گئے ہیں، یعنی وہاں کے اطراف کے تمام علاقوں میں مجاہدین کو تسلط حاصل ہے اور دشمن کا قبضہ صرف علاقہ جی اس پر مستزاد گزردہ، زردہ جان، انجیل، پشکون، زرخون اور کرخ وہ علاقے ہیں، اور وہاں موجود مجاہدین بھی خوب طاقت میں ہیں اور دشمن آسانی سے گشت و گذر نہیں کر سکتا۔

ہرات میں دشمن کے قبضے اور استحکام کے حعلق بتاتا ہوں کہ وہاں خارجیوں کا قبضہ انتہائی کمزور ہو گیا ہے۔ اب صرف مرکز، ہیڈنڈ اور اوپی کے اضلاع میں کچھ امریکی موجود ہیں۔ ضلع ہیڈنڈ میں زیر کوہ کا علاقہ جس کی آبادی انتہائی زیادہ ہے اور یہ انتہائی اہم علاقہ ہے، پہلے اس علاقے میں بہت سے کیمپ اور اربکیوں کی چیک پوسٹیں تھیں۔ اب دشمن ان کیمپوں سے بھاگ گیا ہے اور اکثر اربکیوں نے بھی اسلحہ ڈال دیا ہے۔ اب اس وسیع علاقے میں جہاں ہزاروں خاندان رہتے ہیں، صرف ہجرت آباد کے گاؤں میں کچھ خارجی اور داخلی فوجیوں کا تسلط ہے، بقیہ علاقے دشمن سے پاک ہو گئے ہیں۔ ہرات میں دشمن کا سارا کیمپ اب اس کرایے پر کام کرنے والی اردو ملی افوا (افغان نیشنل آری) پر ہے جو مختلف اضلاع میں بھی پٹیلی ہیں۔ یہی وجوہات ہیں کہ خارجیوں کا تسلط بالکل کم ہو گیا ہے۔ نئی پولیس (اربکی) بھی صرف ہیڈنڈ، کنک، کند، اوپی اور اسلام قلعد میں ٹھوڑی سے تعداد میں موجود ہے۔ ان علاقوں میں بھی اب وہ مجاہدین کے سامنے آئے روز ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

نماہندہ: ہرات میں الفاروق آپریشن کی کامیابیوں کے حعلق کچھ معلومات سے پردہ اٹھانا پسند کریں گے؟

مولوی صاحب: لِّلہ الحمد! پورے افغانستان کی طرح صوبہ ہرات میں بھی الفاروق آپریشن نے بہت سی اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس آپریشن کے اعلان کے بعد سے اب تک پورے ہرات میں مختلف علاقوں میں دشمن پر 118 ایسے حملے اور دھماکے ہوئے ہیں جس میں دشمن کو انتہائی سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ مرکزی شہر میں بھی

محترم قارئین! صوبہ ہرات افغانستان کے مغرب میں واقع انتہائی اہم اور زیادہ آبادی والے صوبوں میں سے ایک ہے، جس کی سرحدیں ترکمانستان اور ایران کی سرحدوں سے ملتی ہیں۔ اس صوبے میں نگران آبادی والے اضلاع اور بڑا مرکزی شہر شامل ہیں۔ یہاں کے لوگ افغانستان بھر کے لوگوں میں زیادہ جہادی جذبہ، استقلال اور شہمات صفات کے ساتھ ممتاز ہیں۔ اسی لیے جہاں افغانستان پر حالیہ بیرونی جارحیت کے خلاف دوسرے اضلاع میں جہاد و قاتل جاری ہے، وہیں رواں سال "الفاروق آپریشن" کے آغاز کے بعد سے پورے افغانستان کی طرح ہرات میں بھی جہادی کارروائیوں میں بہت تیزی آئی ہے۔ اور خوش آئند بات یہ ہے کہ امارت اسلامی افغانستان کی جانب سے دعوت و ارشاد کے مختلف تربیتی پروگرام جاری ہونے کے بعد سے سینکڑوں ایسے لوگ جو صوبے میں دشمن کی صفوں میں کمرے تھے حقائق سے باخبر ہو کر اپنے اسطرسیہ دشمن کی صفوں سے نکل کر مجاہدین کی صفوں میں آ شامل ہوئے ہیں۔ ہرات کے ان ایمان افروز حالات معلوم کرنے اور مجاہدین کی دیگر کامیابیوں سے حعلق جاننے کے لیے ہم نے زحمت دی ہے صوبہ ہرات کے عمومی جہادی ذمہ دار مولوی عبدالغنی صاحب کو، اور ان سے کچھ سوالات کیے ہیں جو قارئین کی معلومات اور سب مسلمہ کی حوصلہ افزائی کے لئے پیش خدمت ہیں۔

نماہندہ: محترم مولوی صاحب! سب سے پہلے ہم آپ کو اپنے جملے کے "ملاقاتی صفے" میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے قارئین کو ہرات کے موجودہ جہادی حالات کے حعلق ذرا تفصیل سے بتائیں، اور ہرات کی موجودہ صورتحال پر بھرپور روشنی ڈالیں!

مولوی صاحب: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد سب سے پہلے میں آپ کو اور تمام قارئین کو اسلام علیکم کہتا ہوں۔ صوبہ ہرات کے حعلق مختصراً اتنا کہوں گا کہ ہرات میں اب باقی کے صوبہ جہادی کام کم و کیف کے اعتبار سے اچھا ہو گیا ہے۔ ہرات کے مرکز اور تمام اضلاع میں نہ صرف ہماری تنظیمات فعال ہیں بلکہ وہ ساری تنظیمات جن کے احکامات امارت اسلامی کی جانب سے "لائحہ" کی شکل میں آتے ہیں، سب کی سب ہرات کے تمام اضلاع میں فعال ہیں۔ اس کے علاوہ ملکی جہاد

مجاہدین کی کوششوں کی برکت سے کامیاب کارروائیوں کا آغاز ہو گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہرات افغانستان کے مغرب میں سب اہم اور بڑا شہر ہے۔ جس کے دفاع پر دشمن نے بھی بھرپور توجہ دی ہوئی ہے۔ مگر دشمن کی تمام تر کارروائیوں کے باوجود مجاہدین کی قربانیوں کی برکت سے اب اس شہر کے داخل میں بھی دشمن پر حملے ہو رہے ہیں۔ رمضان المبارک کے پہلے نصف میں ہرات کے شہر میں 7 موشر آپریشن ہو چکے ہیں۔ بعض مواقع پر دشمن کے فوجیوں کو بغیر آواز والی راکٹوں سے نشانہ بنایا گیا یا دشمن کے مراکز پر دستی بموں سے حملے کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ہرات کے صوبائی مقام کے اچھائی قریب مستوفیت چوگر کی پر دشمن کی رینجر گاڑی کو بم سے تار کر دیا گیا تھا دشمن جو اس شہر کو اپنے لیے واحد پرامن شہر سمجھتا تھا ان واقعات کے بعد سخت مشکلات سے دوچار ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سال ہماری بڑی کامیابی دشمن کی صفوں سے سینکڑوں لوگوں کو جدا کرنا ہے، جس نے دشمن کے حوصلے پر اچھائی کاری ضرب لگائی ہے۔

نمائندہ: آپ نے دشمن کے افراد کے ہتھیار ڈالنے کی بات کی ہے اس کی تفصیلات اگر اجاگر کی جائیں تو بہت بہتر ہوگا۔

مولوی صاحب: کیوں نہیں۔ اس سال ہرات کے مجاہدین کی بڑی کامیابی یہ تھی کہ دعوت و ارشاد کے پروگراموں کی برکت سے جولوگ ہرات کے مختلف علاقوں میں سکھ رہے تھے، دشمن کی صفوں سے نکل کر مجاہدین سے مل گئے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف یہ کہ خود آ کر ملے ہیں بلکہ اپنے ساتھ بہت سارا اسلحہ بھی لا کر مجاہدین کے حوالے کر دیا ہے۔ اب تک ہم نے دشمن کے ہتھیار ڈالنے والے افراد کی مکمل گنتی نہیں کی ہے مگر اجمالی طور پر اتنا کہیا جاسکتا ہے کہ قریبی دنوں میں صرف 26 افراد مجاہدین سے ملے ہیں، جو بڑی تعداد میں ہماری اور ہلاک اسلحہ وائر لیس سیٹ، اور موٹر سائیکلز اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں۔ ہرات کے دیگر اضلاع میں بھی دشمن کے افراد نے ہتھیار ڈالے ہیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اس بارے میں مزید بتاؤں گا اس سال دشمن کے افراد کے مجاہدین سے ملنے کے واقعات میں اس لیے تجزیہ آئی ہے کہ امارت

اسلامیہ کی جانب سے دعوت و ارشاد کے نام سے ایک لیجنٹ تشکیل دیا گیا ہے جو ان افغانوں کو جنہیں دشمن نے ورلڈ کراکٹنی صفوں میں کھڑا کر دیا ہے اور وہ صرف اور صرف چیپوں کی خاطر دشمن کے لیے لڑ رہے ہیں، ان کی رہنمائی کرے اور ان کو اپنی غلطیوں پر متوجہ کرے۔ اس لیجنٹ نے پورے افغانستان کی طرح ہرات میں بھی کام شروع کیا ہے اور اب تک ان کے کاموں کا بہت اچھا نتیجہ آرہا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ دعوت و ارشاد کے اس کام کے نتیجے میں ان شاء اللہ دشمن تجارہ جائے گا۔ جو دشمن کی ناکامی کا باعث ثابت ہوگا۔ اس لیے کہ اس طرح سے ہمارے لیے بھرپور کسی جھگڑے اور نقصان کے دشمن کی صفوں کو نقصان پہنچانا ممکن ہو رہا ہے، دوسری طرف ہتھیار ڈالنے کا یہ سلسلہ دشمن کے مورال پر بھی برا اثر ڈالے گا جس سے دشمن اپنے مستقبل سے ناامید ہوگا۔

نمائندہ: آپ نے کچھ دیر پہلے کہا تھا کہ صوبہ ہرات میں بہت سے علاقے دشمن کے وجود سے پاک ہو گئے ہیں کیا دشمن نے ان علاقوں پر دوبارہ قبضے کا کوئی قدم نہیں اٹھایا؟ اگر ایسا کوئی اقدام کیا ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ مکمل کا وزارت دفاع ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ انہوں نے امید کے نام سے پورے افغانستان میں آپریشن شروع کیا ہوا ہے۔ وہ روزانہ بہت سے علاقوں کو قبضہ کرنے کے دعوے کرتے ہیں اسی طرح وہ ہر دن اپنے آپریٹرز میں مجاہدین کی شہادت اور ان کی گرفتاریوں کے دعوے بھی کرتے رہتے ہیں۔ ہرات کے محققین ان کے اس طرح کے دعوؤں کی حقیقت کیا ہے؟

مولوی صاحب: اس میں کوئی شک نہیں کہ کرنٹنی حکومت عملی معسری محاذ پر شکست سے دوچار ہو چکی ہے، اب وہ چاہتے ہیں کہ بے بنیاد پروپیگنڈے سے اور دعوؤں کے زور پر اس شکست کو ختم میں بدل دیں۔ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ہرات میں خارجیوں کا تسلط اب بہت کم ہے اور وہ لوگ اب آپریشن میں بھی بہت کم حصہ لیتے ہیں، اس لیے اب دشمن کا سارا تکیہ وزارت دفاع کی بنائی ہوئی افغان لیجنٹ آری پر ہی ہے۔ گزشتہ چند مہینوں میں دشمن کی داخلی فوج نے جن کے ساتھ کبھی کبھی خارجی جارحین بھی ہوتے تھے، گزشتہ اور ہلاکتوں، اور ہیڈ کوارٹر کے زیرِ نگرانی کے علاقے میں بار بار آپریشن کیے مگر سوائے اس کے کہ دشمن کو ہماری نقصان کے ساتھ جزیعت افغانی پڑی

اب افغانستان سے فیرنگی افواج کا بے پناہ بھاری دھچکا ہوئی تھا اور دیکھی ہے۔ اسی طرح افغانستان کے دیگر علاقوں میں بھی (دشمن کی گرفت کمزور ہونے کے) لیے شواہد موجود ہیں۔ افغانستان کے عوام کو بھی اس حساس مرحلے میں پوری ہوشیاری اور بلند ہمتی کے ساتھ جہادی اہداف پر نظر رکھنی ہوگی۔ مجاہدین کو چاہیے کہ اپنا مورال بلند رکھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اعلیٰ طور پر دشمن کا وجود بھی اس ملک سے سمٹ جائے اور یہ سرزمین ایک روشن اور خاص اسلامی نظام کے لیے ہمارا ہو جائے۔

ان آپ بھتیگوں کو کوئی اور نتیجہ نہیں نکلا۔ نہ کسی مجاہد کو گرفتار یا زخمی کر سکے ہیں اور نہ کسی علاقے پر قبضہ جمانا ہے۔

مجاہدین کے نقصانات کے متعلق بھی بتا دیتا ہوں۔ الفاروق آپریشن کے آغاز کے بعد سے پورے ہرات میں ہمارے 10 مجاہدین شہید اور 17 زخمی ہوئے ہیں۔ یہ نقصانات 118 سخت آپ بھتیگوں کی ہمدست بہت کم ہیں۔ یہ مجاہدین بھی دشمن سے آنے والے جنگلوں میں شہید ہوئے ہیں، دشمن کے کسی آپریشن یا چھاپوں میں شہید نہیں ہوئے۔

تلاشیدہ: صوبہ ہرات کی سرحدیں ترکمانستان اور ایران سے ملتی ہیں اسی طرح اس صوبے کو افغانستان کا مغربی دروازہ کہا جاتا ہے جس کے قلعے سے دہشت گرد افواج کی اہم راستے گزرتے ہیں۔ اگر معلومات ہمیں دی جائیں کہ سرحدی علاقے اور رسد کی فراہمی کے راستوں پر کن کا تسلط ہے؟

مولوی صاحب: سرحدات کے متعلق عرض یہ ہے کہ افغانستان اور ایران کے وہ سرحدیں جو ہرات میں آئیں میں گنتی ہیں وہ سب مکمل طور پر مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔ لیکن وہاں تو دہشت گردی کے دروازے کے علاوہ اس طویل خط پر کرکڑی حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں اور اس سرحد کے حفاظتی انتظامات مجاہدین کے ہاتھ میں ہیں۔ ایرانی سرحد کے قریبی علاقوں میں وہ میدانانی علاقے جو ہیڈ کوارٹر اور گھرانے کے اختلاط کے قریب ہیں مجاہدین کے زیر تسلط ہیں۔ اسلام قلعہ کے علاقے میں مجاہدین کا کنٹرول نہیں۔

رسد کی فراہمی کے راستوں کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ یہ راستے بھی مجاہدین کے مکمل کنٹرول میں ہیں ان راستوں سے براہمن طور پر گزرنا دشمن کے لیے ممکن نہیں۔ مزار ہرات کی طویل شاہراہ جسے دشمن رسد کی فراہمی کے لیے استعمال کرتا ہے اس شاہراہ پر دشمن کی گزرنے والی کارواہے پر ہمیشہ مجاہدین کے حملے ہوتے ہیں۔ مجاہدین چاہیں تو اس راستے کو بڑک کے علاقے میں دشمن کے لیے مستقل طور پر بند کر دیں، لیکن چونکہ اس راستے سے عوامی ٹریفک زیادہ ہے اس لیے مجاہدین صرف وقتی طور پر دشمن کے قلعوں پر حملے کے وقت ان راستوں کو بند کر دیتے ہیں اور کارروائی کے اختتام پر وہاں کھول دیتے ہیں۔

تلاشیدہ: محترم مولوی صاحب آخر میں ہرات کے عوام یا پورے افغانستان کے عوام اور مجاہدین کے نام کوئی پیغام، جسے ہم مجھے کے توسط سے ان تک پہنچائیں۔

مولوی صاحب: جزاک اللہ، تاریخ شاہد ہے کہ ہرات کے لوگ دین سے محبت کرنے والے، اسلام پرست اور مجاہد واقع ہوئے ہیں۔ اگر آپ قریبی تاریخ میں اس کی قریبائیاں دیکھیں تو یہ بات بالکل واضح ہو جائے

گئی کیونست انقلاب کے خلاف بھرپور عوامی مخالفت کی تحریک سب سے پہلے ہرات سے اٹھی تھی۔ ہرات کے عوام نے روس کے خلاف جہاد کے بالکل آغاز میں 26 ہزار شہداء پیش کیے تھے۔ یہ ہرات کے لوگوں کے جہادی جذبے کا مکمل ثبوت ہے۔ ابھی کچھ مدت پہلے جب بگرام میں امریکیوں نے قرآن کریم کی توہین کی تھی تو ہرات کے لوگوں نے غاصب فوجوں کے خلاف سخت احتجاجی مظاہرے کیے اور ہم نے دیکھا کہ ان مظاہروں کے سلسلے میں ہیڈ کوارٹر اور مرکزی شہر میں درجنوں لوگوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں کی حرمت پر قربان کر دی تھیں۔ اب بھی ہرات کے عوام سب کے سب مجاہدین کے ساتھ ہیں۔ پورے ہرات میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ ہرات میں عام شہریوں نے مجاہدین کے خلاف کوئی ناگوار واقعہ نہ ساقط نہ بھی اٹھایا ہو۔

اور ان لوگوں کے لیے جو مجاہد جہاد میں مصروف ہیں میرا اس کے علاوہ کوئی پیغام نہیں کہ وہ اپنے منتخب کردہ جہادی راستے پر استحکام سے چلیں، دشمن کے پروپیگنڈے اور فحشری بیخار میں نہ آئیں۔ جہاد کا جو راستہ انہوں نے منتخب کیا ہے، وہی دنیا میں اور آخرت میں عزت اور سر بلندی کا واحد راستہ ہے۔ دشمن کی کوشش ہے کہ ہرات کے مجاہد عوام میں نفاق کا لاد بھڑکانے ان کے اتحاد، دینداری اور دین و وطن سے محبت کے جذبے کو شکم کر دے، لہذا عوام الناس کو بھی چاہیے کہ دشمن کے ان روڈز میں متصادم پر نظر رکھیں اور اپنا اتحاد و اتفاق برقرار رکھیں۔

اب افغانستان سے غیر ملکی افواج کا ہے بگا ہے نکل رہی ہیں، ہم نے ہرات میں بھی ان کے کیمپوں اور چیک پوسٹوں کی کم ہوتی ہوئی تعداد دیکھی ہے۔ اسی طرح افغانستان کے دیگر علاقوں میں بھی (دشمن کی گرفت کمزور ہونے کے) ایسے شواہد موجود ہیں۔ افغانستان کے عوام کو بھی اس حساس مرحلے میں پوری ہوشیاری اور بلند ہمتی کے ساتھ جہادی اہداف پر نظر رکھنی ہوگی۔ مجاہدین کو چاہیے کہ اپنا مورال بلند رکھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اعلیٰ طور پر دشمن کا وجود بھی اس ملک سے سمٹ جائے اور یہ سر زمین ایک روشن اور خالص اسلامی نظام کے لیے ہمارا ہو جائے۔

تلاشیدہ: محترم مولوی صاحب آپ نے ہمیں وقت دیا ہے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔

مولوی صاحب: آپ کا بھی بہت شکریہ کہ مجاہدین کے حال کی خبر لیتے ہیں اور عوام تک جہادی کارروائیوں سے متعلق تازہ معلومات ہم پہنچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی جہادی خدمات قبول فرمائے۔ آمین





## عید الفطر کے موقع پر عالیقدر

امیر المؤمنین

ملا محمد عمر مجاہد کا پیغام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده ونستعينه. ونعوذ بالله من شرور أنفسنا. ومن سيئات أعمالنا. من يهده الله فلا مضل له. ومن يضلل فلا هادي له. وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له. وأشهد أن محمدا عبده ورسوله  
أعابعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

وَمَنْ يَقُولْ أَلَهُ وَرَسُولَهُ، وَاللَّيْنِ ءَامَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٦٦﴾

میں افغانستان کی مجاہد عوام اور پوری امت مسلمہ کو عید الفطر کے اس بابرکت موقع پر مبارکبادیت و رمضان کی اہم تکلیف پر غور پے در پے حاصل ہونے والی جہادی کامیابیوں پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے روزے صحت و تندرستی، جہادی خدمات اور اپنے راستے میں پیش کی جانے والی قربانیاں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

مجھے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ لکھنؤ کے اس موسم میں آپ نے مبارکبادیت بھالنے اور فضائل سیکھنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مجاہدین کو دنیا و آخرت میں کامیابی عطا فرمائے جو رمضان المبارک میں بھوکے پیاسے رہنے کے باوجود کھانوں اور مورچوں پر دے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ چند روزہ جلد مسلمان قیدیوں کو کفار کی جیلوں سے آزادی سے نوازے۔ اور اللہ بزرگ و درجہ رفیع کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے والے قہرمان شہداء کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان شہداء کو فوری شفا عطا فرمائے اور اللہ رب العزت ان خاندانوں کو صبر جمیل، صبر و دل برد و دونوں جہانوں کی بھلائی سے سرفراز فرمائے جنہوں نے اللہ کے راستے میں خود کو بلی بچوں سمیت قربان کر رکھا ہے۔ میں ان پر سرت کلمات میں مبارکبادیت پادہ پنے کے ساتھ ساتھ کچھ اہم موضوعات کے حوالے سے چند ایک ضروریات بھی پیش کرنا چاہوں گا جو درج ذیل ہیں:-

جہادی سرگرمیوں کے کچھ احوال:

- ۱۔ تہذیبی جہادی سرگرمیاں تمام شہروں میں پھیلنے کی بنیست زور شور کے ساتھ "معلم انداز میں اور کامیاب اور زبردست منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں" ان "معلم کامیابیوں میں سب سے پہلے قافلہ تعالیٰ کی نصرت و مدد کا حال ہے اور پھر یہ سب کچھ عام مسلمانوں کے تعاون و تعاون قوم کی وحدت علی "مجاہدین کی انتھک کوششوں اور اللہ کی مدد میں پھر ان کی جانے والی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔
- ۲۔ رواں سال آپ یمن "مستشاروں" کے نام سے جہادی خصوصی کارروائیاں ملک کے کونے کونے تک پھیل چکی ہیں "معلم گوریلی منصوبہ بندی کی برکت سے مجاہدین کے نقصانات کم اور دشمن کے نقصانات اور ہتائی میں اضافہ ہوا ہے" دشمن بڑے شہروں اطراف اور حتیٰ کہ اپنے قلعہ نما مراکز میں بھی محکمہ کامیابیوں میں لے سکتا "مجاہدین نے دشمن کی قوت مسلحہ کو روکی ہے اور اسے ہر جگہ دفعتی پوزیشن اپنانے پر مجبور کر دیا ہے" حتیٰ کہ وہ اپنے مراکز اور قلعے چھوڑ کر بھاگ رہا ہے۔ اور ان حقائق کا اعتراف کاہنہ بکاہنہ دشمن خود بھی کرتا رہا ہے۔
- ۳۔ مجاہدین نے "گزشتہ سال کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں" دشمن کی محلوں میں کھینچے اور خود پکڑنے کی "اجنبی خاصیت حاصل کر لی ہے" "بہترین حکماء اور موثر حکمت عملی کے سبب" دشمن کی محلوں میں موجود دہشت سے اتفاقی طور پر حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مجاہدین کی نصرت

کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کی باری قہر خلیوں ان کے حاشیہ لیلیوں ان کے فنی مراکز اور اداوں پر باری ضرب لگائے پر لگی ہوئی ہے۔ ہم ان واجب الصلیم اور عالی صلت لوہانوں کی کارکردگی کو سرچنے ہیں اور باری الفانی قوم انھیں قدر و محنت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور دوسروں سے بھی اس طرح کی صلت اور جو ان مردی کا جوت دینے کی توقع رکھتی ہے۔ دشمن کی صفوں میں اس بڑے پیالے پر لٹوڑ پڑی کی بنا پر مجاہدین ان کے فنی اداوں و فنیوں اور خیر دیکھیوں کے مراکز میں داخل ہوتے ہیں اور وہاں مریط اور چاہ کنی کھٹے کرتے ہیں اور انھیں شدید جانی اور مالی نقصانات پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح دشمن کے بہت سے اہلکار جنگ اور بری ہتھیاروں سمیت مجاہدین سے آٹھتے ہیں اور مجاہدین بھی انھیں قدر و محنت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں اس طرح کے ٹکڑے واقعات ہمیں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔

۴۔ الفان جنگ کی وجہ سے قابض افواج کو اپنے ممالک میں ڈرے پیالے پر اقتصادی بحران اور حوائی حالتوں کا سامنا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے اپنے فنی بھی غلام حو قی پالشیوں سے لغت کر رہے ہیں اس کی ذمہ و صلت حکام کو قفر نس ہل کے سامنے ان فنیوں کے مقابلے کے مقابلے ہیں جنہوں نے افغانستان میں وقت گزارا ہے اس طرح اسی افواجی ریلج بھی ان کے خلاف لغت اور خالصہ ذمہ داری ہے جس کے نتیجہ میں وہ مجبور ہو گئے ہیں کہ افغانستان سے اپنی فوجیں نکال لیں اور یہ ہمارے مقدر جس جہاد کی بہترین کامیابی ہے۔

۵۔ امریکی اور افواج کو نہ صرف سیاسی اقتصادی اور فنی میدانوں میں شدید مزاحمت کا سامنا ہے بلکہ دنیائے واضح ہو چکا ہے کہ یورپی قوتیں نہ تو انسانی قدر و محنت سے آگاہ ہیں اور نہ ہی انسانی کے آداب سے واقف ہیں انہوں نے انسانی حقوق اور شرف کو روند ڈالا ہے۔ وہ اسلامی شہادت کی قوتیں کرتے ہیں، شہداء کی بے حرمتی کرتے ہیں اور بچوں اور عورتوں میں بدکاریاں پھیلاتے ہیں نرات کے اندر صبر میں گمراہی پر چھاپے دیتے ہیں۔ خواجہ بچوں اور بچوں کو اپنی اور حشیانہ بن کر رہے اور بے دردی سے قتل کرتے ہیں۔ زندگیاں (قتل حار) اور لوگوں میں قتل آنے والے الٹانک حادثات ہمارے ہر گھر میں۔ اسی طرح دیہاتوں گھروں، بازاروں، مساجد، مدارس، چبڑوں اور خانہ غوثی میں ان کی سنگدل اور وحشیانہ ہمدردی کسی سے دھکی چکی نہیں۔ (حقیقت حال یہ ہے کہ) ان سب جرائم کے ارتکاب کے باوجود بھی قوتیں انسانی حقوق اور انسانیت و حق کے غم سے بھی لگاتی ہیں۔

۶۔ تمام مسئلوں کے لئے عموماً اور مجاہدین کے لئے خصوصاً اداوں کو طعنا کر دینے والی بات ہے کہ دشمنان سے بلند ہے اور غلہ پارے ہر ات تک کے تمام مجاہدین بھائیوں کی طرح ایک ہی جملے سے اور ایک ہی امیر کے تحت علم جہاد بلند کیے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی کامیابی و نصرت کا سبب بھی ہے اور اسی اتحاد نے دشمن کو کو کھاربت کا لٹا اور ہجرت میں جتنا کر رکھا ہے۔ دشمن کی مددشوں پر ایک نظر:

۷۔ دشمن نے جیسے کیا، سالوں میں خوب زور لگایا ہے کہ اپنے میڈیا کے توسط سے افغانوں کے ذہن تبدیل کر دے، مگر فخر آتے حقائق (جس کا مشاہدہ الفانی قوم اور باری دنیا بخوبی کر رہی ہے) سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دشمن کی تمام فلیٹ چاہیں یا کام ہو سکی ہیں اور تمام ہمارا زور ہی کے طبر وار میڈیا کے فنی دیکھیوں سے تعلقات طشت پرام ہو چکے ہیں۔ اور یہ میڈیا والے افغانوں اور دنیا بھر کے لوگوں کا دھوکہ کھینچے ہیں، اب لوگ ان پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے بے سبب دیکھنے والے مجاہدین کے خلاف فخریہ سازش کے پالیسیاں ایک مذہب ہیں، عوام چاہتے ہیں کہ میڈیا سے ملنے والی خیر رقوم کے عوض قابضین کے نقصانات چھپا دیے۔ بلکہ مجاہدین کے نقصانات کو زحماؤں کا کر فنی کرتا ہے اور مجاہدین کی کامیابیوں پر سکوت اختیار کیا جاتا ہے۔

۸۔ دشمن چاہتا ہے کہ اپنی خیر دیکھیوں کے ذریعے چند چاہل اور لوہاں لوہانوں کو استعمال کرتے ہوئے عوام کے اندر بے عقلی اور فتنہ انگیزی بکھریے، کیونست حکومت کے زہل کے بعد ۲۰۱۹ کی دہائی کی طرح عوام کو مختلف جماعتوں اور گروہوں میں تقسیم کر دے۔ مگر الحمد للہ دشمن کا یہ موم منصوبہ انداز ہی سے ناکام ہو گیا ہے اس طرح کہ عوام الناس ان لوگوں کے جرائم دیکھتے ہوئے مجاہدین کے حق پر قریب ہو گئے ہیں اور ان کی سازشوں سے مروت باخبر رہتے ہیں۔

۹۔ قابلیں کی جانب سے اپنے افغانی مجنوں کو ہم ہذا انقلابی اقتدار کا یہ وکرم اور مجبور ہوا ہے جس کے تحت ایک جانب تو وہ اپنی شکست چسپاں چاہتے ہیں اور دوسری طرف افغانی عوام اور دنیا کو یہ باور کرنا چاہتے ہیں کہ ان پر افغانوں کا حاکم ہے اور عوام چاہتے ہیں کہ انتظامی اور عسکری لحاظ سے ملک کا مستقبل انھیں کے حوالے کیا جائے۔ یہ بھی قابلیں کے دوسرے منصوبوں کی طرح ایک ناکام نتیجہ اور لوگوں کو جھانسنے کی ایک بھڑائی کو پیش ہے، دیکھا جائے تو جن علاقوں میں اس منصوبے پر عمل کیا گیا ہے وہاں اب بھی عملی طور پر کوئی فوجی اور انتظامی حوالے سے قابض افواج کے حملے کی خبر نہیں ملتی ہے اور اپنے تمام دعووں کے برخلاف رات کے وقت چھاپوں سمیت تمام حبشیہ، ملوں کا قبضہ ان ہی کے پاس ہے۔

۱۰۔ ترقی پزیر افغانی معاہدے کے نام پر افغانستان کو پچھلے کابو کھیل کھینچا گیا یا کھینچا جا رہا ہے یہ کبھی بھی غیور افغانی عوام کے لیے قابل قبول نہیں ہو سکتا اور نہ ہی قابلیں کے مسئلہ کر وہ ہے انتظامی اور سمجھ چکی ایکٹوں کے پاس اس طرح کے معاہدات پر مدعا کرتے کا کوئی قانونی جواز موجود ہے۔

۱۱۔ افغانستان کی آزادی اور شرعی نظام کے نفاذ کی اہمیت وہ داخلی سبب ابھیں ہیں کہ ملات اسلامی کسی بھی قیمت پر ان پر کھنکھوتے کے لیے چار گھنٹے کے غیر ملکی قیام امن کے حقوق کے تحت موجود ہوں یا مطلق حکم کے حاکم کے نام پر افغانی عوام ان کے خلاف اس وقت تک جہاد جاری رکھیں گے جب تک افغانستان مکمل آزادی اور خود مختاری حاصل نہیں کر لیتا۔

۱۲۔ اعدائے نام پر متعلقہ کی جانے والی کانفرنسوں کے توسط سے کابل کی رشتہ خوار حکومت کے ساتھ اربوں ڈالر کے جو وعدے کئے جاتے ہیں یہ صرف اور صرف غیر ملکی قابض قوتوں کے افسار سے ہو رہے ہیں تاکہ کابل کے ہزاروں محنت کش عوام کو ایک مخصوص وقت تک زندہ رکھا جا سکے اور دینے والے عہدہ دار اور اقوام کو کہنا چاہئے کہ یہ وعدہ ان کی طرح بھی افغانی عوام کے دھوکے کا دھارنہ ہو گی بلکہ یہ کابل کے رشتہ خوار محنت کش ہزاروں ترقی پسندانہ قوتوں کے خلاف قہراً کر کے والے حکام میں خال فرو کی ذاتی جیبوں اور وکیوں میں چلی جائے گی۔

حکومت چیت اور مذاکرات کا بیان:

۱۳۔ ہم نے ہیئت ایک خود مختار اور مضبوط اسلامی اور افغانی قوت کی حیثیت سے افغانستان اور اس کے ساتھ شکستہ تمام بین الاقوامی قوتوں کے بارے میں واضح موقف اپنایا ہے کہ اسے "اور دنیا بھر کے ہم اپنے عوام کی امیدوں اور تمناؤں کے مطابق اسلامی حکام کے نفاذ اور افغانستان کی وحدت کے تحفظ تک ہر ذرا کرنا چاہیے" اس لئے کہ افغانستان تمام افغان قوم کا مشترکہ گھر ہے، سب انسانی اتحاد کی فضا میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ ملات اسلامی قابض افواج کے خلاف کے بعد پانچ گھنٹہ کے ذریعے اسلامی حکام کے قیام میں سب افغانوں کو شریک کرے گی اور ان کی چستوں کا خیال رکھے گی اور یہ تمام (معاہدات) مجاہدین شہداء، یتیموں اور بیوقوفوں کی انگلیوں کی تکمیل ثابت ہو گا۔

۱۴۔ امریکا کے ساتھ چند مخصوص موضوعات پر جو ابتدائی مذاکرات ہوئے تھے (جو اب ختم ہو چکے ہیں) ان کا اعلان امریکا کی خواہش پر ہی ہوا تھا، اس حوالے سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے امریکا کے ساتھ مذاکرات جھجھکا رہے ہیں یا اپنے اہداف سے پیچھے ہٹنے کے لئے نہیں بلکہ قہراً اس کا چاہنا ہے۔ سیاسی و فزکس کے اور اپنے اہداف تک پہنچنے کی غرض سے کئے ہیں۔

افغانستان کا مستقبل:

۱۵۔ ملات اسلامی کو حکومتی ادارہ داری کا کوئی حلقہ نہیں ہے۔ افغانستان تمام افغانوں کا مشترکہ گھر ہے جس طرح سب پر اس کی تعمیر و ترقی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسی طرح اہمیت و برتری کی شرط یہ حکومت میں حصہ لینا بھی ہر ایک کا حق ہے ملات اسلامی کی ترجمان کو پیش ہو گی کہ اختیارات اور اقتدار اپنے لوگوں کے سپرد کیا جائے جن میں پوری اہمیت ہو اور خصوصاً خود پر حکومتی اداروں سے کرپشن ختم کی جائے۔

۱۶۔ ملات اسلامی حصول تعلیم کو اپنی قوم کی دیہی ترقی اور افرادی سعادت کا باعث گردانتی ہے آپ کو معلوم ہو گا کہ ملات اسلامی نے اپنے دور اقتدار میں بہت کڑا حصہ تعلیم کے لئے بخش کر رکھا تھا اور آج بھی اپنی کھلیوں میں تعلیم اور حریت کے لئے خصوصی کھلیں بنا رکھے ہیں تاکہ

اپنی عوام کو قطعی سوکھ و فراہم کی جائیں۔ لیکن یاد رکھئے کہ آج کے عوام کو یہ سہولتیں مل رہی ہیں جو کہ ایک سو سال پہلے کے عوام کو مل رہی تھیں۔ آج کے عوام کو یہ سہولتیں مل رہی ہیں جو کہ ایک سو سال پہلے کے عوام کو مل رہی تھیں۔ آج کے عوام کو یہ سہولتیں مل رہی ہیں جو کہ ایک سو سال پہلے کے عوام کو مل رہی تھیں۔

۷۔ ہم خواجین کو اسلامی اصولوں، فقیہ، علماء اور اپنی شرعی تعلیمات کے مطابق حرام حقوق دینے کے لئے کمر بستہ ہیں۔ انہوں نے اس معاملہ میں جو غلطی کی ہے۔

۱۸۔ تقریباً اسی طرح ملک کے اندر اور باہر موجود افغانوں کے لئے ایسی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ اپنی جیٹہ وار اور مہارت اور تعلیمی استعداد کو مکملی طور پر عوامی خوشحالی اور خدمت خلق کے لئے بروئے کار لائیں۔

۱۰۔ اسی طرح اہل سنت و جماعت نے جو وہ ہے سے کوشش کر رکھی ہے کہ اسلامی نظام کے زیر سایہ ملک کی تعمیر و ترقی (یعنی اہل حق و برتری) "ملاؤں" چلاؤں، چھتلاؤں کی تعمیر ملک کے عمومی بنیادی احاطے کا ذریعہ قیوم "معدنیات کا استخراج" یا دوسری سرگرمیوں کی صفائی "غیر زمینوں کی آباد کاری اور انفاذاتیں کو ایک کامیاب ترین معنوی ملک بنانے اور دہرہ دیکھنا دینی کے حصول کے خصوصی نتیجہ ہے۔

۴۰۔ افغانستان کی تقسیم کے منصوبہ سازوں کو جان لینا چاہیے کہ امدت اسلامی اپنی اہل عام کے تعاون سے ہرگز کبھی کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ افغانستان کی برابری اور تقسیم کی مذموم کوششوں کو برپا کر سکیں۔

### خارجہ پالیسی کا بیان :

۴۔ افغانستان ساری دنیا پر خصوصاً عالم اسلام اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ اسلامی اصولوں اور انکی معاملات کو نہ نظر رکھتے ہوئے باہمی احترام اور یکجہی کے امور پر اپنے تعلقات کا خواہاں ہے۔ انور کی جگہ کے انور کی معاملات میں مداخلت کا ارادہ نہیں رکھتا اور کسی دوسرے ملک کو بھی مداخلت نہیں دیا کہ وہ اس کے انور کی معاملات میں مداخلت کرے۔ مداخلت اسلام پر دیا گیا کو طعنیں دلاتی ہے کہ اس کی سرزنش کسی دوسرے ملک کے خلاف اشتعال نہیں ہوگی۔ اور ہم سرحد دیکھیں یہ بات واضح کرتی ہے کہ اسلامی تعلیمات اور وطن کے مصالح کو نہ نظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی قوانین و معاہدات کا احترام چینی ہائے۔

۲۲۔ ہم عرب انتہا پات کے نتیجے میں قائم ہونے والی حکومتوں 'عرب اقوم کو حاصل کی زندگی اور نئے حالات پر جدید تحریک پیش کرتے ہیں اور بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم میدان میں آگے بڑھیں اور ہمیں کامیابیوں میں روشنی ہو اور وہ اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیمات کو جاری و ساری کریں۔ اور سب سے زیادہ فرستہ و جہلا کی بات ہے کہ ہم دہشت گردی کی بجلی میں پڑے ہوئے کئی مسلمان طویل ترین غریب اللہ پاری کے بعد اپنے وطن اور اہل و عیال میں واپس لوٹ رہے ہیں۔

۳۳- افغانستان کی مسلم عوام و گھر قوم مسلمانوں کی طرح برہائی حکومت کے زیر سایہ ہونے والے مسلمانوں پر مظالم کے بارے میں رنجیدہ ہے ہم مقررہ عالم سہمی (اسلامی کانفرنس) اور دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مظالم کو روکنے کے لیے فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

مجاہد بھائیوں کے نام پرغام!

۲۳۔ میرے محترم عزیز محمد یونس! یہ ہماری خوش خلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دینی کی خدمت کے لیے رہا ہے اور ہمیں جہاد بھی عظیم عبادت میں مشغول کر رکھا ہے۔ یہ جو آپ پر ہر اپنی خواہش اور فساد سے بے نیازی کا ذکر دے سکتے ہیں اور اپنے دینی علوم اور ملک کے دفاع کے لیے قربانیاں پیش کرنے کے لیے کربانہ دے رہے ہیں آپ کے مضبوط ایمان، بلند جہتی پختہ عزم، دینی فطرت، بے لوثی اور شرافت طبع کی

دیکھیں۔ جی ہاں! آپ ساری دنیا اور خاص طور پر عالم اسلام کے لئے باعث عزت و اختصار ہیں۔ شک آپ آزادی و طرد غلامی کا ہر اول دست اور انیسویں صدی میں عصمت و مردانگی کے بھلے ٹکڑے ہیں۔

۲۵۔ میرے عزیز بھائیو! ہمارا جہاد اور ہماری قربانیاں تب ہی نفع بخش اور سود مند ثابت ہو سکتی ہیں جب تک ہم اس طریقے سے جہاد جاری رکھیں گے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کر رہے ہیں۔

۲۶۔ آپ پر لازم ہے کہ اپنے مظلوم عوام کی جان نابل اور عزت کے تحفظ اور حفاظت کے لئے پہلے سے زیادہ انتہام کا مظاہرہ کریں۔ آپ کو چاہیے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی عالیہ کی روشنی میں لوگوں کے ساتھ محبت و کرم اور صبر پائی والا سلوک کریں۔ اچھے رویے سے عوام کے دل جیتیں، عوام کو ایذا رسانی اور تکلیف دینے سے بھر صورت گزر کریں اور جو لوگ عوام الناس کی ایذا رسانی کا سبب بنتے ہیں ان کی اطلاع اپنے ذمہ داروں تک ضرور پہنچائیں۔

۲۷۔ جہادی کاروائیوں کے دوران ایسی سخت محنت سے کام لیا جائے کہ لوگوں کو ہائی اور مالی نقصان پر گزند پہنچے، عوامی نقصانات سے اجتناب رکھی جائے، دستور میں آپ پر لازم کی گئی ہیں ان پر عمل کرنا آپ کا جہادی فریضہ ہے۔ دوران کی مخالفت و نیاؤ آخرت کا نقصان ہے، لہذا میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں، اس لیے کہ دشمن تو جان بوجہ کرم لوگوں کا نقصان چاہتا ہے۔ پس آپ کا فرض بنتا ہے کہ ان نازک حالات میں اپنی ذمہ داریاں بجمع رکھنا اور دشمنی سے بچنا۔

۲۸۔ اپنے تمام امور کو دیکھ کر جہادی لائحہ عمل کے مطابق چلائیں۔ اس لیے کہ اس طرح آپ اپنے کاموں سے بے بسی اور احسن طریقے پر محدود رہ سکیں گے اور مطلوب اہداف کا حصول آسان ہو جائے گا۔ آپ پر سختی سے لازم ہے کہ ایک دوسرے کے معاملات اور ذمہ داریوں میں مداخلت سے باز رہیں، سب اپنی اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ رہیں، تاکہ ہر ایک اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھ سکے۔

۲۹۔ آپ پر اپنے اصرار کی مکمل ممانعت فرض ہے۔ اور چاہیے کہ آپ قرآن پاک کی تلاوت کو لازم بنالیں، چاہے جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کا مطالعہ کریں اور بوجہ باوجود کا انتہام کریں اور اپنی کتب کے مطالعہ کو اپنی عادت بنالیں اور یہ سب روزانہ کی بنیادوں پر ہونا چاہئے۔

کابل حکومت کے ملازمین اور منتظمین کے نام:

۳۰۔ میں ایک بار پھر کابل حکومت کے تمام کارندوں کو غصہ سا چلیں، افویہ اور غلبہ انجمنی کے اہلکاروں اور شاہد کاروں کو دعوت دیتا ہوں کہ اپنے دین اور ملک کے خلاف ہر وہی عمل آدرں کی مصلوں کو چھوڑ ڈالیں۔ اپنے ان پامٹ فوجیوں کی طرح مجاہدین کے ساتھ آئیں، جو کابض افغان کے لیے شہید و شہید کا جیت ہوئے ہیں۔ غاصب ہر وہی دشمن کو بھگائے اور اپنے ملک کی آزادی کے لیے جہادی معرکہ میں جان نثار، اللہ عزت و کرم کا کامیابی سے ہمکنار ہونے والا ہے، شریک ہو جائے گا کہ دنیا میں کامیابی اور عزت سے ہمراہ روزگاری نصیب ہو اور آخرت میں اپنے خالق اور مالک کے نیک اور صالح بندوں کی جماعت میں اٹھائے جائے۔

۳۱۔ جہیں چاہیے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے کہ وہ دن اب اللہ اور زمین کے جب غاصب دشمن افغانستان سے ہٹا کر ہانچا نکلتا، اسلام نے اسی مقصد کے پیش نظر پورے ملک میں دعوت و ارشاد اور چاہ وید سے شکست کھلیات جاری کی ہیں، جن کا کام فوجیوں کو دشمن کی صف سے نکلنے اور مجاہدین کے ساتھ آئے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔

بین الاقوامی برادری اور حلقہ اور محافل کے نام :

۳۲۔ امریکہ کی افغانستان پر جارحانہ و حقیقت لیے عرصے تک سیاسی اور اقتصادی مفادات کے حصول کے لیے ہے۔ اور یہ سب اس شیل اور نیا برسر اپنے مخالفین اور منافقین کی سرکوبی کے لیے ہے، مگر افسوس کہ بعض مراکب امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے قربانی کا بکرا بنے ہوئے ہیں اور یہاں امریکی فوجیوں کے شانہ جہاد انسانیت سوز مظالم ادا کر رہے ہیں۔

۳۳۔ اسی طرح آپ کی فوجیں ہمارے ملک میں غزائیں اور بچوں کو بے دردی سے قتل کر رہی ہیں 'ہماری بیٹیوں اور گھروں کو سہارہ بنا کر کیا جا رہا ہے 'ہمارے دینی عقائد کی توہین کی جا رہی ہے 'ہماری ثقافت اور دینی عقائد کی تحقیک کی جا رہی ہے۔ وہ ہمارے گھروں اور سرسبز باغات کو جلا رہے ہیں اور انھیں بلند کر رہے ہیں 'ہمیں یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ فرائضی عوام کی طرح اپنی نگوں کو ان جرائم کے مقابلے سے روکیں لہذا کہ آپ کے سپہ اور سناں حریفہ اس کی خواہشات کی خاطر قربانی ہونے سے بچ جائیں۔

34۔ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ ہمارے ملک میں آپ کے لاکھ لاکھ فوجی ہمارے چاہنے ہیں اور بہت سے مستقل مقدوری کا لکھ ہمارے ہیں اور کئی جنگی وادی کے وجہ سے انسانی جانوں میں مبتلا ہو گئے ہیں 'مگر آپ کی نگوں میں یہ تلخ لکھ آپ سے اور آپ کے مہینے یا بے چسپاری ہیں۔

۳۵۔ لادیت اسلامیہ خاص طور پر موثر العالم الاسلامی (ورلڈ مسلم کانگریس) 'عالم اسلام صحت مسئلہ اور مسلم ملک کے تحریک اسلامی عقیدوں اور عقائد سے پر زور اپیل کرتی ہے اور امید رکھتی ہے کہ وہ افغان مظلوم عوام کی خود مختاری اور علم سے نہایت کا شوق میں لادیت اسلامیہ کے ساتھ فوری اور وسیع چلانے پر تعاون کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کریں گے۔

۳۶۔ اسی طرح لادیت اسلامیہ عالمی برادری انسانی حقوق کی تحریکوں کو عالمی عوام 'انصاف پسند سیاستدانوں 'کھواروں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے توقع رکھتی ہے کہ انسانی برادری کے عالمی افغان عوام کی آزادی و خود مختاری کی اس جدوجہد میں لادیت اسلامیہ کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون کرنے میں نکلے سے کام نہیں لیں گے۔

حقوقی السلسلی کے دفاع کے شام پر وجود میں آنے والے بین الاقوامی اداروں کے شام:

۳۷۔ ہم انسانی حقوق کے نقطہ کے نام پر قائم ہیں اور قوی اور دوسرے سے کہتے ہیں کہ صرف غیر ملکی قوتوں کی جانب پڑوں اور مغربی ذرائع ابلاغ کی دہ رتوں پر انکشاف نہ کریں۔ ہمارا مطالبہ کہ وہ ذاتی تحقیقات کا ادراک کریں۔ ہماری خواہش ہے کہ وہ اپنی قوم و دینوں کو جاننے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ لکھ جلا خدا اس کی بیماریوں سے ہونے والے عام شہریوں کا قتل عام نہ کرے کہ تاریکی میں گھروں پر دھارے ہونا "بچوں اور عورتوں پر خود غور کئے چھوڑنا 'مردہ انسان پر پٹیاب کرنا' بیٹوں اور قید خانوں میں بند قیدیوں کے ساتھ رونا دکھا جانے والا انسانیت سوز سلوک اور فرج 'پہ لیس اور مقامی لطیف کی جانب سے عورتوں کو بخشی لکھ دکھانے جانا یا باور عام لوگوں کے اصول و تاثیر ہاتھ کو درختی عسارت "سیما ان سب جرائم کا وقوع اور انکشاف کسی سے ڈھکا چھپا ہے؟

آخر میں ایک مرتبہ میر میں اپنی ایمان والی افغان قوم اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو عید المیل کے ان خوش کن لمحات میں مبارک باد چڑھ کر جاتا ہوں۔ اور میری اللہ کے حضور دعا ہے کہ مسلمانوں کو سعادت و ابرین اور دشمنوں پر سخت نصیب فرمائے۔

ہم میں اللہ اور غریب مسلمانوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہم کی غرضوں میں شہداء کے اہل خانہ اور ان کی آل و اولاد کو ہرگز نہیں ہرگز نہیں کے جو اپنے والدین کے سایہ سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور ان کے لیے (غرضیوں کا) دنیا ہی انجام کریں گے جیسا کہ اپنے بچوں کے لیے کرتے ہیں۔ اور اپنے مالی اور اخلاقی تعاون سے ان کا کرام کریں گے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا و اسلام

(امیر المومنین) علامہ محمد عمر مجاہد

27/09/1433 ھ ق

15/08/2012 م

۱۳۹۱/۵/۲۵ ھ ش







# دیر آید، درست آید

ملا عبدالرحمن

اہل کاروں کی پادری کی ہے، ان کے اس طرز عمل سے وہ لوگ بھی جان گئے ہوں گے کہ ”ہاں! اب بر ملا کہنا ہی پڑے گا: کلہا کا ساتھ دینے والے جاں بحق ہیں اور اسلام کے لیے مٹنے والے شہید ہیں۔“

بات اگر افغان فوج کے مورال کی ہو تو امریکی معماروں کے ہاتھوں تراشیدہ یہ مجسمہ ”امریکی روح“ کے ہوتے ہوئے بھی ہمیشہ دھڑام سے گر جاتا ہے۔ پہلی دفعہ تو یہ بُھ خب امرا بھی کلباڑے کی زد میں آیا تھا جب فروری 2005 کے پہلے عشرے میں 5 ہزار افغان فوجی 20 ہفتوں کی فوجی تربیت مکمل کر کے راپہ قرار اختیار کر گئے۔ اس طرح کے چھوٹے موٹے واقعات تو آتے روز پیش آتے رہتے تھے، لیکن اتنی بڑی تعداد میں اہل کاروں کا فرار، یہ باقاعدہ ایسی پہلی چوٹ تھی جو افغانی فوج کے مورال کو گئی۔ حالانکہ ان دنوں کرزئی حکومت نے یہ دھف ملے کیا تھا کہ 2007ء تک 45 ہزار فوجی جوانوں کا دستہ تیار کیا جائے گا۔ لیکن ایسے واقعات کی وجہ صاف نظر آرہی تھی کہ یہ سہانا سہانا پختا چرہ رونے کے لیے کرزئی کے دماغ میں پیدا ہوا تھا۔ شرمندہ تعبیر ہونا اس کے مقدر میں نہیں نکسا۔ طالبان نے یعنی جنگ میں امریکا کو نیو کوٹنگی کا ناچ چھا کے رکھ دیا تھا۔ آئے روز ان کے فوجی طالبان کے گوریلا حملوں کا شکار بن کر صلیب پر صدمے وارے چارہ پے تھے۔ ادھر ان دوزخ رسیدہ فوجیوں کی بیوی بچوں نے اپنے پیاروں کی بے دھڑک جان وصولی پر امریکی حکومت کی ناک میں دم کر کے رکھ دیا تھا۔ اس لیے اس کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ اب اپنے مزید فوجی صلیب کی سمیٹ چڑھائے۔ انہوں نے اس جنگ میں افغان جو جوانوں کو استعمال کرنے کا گناہ نہ فیصلہ کیا۔ امریکی احکامات کی تعمیل کے لیے کھینچی کرزئی نے

فطرت ایک ایسا گوہر آب وار ہے، جو حیات انسانی کی گہری تاریکیوں کو اپنی چمک دار روشنی سے مٹاتی ہے۔ یہ ایسا راہ نما ہے جو شاہراہ زندگی کے چوراہے پر درست راستہ سمجھ نہ پانے والے کی ٹھیک ٹھیک رہبری کرتی ہے۔ فطرت سلیمہ انسان کی ہر موڑ پر مشفق و اتالیق کی طرح اصلاح کر کے اس کو روشن بخشت بنا دیتی ہے۔ نتیجتاً بری باتیں اس کے اقوال سے اور غلط حرکتیں اس کے افعال سے ٹاپید ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہی وہ چیز ہے، جس کی خشک پیاس ہر زندہ خمیر انسان کو محسوس ہوتی ہے۔ اسی لیے وہ اپنی اس تنگی کو بچھانے اور سیرابی حاصل کرنے کے لیے آپ فطرت کے ہر دم اٹھتے ٹھٹھتے خشے، اللہ کے قرآن اور رسول کے فرمان کی طرف قدم اٹھانا شروع کر دیتا ہے۔

قرآن مجید کی تصریح اور صمد مبارک کی توفیق کے بعد اس بات میں کوئی دودھ رائے نہیں ہے، کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ہر ابن آدم فطرت سلیمہ پر پیدا کیا جاتا ہے۔ یہی وہ چیز تھی جس نے ”اسلامی جمہوریہ افغانستان“ کے خوش بخت جنگجوؤں اور فوجی و پولیس اہل کاروں کے اٹھتے قدموں کا رخ ”امارت اسلامیہ افغانستان“ کی طرف موڑ دیا ہے۔ اب وہ مغرب سے درآمد نام نہاد صلیبی جمہوریت کے سامنے سے نکل کر غلاف اسلامیت کے پرچم تلے جمع ہوتے جا رہے ہیں۔ کیوں کہ انہیں اس بات کی حقیقت کا پھوٹی ادراک ہو گیا ہے کہ افغانستان میں پیاس اسلام و کفر کے معرکے میں لقمہ اجل بننے والوں میں سے ”جاں بحق کون ہے اور شہید کون؟“ یہ بات اگرچہ بہت پہلے ہی سے واضح تھی، لیکن کچھ لوگوں کو نہ جانے کون سے خبط باطن نے آلیا تھا کہ دوسرے تسلیم غم ہی نہیں کرتے تھے۔ مجھے امید ہے فطرت سلیمہ نے جن افغان

خیال است و خیال است و جنوں کی قبیل میں سے ہے۔ گمان ہے۔ اب جب بھی کرنزی کو اس ہدف کا خیال آتا ہو گا وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہوں گے: ”اے ہمارے آرزو کہ خاک شد“۔

کوئی بات نہیں کرنزی صاحب اس جہان رنگ و بو میں ایسے بہت سے محروم قتل لوگ ہیں، جو ایسی یاد آوریوں پر زبرد لب کہتے رہتے ہیں، لہذا آپ بھی لکھ لیجئے: ”ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پدم پتکے۔“

اب ایسی خبریں، محروم اور آراہی ہیں جن میں ہا فطرت افغان جنگجو اور فوجی و پولیس اہل کاروں کو ان کی فطرت سلسلہ نے دانش مندانہ اقدام پر آمبار رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے افغان دھرتی پر ایسے ایسے خوش کن اور ایمان افروز واقعات جنم لے رہے ہیں کہ فوراً دل سے سبحان اللہ کی صدائیں اور اللہ اکبر کی نگہیں بلبند ہو رہی ہیں۔

4 جولائی 2012ء منگل کے روز صوبہ پانڈیش خلع مرغاب کے علاقے ”خیرک“ میں واقع 13 چکیوں کے 70 جنگجوؤں نے امارت کے مجاہدین کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے کماؤد رسرگ کی قیادت میں طالبان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ جن کا مجاہدین نے پُر تپاک استقبال کیا۔ واضح رہے مذکورہ افراد ”صوبائی کمیشن برائے جلب و جذب“ کی ناصحانہ جدوجہد کے نتیجے میں لچکے و بھاری ہتھیاروں سمیت مجاہدین سے آئے تھے۔

6 جولائی کو شمالی صوبہ بلخ کے خلع ”البرز“ میں 13 پولیس اہل کاروں اور 2 جنگجوؤں نے امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ مذکورہ افراد نے اجلاس کے دوران اپنے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے کہا: وہ اپنی بقیہ زندگی طالبان مجاہد بھائیوں کے شانہ بہ شانہ گزارتے ہوئے دین و ملک کے دفاع و استحکام کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ڈرائیج کے مطابق انہوں نے بلکے و بھاری ہتھیار بھی مجاہدین کے حوالے کیے۔

25 جولائی کو صوبہ ارزگان خلع چمار چینو کے علاقے ”خود

15 مئی 2008ء کو طالبان جنگجوؤں سے وطن کے دفاع کے نام پر 1 لاکھ 20 ہزار افغانی باشندوں پر مشتمل لیٹیا فورس تشکیل دینے کا اعلان کر ڈالا۔ کرنزی مخالف فضا ہونے کی وجہ سے اس نے رائے عامہ کو اپنے حق میں ہم واد کرنے کے لیے ملازمین میپا کرنے کے حوالے سے ترقی کا پتہ یوں پیچھا کیا کہ ہر صوبے سے کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 10 ہزار افراد وصول کیے جائیں گے۔ ہر سپاہی کو ساڑھے چار ہزار روپے تنخواہ اور دیگر مراعات سمیت یونٹس بھی دیے جائیں گے۔ اس کے رد عمل کے طور پر 22 مئی کو شہر مجاہد و کماؤد ملا داد اللہ نے بیان دیا:

”ہمارے پاس 1200 ہزار سے زیادہ تعداد میں فدائی مجاہدین موجود ہیں، جو اللہ سے جنت الفردوس کے بدلے اپنی جانوں کا سودا کر کے خلافت اسلامیہ کے قیام کے لیے اپنی جانیں لوانے کے لیے صرف ایک اشارے کے منتظر ہیں۔ ملا داد اللہ ایک ایسے مجاہد تھے، جن کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تھی۔ اسی مؤمنانہ شان کا نتیجہ تھا کہ ایک بہت بڑے طالبان مخالف حلقے نے فوج میں بھرتی اپنے لیے معجزات جانتے ہوئے بھرتی مراکز کا رخ نہ کیا۔ آغاز جن میں گرمی گرمی پکار بڑھانے کے لیے طالبان نے ایک ایسے ہی گرما گرم بیان کا کلباڑا افغان فوج کے نام پر کھڑے کیے گئے اس وقت کے کمانڈر پر نکال دیا۔ انہوں نے افغان فوج کو ایک ہفتے کا کٹائی ٹھٹھ دیتے ہوئے کہا:

”امریکا کی کٹھ پتلی فوج اس مدت کے اندر اندر سرگرد ہو جائے یا اس امریکہ نیت کو سہارا دینے کی نوکری سے استعفیٰ دے دے۔ ورنہ انجام کار تمہارے عزیز و اقارب تو کیا، جام و پینہ بھی تمہیں مدتوں یاد کر کے روتے رہیں گے۔ طالبان کی یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور کچھ ہی دنوں میں 15 ہزار فوجی امریکا کے فوجیوں کی جگہ صلیبی جنگ کی سہینٹ چڑھنے سے بچنے کے لیے راہ فرار اختیار کر گئے۔ اس کے بعد کرنزی حکومت نے جان لیا کہ طالبان کی موجودگی تک 1 لاکھ 20 ہزار فوج کا ہدف نہیں

ناؤہ کے تمام پولیس اہل کار، جن کی تعداد 40 تک تھی، اپنے تمام تر ہتھیار ساز و سامان سمیت مجاہدین سے آئے۔ انہوں نے اپنے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب ہماری زندگی اس غم و مصداق ہو گئی: ”آزادی کی جنگ، طالبان کے سنگ“۔ طالبان نے ان کی آمد پر خوش آمدید کہا اور ان کے عزائم کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے انہیں اسلامیہ کے لائحہ عمل کے مطابق جرم کی جان و مال کی حفاظت کی ضمانت فراہم کی ہے۔ مجاہدین ذرائع کے مطابق علاقے میں اب ایک ہی اتحادی فوجی مرکز رہ گیا ہے، جسے قرن قریب ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ”پاس“ بھیج دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

30 جولائی کی شب صوبہ ارزگان خلع چھارچینو میں ہشتی بازار کے قریب واقع ٹھکانا چوکی میں تعینات افغان اہل کار عبد الصبور کی ”اندھا دھند“ فائرنگ سے فوجی کمانڈر مسپین ڈوٹی نمونق پری ہلاک اور ایک محافظ شدید زخمی ہو گئے۔ جب کہ مذکورہ اہل کار مجاہدین سے آئے۔ 14 اگست 2012ء کو دوسرے وقت صوبہ قندھار خلع ژوڑی کے علاقے کدھل میں ایک افغان فوجی عبدالرحمن کی فائرنگ سے ایک امریکی فوجی دارچنم سدھار گیا ہے، جب کہ دوسرا موت پر کنارچنم سواریا ہے۔ واقعے کے فوراً بعد عبدالرحمن اپنی اور مردار امریکی کی گن سمیت مجاہدین سے آئے۔

5 اگست صوبہ قاریاب خلع السار قلیچ لیک کے علاقے میں کمانڈر ٹیک محمد ولد حاجی خال محمد کی قیادت میں 20 جنگجوؤں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ کمانڈر کے مجاہدین سے مل جانے کے فم میں رد عمل کے طور پر کٹ پتلی ادارے کی کرائے کی فوج نے اس علاقے میں وسیع آپریشن کیا، جس پر اسے مجاہدین کی شدت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ پیچھے بھاری جانی و مالی نقصانات اٹھا کر دشمن کو بھی اصل ”حقائق کا ادراک“ کر کے پسپائی اختیار کرنا پڑی۔

7 اگست کو صوبہ پکتیا خلع کروہ سفید زئی کے علاقے ”غٹک“ خلی میں ایک افغان اہل کار محمد رسول نے اندھا دھند فائرنگ کر کے 9 امریکیوں کو قتل کر دیا۔ صوبہ ہلمند خلع گرینک کارپے والا یہ افغان ہاشمہ چھاٹ مرکز سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

7 اگست ہی کو صوبہ ہلمند خلع باجہ کے علاقے ”فضل چھارہ ای“ میں اتحادی تربیت یافتہ پولیس اہل کار اپنی تربیت کو بھرپور انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے اندھا دھند فائرنگ سے اپنے ہم ادارہ 3 اہل کاروں پر اپنی تربیت کا مظاہرہ کیا۔ جب کہ وہ تینوں اس مظاہرے سے ”لف اندوز“ ہوتے ہی دار فانی سے کوچ کر گئے۔

9 اگست کو صوبہ لغمان کے صدر مقام ”مہتر لام“ کے علاقے ”علی خیل“ میں واقع امریکی بیس میں تعینات رابطہ کار اہل کار نے فائرنگ کر کے میٹنگ میں براہمن 6 اعلیٰ افسر امریکیوں کو قتل اور 3 کو زخمی کر دیا۔ جب کہ صوبہ کنڑ کے رہنے والے عبدالصمد نے دشمن کے پتلی کاچر کی جالی فائرنگ سے جام شہادت نوش کر لیا۔

10 اگست کو صوبہ ہلمند خلع تگین میں سارو دھند کے کوزی کے مقام پر ہا احساس افغان پولیس اہل کار اسد اللہ نے امریکی فوج پر حملہ کر دیا۔ جس سے 5 امریکی فوجی، جو نام نہاد پختل آری کی تربیت کے ذمہ دار بھی تھے، ہلاک اور بیشتر زخمی ہو گئے۔ جب کہ اسد اللہ پولیس یو پیغام میں بیس اسلحہ سمیت چھاٹ مجاہدین آئے۔

11 اگست کو صوبہ ہلمند خلع ”گرمیز“ کے مرکز میں ہا احساس افغان فوجی نے اتحادی و کٹ پتلی فوجیوں پر حملہ کیا۔ جس سے 17 اتحادی موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ واضح رہے ہلاک شدگان میں 3 اعلیٰ مشیر بھی شامل تھے۔

13 اگست کو صوبہ ننگر ہار خلع اچین کے ضلعی مرکز میں ایک افغان اہل کار شیر علی نے دن 12 بجے 3 امریکی اور 4 کٹ پتلی فوجی ہلاک کر دیے۔ جب کہ صوبہ ننگر ہار خلع ”سین غز“ کا رہنے والا حاجی اسماعیل کا یہ بہادر اور ہاشمہ دین چھاٹ مجاہدین سے آئے۔

لڑائی میں استعمال ہوتی افغان فوج کے مورال کو گرا کر حق کے لیے رحمت خیز جہاد کرنے والے مجاہدین کے ساتھ مل جانے کی توفیق ہوئی۔ ویرا یہ درست آیا!



### بقیہ از امریکا طالبان کے رخہ میں

جانے اور اس طرح امریکہ کے قبضہ کو ہاں ایک اخلاقی جواز حاصل ہو جائے گا، جبکہ طالبان قیادت اور اس کے تمام کمانڈر اس بات پر مصر ہیں کہ ان کے پاس امریکا کے لئے سوائے مکمل اور دائمی انخلاء کے اور کوئی حل نہیں ہے۔ بہر حال قیدیوں کا تبادلہ انخلاء کے مکمل ہونے کے بعد ہی پیش آئے گا اور اس کا اصول وہی ہوگا کہ تمام قیدیوں کا آپس میں تبادلہ ہو یعنی ہر فریق تمام قیدیوں کو אחד و دھڑ کی گفتی کے بغیر سپرد کی پر آمادی ظاہر کرے۔ رہی جنگ کے اس آخری مرحلہ میں مذاکرت کی بات تو یہ مذاکرت اس اعلان کی روشنی میں ہوں جو امریکا نے اسے جنگ کے آغاز کے موقع پر کیا تھا کہ یہ اسلامی دہشت گردوں کے خلاف "مصلیٰ جنگ" ہے۔ جب تو قیدیوں کے تبادلہ کی ابتدا خود اس امریکی تحریف کے مطابق ہونی چاہیے۔ امریکا ان سب قیدیوں کو طالبان کے حوالہ کرے جنہیں امریکا نے دنیا بھر کے ممالک سے اغواء کیا اور گوانتانامو بے اور دوسری خفیہ جیلوں اور دنیا بھر میں اپنے کارسلیس ممالک میں قید کر رکھا ہے ان کے بدلے امریکی فوجی باؤ کوور یا کیا جائیگا اور ایسے ہی وہ دوسرے فوجیوں کو جو مستقبل میں طالبان کی قید میں آسکیں گے۔ طالبان نے قتلہ اس امریکی فوجی کو ہی قید نہیں کیا بلکہ اس نے پورے امریکا کو ہی اپنے زمرے میں لیا ہوا ہے جس طرح اس سے پہلے سویت یونین کے گرد کلچہ کسا گیا اور وہ داخلی اور خارجی طور پر انتشار کا شکار ہو کر نوٹ پھوٹ گیا۔ یقینی طور پر شرکی سلطنت عظمیٰ امریکا اور وہ ممالک جن کو اس نے لوگوں کے قتل اور ان کے خون پینے کے لئے جمع کیا تھا جس کو نیو کیا جاتا ہے ان کا ایسا ہی انجام ہوگا۔

کارکنان ایہ وہ چند خبریں ہیں، جو آپ کی خدمت کے لیے پیش کر دی ہیں۔ فطرت سلیمہ کی راہنمائی سے فیض یاب ہونے والے ایسے سعادت مند اہل کاروں کے تمام کاربائے نمایاں کو مفصل ہنگامہ بند کیا جائے تو کئی ختم جلد میں تیار ہو جائیں۔ ایسی کاروائیوں کے حوالے سے دو قسم کی آراء پائی جا رہی ہیں اور دونوں ہی درست ہیں۔ پہلی یہ کہ ایسے اہل کار طالبان نے پہچانی اختیار کرنے کے بعد افغان کٹھنلی حکومت میں داخل کر دیے تھے۔ اور یہ وہی فوجی ہیں جو آج موقع ملنے ہی اپنے ہدف کو نشانہ بنا کر طالبان کی پناہ میں آ جاتے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے۔ موجودہ حکومت کے قیام کے وقت طالبان نے اپنا دائرہ کار وسیع کرنے کے لیے اپنے منتخب اہل کار سیاسی پلیٹ فارم اور فوجی میدان میں آثار دیے تھے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ ایسی کاروائیاں کرنے والے پہلے تو طالبان حثیت ورک کے ساتھ مسلک نہیں ہوتے، بالبت امریکیوں کے ناجائز قبضے اور افغان کٹھنلی حکومت کی غلط پالیسیوں سے ڈالا ہونے کی وجہ سے موقع ملنے ہی کاروائی کر دیتے ہیں۔ اور اس کاروائی کو اپنی سابقہ غلطیوں کا کفارہ سمجھتے ہوئے بقیہ زندگی طالبان کے قدم بہ قدم وطن کی آزادی حاصل کرنے میں گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ افغان حکومت کے لیے ایسی اعصاب شکن کاروائیوں میں روز بروز شدت اس وجہ سے آتی جا رہی ہے کہ طالبان ایسے اہل کاروں کا پُر جوش استقبال کرتے رہے انہیں جان و مال کی حفاظت کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ ان اہل کاروں میں سے کچھ تو طالبان سے رابطہ کر کے پناہ گاہ کی ضمانت لے کر اطمینان سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اور بعض اپنے طور موقع ملنے ہی اپنے نیک جذبات کا اظہار کر کے مجاہدین سے آملے ہیں۔

واضح رہے ایسے اہل کاروں کو امارت کے شعبہ اطلاعات والے "باحساس افغان فوجی" کے نام سے کھینٹے اور یاد کرتے ہیں۔ جیسا کہ فطرت سلیمہ کی برکت ہے، جس کی وجہ سے ان فوجیوں کو بے سایہ امریکی چھتری تلے رہ کر ہاتھل کے لیے لڑی جانے والی دہشت گردانہ

# امریکا طالبان کے فرقہ میں

کے لئے کیا تھا۔ یہ سب باتیں تفصیل کے ساتھ بحث طلب ہیں تاکہ ہم اس قصہ کو سمجھ سکیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ رپورٹ کے کچھ حصوں کو ملاحظہ کیا جائے جس کو "روٹنگ ۶۰" نے شائع کیا ہے۔

حقیقتاً برہدال کی قید کے بارے میں یہ امریکہ کی غالب رائے نہیں ہے بلکہ بعض حضرات کا یہ بھی کہنا ہے کہ تا کام امریکی فوج کا قتل عام، اس کی بری حالت، فوج میں ڈسٹین کی کمی، فساد کا پھیلاؤ اور شافعی، اخلاقی اور طبعی صلاحیتوں والے افراد کا تاجید ہونا بھی اس کے فرائد کا ایک سبب ہے۔ دوسری جانب امریکی فوج نفسیاتی مسائل کا شکار ہوتے جا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ان کے بلڈ پریشر بڑھ رہے ہیں جس کی وجہ سے امریکی فوجیوں میں خودکشی کا رجحان بھی بڑھتا جا رہا ہے، مجاہدین کی گولیوں سے مرنے والے فوجیوں کے بعد دوسری بڑی تعداد وہ ہے جو خودکشی کر کے مرے ہیں، یہ سب طالبان کی بہادری اور جنگی معرکوں میں دی جانے والی دانشمندی اور عسکری مہارت کا نتیجہ ہے۔

دو رپورٹ جس کو روٹنگ نے نشر کیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ برہدال کو طالبان کا اسیر بنانے میں اہم کردار امریکی فوجیوں کی صفوں میں موجود اختلاف اور بشری کمزوریوں کا رہا ہے جو برہدال کے سامنے بار بار آ رہی تھیں، جنہیں دیکھ کر برہدال بہت ٹھنڈل ہو گیا تھا۔ برہدال نے افغانستان پہنچ کر جو بات ملاحظہ کی وہ بین وہی بات تھی جو سوویت فوج کو افغانستان پہنچنے کے بعد معلوم ہوئی کہ سرکاری ترجمانوں نے جو جنگ کی حیثیت اور مجاہدین کے بارے میں یہ اطلاعات دی تھیں اور یہ کہا تھا کہ دشمن ممالک مجاہدین کی صورت میں سوویت یونین میں لوگ بھیج رہے ہیں، لیکن سر زمین افغانستان پہنچنے کے بعد انکشاف ہوا کہ وہ تمام

محافظ برہدال کے طالبان کی قید میں جانے سے قبل بیانات: یہ کلام بالکل غلط ہے اور مجھے اپنے امریکی ہونے پر شرمندگی ہے، امریکی فوج ایک ایسا جھوٹ ہے جس پر صرف کوئی بے وقوف ہی یقین کر سکتا ہے، وہ حقیقت امریکی فوجی دنیا کا سب سے بڑا الغیہ ہے جس پر لوگ ہنستے ہیں، یہ مجبوں کی فوج ہے جو کہ چیخ پر وار کرتے ہیں، بے وقوف اور احمق لوگ ہیں، میں ہر چیز پر شرمندہ ہوں، یہ انتہائی انہوس کی بات ہے کہ امریکا ایک گھناؤنے کردار کا حامل ملک ہے۔

باپ کا اپنے بیٹے برہدال کو جوابی خط: "موت اور زندگی کی حالت میں اپنے ضمیر کو نہ پچھا تا سلامتی نہیں ہے۔"

امریکی جریدہ روٹنگ ۶۰ برطانیہ یکم ۲۰۱۲ء ایک امریکی سپاہی کے متعلق ایک دلچسپ رپورٹ شائع کی جو طالبان کے قید میں ہے یہ رپورٹ اس کی ذات، اس کے خاندان اور اس کی فوجی زندگی پر مشتمل ہے اس میں طالبان کے ہاتھوں قید ہونے سے پیشتر تک اس کی افغانستان میں گزراہی گئی زندگی کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ جریدہ میں شائع شدہ کہانی برہدال کی زندگی کے بارے میں نئی معلومات فراہم کرتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ اس کی زندگی مکمل طور پر اسرار و رموز سے پر ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کی وجہ سے امریکا میں مختلف رد عمل اور ثقافت کی کیفیت ہے۔ یوں لگتا ہے کہ دنیا بھر میں یہ امدادی امریکی قیدی ہے۔

ہم اس کے بارے میں آگے بات کریں گے پہلے ہم یہ بتاتے چلیں کہ امریکی عسکری ذرائع بلکہ سیاسی ذرائع بھی برہدال کو محض ایک بھاگا ہوا فوجی خیال کرتے ہیں جبکہ کچھ لوگوں کے خیال میں یہ ایک فدا روفی ہے جس نے ان طالبان سے لگے جوڑ کر لیا ہے جن کے خلاف وہ لڑنے

میں ان تمام نکات کو بہت واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

ہاؤس کے کچھ ایسے ساتھی تھے جو برٹین میں اس کے ساتھ تھے جن کے بارے میں اس کا کہنا ہے کہ وہ جنگ کرنے کے لئے موزوں نہیں ہیں، ان کی تربیت انتہائی خراب انداز میں ہوئی ہے اور برٹین نام کی ان میں کوئی شے موجود نہیں۔ اس کے یہی کم ظرف ساتھی اپنے اسیر ساتھی کے

خلاف دھول پیٹتے  
دلوں کی صف میں  
شامل ہو گئے ہیں اور  
کچھ نے ان میں  
سے برہنہ کے  
معتل کرنے کا بھی  
مطالبہ کیا ہے اس  
سے ان کی اخلاقی  
گرواٹ کا مکمل  
ثبوت ملتا ہے جس کو  
برہنہ نے اپنے  
خطبات اور خطوں  
میں ظاہر کیا ہے۔  
امریکی جریدے کا یہ بھی کہنا ہے کہ  
برہنہ کے معاملہ میں معلومات کافی حد  
تک شراب ہو چکے ہیں۔ یہ معاملہ مظہر عام  
پرائیکٹیشن اور حیرت سے بھرے ٹی وی  
سیریل کی طرح ابھر کر آیا ہے۔ اور یہ فوکس  
نیوز انجینی اور اس کے تجزیہ کاروں کے لئے  
بہت اچھی طرح کام کر رہا ہے جو برہنہ کو  
ایک بھگوڑا ظاہر کر رہے ہیں۔ جریدہ کا یہ  
بھی کہنا ہے کہ تحریک طالبان برہنہ کے  
اس عمل کی وجہ سے امریکا کو قانونی طور پر  
مشکلات میں بھی ڈال سکتی ہے، اگر امریکا  
نے اس کو معتل کرنے کی کوشش کی۔

امریکا کا قصداً اپنے فوجیوں کو قتل کروانا:

ہمارے سامنے یہ بات بھی بالکل واضح ہو گئی کہ امریکی فوج اپنے  
اسیر فوجیوں کا قتل کر رہی ہے۔ جنگ کی خواہش اور بڑی تعداد میں غیر ملکی  
افواج کا طالبان کے قید میں آنے کے باوجود برہنہ کے علاوہ کوئی فوجی  
طالبان کی قید میں ذمہ نہیں ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ امریکی فوج  
اپنے ہی فوجیوں کے قتل میں ملوث ہے، جن فوجیوں نے سر بڑھایا ان پر  
فضائی حملے کئے گئے اور ان کو قید ذمہ گی سے آزاد کر دیا گیا۔

دعوے جو اس جنگ کو شروع کرنے کے لئے کئے گئے تھے وہ جھوٹ ہیں  
اور ان کا افغانستان جانا محض مصمم افغانوں کا قتل عام کرنے کے لئے  
ہے جو اپنا اور اپنے ملک کا دفاع کر رہے ہیں، افغان وہ قوم ہے جو  
قابضین سے بیزارتی رہتی ہے اور ان کے ساتھ معاہدے سے باز رہتی ہے۔  
مجاہدین کو ہر ممکن وسائل کے ذریعے مدد فراہم کرتی ہے، لہذا جب سوویت  
فوجیوں کو اصل صورتحال کا علم ہوا کہ ان کا ایسی قوم سے واسطہ پڑا ہے جن  
کی گتھی میں جنگی اور جہادی تربیت موجود ہے جو ایمان و ایمان کے ذریعہ  
سے بڑی سے بڑی طاقت کو زیر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو ان کے  
قدم اکڑنے لگے اور ان کی سلطنت عظمیٰ کے شہارے سے ہوا ٹپکے گی۔

قابض فوج (سوویت فوج ہو یا اس کے بعد امریکی) کے سامنے یہ  
بات مکمل کرا گئی کہ اس کی فوج کے سامنے حالات ایسے اچھے نہیں ہیں  
جس کا وہ تصور کرتے تھے، اور مجاہدین کی مزاحمت کے باعث قابض  
افواج کا قتل اور ان کے وسائل کی چابی کے واقعات پے در پے واقع  
ہو رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مجاہدین کی مزاحمت نے ان قابض  
افواج کے دلوں میں ایک خوف بٹھا دیا ہے، جس کی شدت اعصاب شل  
کرنے کے حدت سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔

یہ سب صورتحال برہنہ کے سامنے بہت جلد آگئی جس کو اس نے  
اپنے والد کو لکھے گئے خط میں بیان کیا ہے۔ یہ سب چند ہفتوں میں اس  
کے عین سامنے آ گیا کہ یہ میدان وہ نہیں ہے جس کے خواب اس کو  
دکھائے گئے تھے اور اس کا تمام سہرا مجاہدین کی اس طاقت کو جاتا ہے  
جنہوں نے دشمنوں کے لئے جلدی سبق سکھانے کا اہتمام کر رکھا ہے۔ اس  
کے علاوہ برہنہ کا ذاتی طور پر غور و فکر کی طرف مائل ہونا اور اپنے پیغمبر کی  
آواز سننا جسے ہم اس کے والد کو ان کی طرف سے لکھے گئے خط میں معترضہ  
ملاحظہ کریں گے یہ بھی طالبان کے حق میں جاتا ہے۔ اور ایک بات یہ کہ  
اتنی بڑی تہ تیہی کا آنا اور وہ بھی ایک مغرور اور وحشی امریکی فوجی کی طرف  
سے یہ یقیناً ایک انوکھی بات ہے۔ برہنہ کے سامنے والد کو لکھے گئے خطوط

خوشی کی اجتماعی تقریبات یہاں تک کے فرائضوں کے اوقات میں بھی شائد بنانے سے باز نہیں آتے۔

**فوج کے بارے میں برجدال کی رائے:**

قیدی برجدال نے اپنے والدین کو کھسے گئے خط میں فوج کے عام اور قاعلی جتنے کے احوال کو خاص طور پر بیان کیا ہے۔ طالبان کے ہاتھوں قید ہونے سے پہلے جو وقت اس نے امریکہ کی قید میں گزارا ہے وہ اگرچہ تھوڑا ہے مگر اس مدت میں برجدال نے بہت کچھ حاصل کیا، وہ افغانستان کے جنوبی صوبے پکتیکا میں اپنی خدمات انجام دے رہا تھا۔ ان میں سے ایک خط میں انتہائی افسوسناک انداز میں اس نے ایک امریکی فوج کے حالات بیان کیے ہیں۔ امریکی فوجی کے بارے میں اس کے جذبات کچھ اس طرح ہیں:

”ہماری آنے والی زندگی بہت خوبصورت ہوگی اگر ہم اسے اس جھوٹ میں اور جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں ان میں ضائع نہ کر دیں، ہمیں زندگی دوسروں کی خدمت کرنے یا ان بیوقوفوں کی (جن کے تمام خیالات غلط ہیں) مدد کرنے میں گزارنے کی بجائے اس کی فکر کرنی چاہیے اور یہ بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ امریکی فوج بیوقوف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کے خیالات کا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ مجھے اپنے امریکی ہونے پر شرم محسوس ہوتی ہے۔ اندرونی طور پر ہم خود کو بہت بزدل تصور کرتے ہیں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم سے زیادہ طاقت ور کوئی نہیں، یہ سب باتیں ایسی ہیں جو ایک انقلاب کو آواز دے رہی ہیں۔“

ایک دوسرے خط میں اپنے والدین سے ہم کلام ہو کر ان حالات کے بارے میں مزید آگاہی دیتا ہے جو اس کی قاتل بٹالین کے اوپر بیچے ہیں۔ وہ ایسے حالات تھے جو اس کے ساتھیوں کے لئے بہت دشوار رہے، ان میں سے ایک یہ کہ اس کی بٹالین کی قیادت کم تر درجے کے شخص کو دی گئی یا اپنے الفاظ میں وہ اپنی بٹالین کے نئے قائد کا یوں تعارف کرتا ہے:

”بزار بہت بڑا عقلمند جسے ہماری بٹالین کا قائد بنایا گیا۔ اس کا مطلب یہ

مجاہدین کے سامنے جو سب سے بڑا چیلنج رہا وہ برجدال کو محفوظ رکھنا تھا اور اس کو مار ڈالنے یا اغواء کی امریکی کوششوں سے بچانا تھا۔ امریکیوں نے اس کو قتل کرنے کے لئے جاسوس اور تاجہ کن علیاروں کے ذریعے مسلسل کوششیں جاری رکھیں۔ امریکی اخبار نے اس کہانی میں مختصری بات کی ہے وہ یہ کہ ”امریکی فوجیوں نے اس مکان کو دریا یافت کرنے کے بہت سی کوششیں کیں جس میں برجدال کو قید کیا گیا تھا۔ اور ہمارے خیال میں یہ کوششیں اس کو بچانے کے لئے نہیں جیسے یا کہ ان کا دعویٰ ہے بلکہ اس کو قتل کرنے کے لئے تھیں۔“

اگر ان سب کے باوجود برجدال زندہ ہے تو اس کا سہرا تحریک طالبان، ان کی عسکری و تکنیکی مہارت، جرأت اور ہر کام میں سرعت اور بیدار مغزی کے سر ہے۔ ساتھ ساتھ ان کو برجدال کے اپنے آبائی وطن اور پہاڑوں کے ارد گرد زندگی گزارنے کے تجربے نے بھی کافی مدد فراہم کی ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ طالبان کی قید میں موجود ایک امریکی کے آنے سے امریکی فوج کا اضطراب بڑھتا جا رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک باہر فوجی ہے جو امریکی فوج کی کمزوریوں سے بخوبی آگاہ ہے برجدال نے قید میں آنے سے پہلے اپنے والد کو خطوط لکھے ہیں ان میں امریکی فوج کا مختصر مگر پر اثر انداز میں ایک جائزہ پیش کیا ہے۔

یہ فوج جس نے دنیا کو دھب میں جھٹکا کر رکھا ہے افغان مجاہدین کے سامنے بالکل بے بس ہے۔ اس قیدی نے اپنی فوج کی طرف سے کی جانے والی فتنہ و گردی اور جنگی جرائم کے ارتکاب کو طشت از ہام کیا ہے، اس کا کہنا ہے کہ افغان شہریوں کے خلاف ان جنگی جرائم میں صرف فوجی قیادت ہی نہیں بلکہ سیاسی قیادت بھی برابر کی شریک ہے۔

افغانستان میں شروع کی جانے والی جنگ کے پہلے لمبے سے امریکا اور اس کی قیادت کا یہ عمل رہا ہے کہ وہ نیچے افغان شہریوں پر نہایت ظالمانہ اور سفاکانہ حملے کر رہے ہیں اور اس کے جنگی طیارے ان افغان شہریوں کو دیہاتوں، شہروں، بازاروں، موقع محل کی ہونے والی ان کی غم و

ہے کہ اگر آپ امریکی فوج میں تخلص ہیں تو آپ کا ریکرڈ چاہے گا اور اگر آپ صرف ڈرامہ بازی کرتے ہیں کیپٹن بزار کی طرح تو وہ جھپٹیں

اعتبار دیں گے جو کچھ آپ کرنا چاہیں کریں، آپ کو ترقی بھی دی جائیگی۔ یہ بالکل غلط طریقہ کار ہے، مجھے اپنے امریکی ہونے پر شرم آتی ہے۔ امریکی فوج کا مطلب ہے "جھوٹوں کے ہاتھوں بھٹکنے والا بیوقوف سکھونا۔"

جریدہ جس نے اس ساری تحقیق کو چھاپا ہے اس کا کہنا ہے کہ برجدال کے دو ساتھی جن کو برجدال بہت پسند کرتا ہے وہ سب وہ لوگ ہیں جو سوچ رہے تھے کہ وہ فوج چھوڑ دیں۔ یہ بات وہ اپنے خط میں اس انداز سے کہتا ہے: "امریکی فوج اس وقت دنیا

میں سب سے بڑا الطیف بن گئی ہے جس پر ساری دنیا کو ٹھٹھا کرنا چاہیے۔ یہ ایک جھوٹی فوج ہے جو لوگوں کی چپٹے پر وار کرتی ہے۔ یہ احمق اور بے وقوف لوگ ہیں۔ فوج میں اچھی حیثیت سے معروف لوگ معترب استعفیٰ دینے والے ہیں اور خفیہ طور پر ہمیں اس بات پر آمادہ کر رہے ہیں کہ ہم بھی ایسا کریں۔" اپنے خط کے آخر میں ایک فقرہ لکھتا ہے جسے یہ جریدہ خود کشتی سے تعبیر کرتا ہے۔ "میں ہر چیز پر شرمندہ ہوں اور یہ بات بہت ہی سیانک ہے کہ امریکا ایک گناہ نامک ہے۔"

برجدال کے والد یوب برجدال اپنے اسیر بیٹے (جس نے واقعتاً اپنے خمیر کو اپنے لیے رہنما بنالیا ہے) کو جوانی خط میں اخلاقیات میں ڈوبی موثر نصیحتیں کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: "موت اور زندگی کی کشمکش میں خاص طور پر حالت جنگ میں اپنے خمیر کی آواز کو فراموش کر دینا کوئی سلاحتی کی بات نہیں ہے۔"

برجدال کی زندگی کی کہانی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس کی شخصیت پر اس کے والد کی اخلاقی تربیت کا ایک گہرا اثر ہے۔ وہ اپنے بچپن

دور پورٹ جس کو روٹنگ نے نشر کیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ برجدال کو طالبان کا اسیر بنانے میں اہم کردار امریکی فوجیوں کی صفوں میں موجود اختلاف اور بشری کمزوریوں کا رہا ہے جو برجدال کے سامنے بار بار آ رہی تھیں، جنہیں دیکھ کر برجدال بہت ٹھکڑا ہو گیا تھا۔

ہی سے اپنے والد سے ہر روز چھ گھنٹے تک اپنی اور لفظی تعلیم حاصل کرتا رہا ہے جریدہ اپنی تصدیقات میں واضح طور پر برجدال کے احساسات کے پس منظر میں پائے جانے والے ان جذبات کو ذکر کرتا ہے جس نے اسے امریکی فوج کو حقیر سمجھنے اور کسی بھی طریقے سے اس کو چھوڑنے پر مجبور کیا۔ جریدہ لکھتا ہے: "میں نے امریکی فوجیوں کا رد عمل جنگوں کی حیثیت کی وجہ سے بہت مختلف اور مایوس کن رہا ہے۔ کتنوں نے خودکشی کرنی، یہی وجہ ہے کہ فوج کے اندر دوسرے ٹکڑوں کے مقابلہ میں خودکشی کا رتھان زیادہ ہے جو کم از کم 25% ہے جب کہ بعض فوجیوں نے ایسے رد عمل کا مظاہرہ کیا جو کسی بھی طور پر قابل قبول نہیں ہے۔ جیسے ایک فوجی گروہ نے پچھلے سال مارچ کے مہینہ میں 17 نیٹے افغانوں کا قتل کیا۔ ایسے ہی وہ بدنام گروہ جس کا نام "kill them" یعنی ان کو قتل کرو" رکھا گیا ہے جنہوں نے آگ و خون کا مکمل کھینچے ہوئے کئی افغان شہریوں کا قتل عام کیا اور اس کو تکمیل اور تفریح قرار دیا، ان کے مردہ جسم کو ایسے حاصل کرنے لگے جیسے انعامات ہوں۔ کتنے ہی فوجی دماغی اور نفسیاتی خدمات کا شکار ہیں اور وہ اپنی نیند سے ڈراؤنے خوابوں کو الگ کرنے سے بالکل قاصر ہیں۔"

یہ جریدے کی وہ تقریر تھی جو اس نے "بلا" یعنی برجدال کے جذبات کے بارے میں نقل کی۔ بہر حال اس کا ان جرائم پر رد عمل اپنی نوع کا سب سے افکار و عمل تھا۔ اس نے فوج کو چھوڑنے اور بہت دور چلے جانے کے بارے میں سوچا اور پھر ایسا ہی ہوا کہ چند دن بعد وہ طالبان کی قید میں تھا۔ امریکی جریدے کا یہ بھی کہنا ہے کہ برجدال کے معاملہ میں معاملات کافی حد تک خراب ہو چکے ہیں۔ یہ معاملہ منظر عام پر ایک ایکشن اور حیرت سے بھرپور ٹی وی سیریل کی طرح ابھر کر آیا ہے۔ اور یہ فوکس نیوز ایجنسی اور اس کے تجزیہ کاروں کے لئے بہت اچھی طرح کام کر رہا ہے



جو برجدال کو ایک بھگنڈو ظاہر کر رہے ہیں۔ جریدہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ تحریک طالبان برجدال کے اس عمل کی وجہ سے امریکا کو قانونی طور پر مشکلات میں بھی ڈال سکتی ہے، اگر امریکا نے اس کو معطل کرنے کی کوشش کی۔

ان سب معاملات نے برجدال کے والدین (بوب اور جینی) کو خوف میں مبتلا کر رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے فوج سے رابطہ کر کے اس بات کا اظہار کیا ہے فوج ان کے بچے ”برجدال“ کو بچانے کے لئے کسی بھی قسم کی ہم جوتی سے باز رہیں انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ برجدال کولراتی کے دوران یا جان بوجہ کرفوج کے ہاتھوں قتل کر دیا جائے گا۔

آخر کار ہاؤ کے ایک ساتھی نے ہاؤ کی معطلی کی درخواست ”فیس بک“ پر دے دی ہے۔ ادھر اس کے والدین کو عام لوگوں تک اس معاملے کے پتچنے سے تشویش ہے کہ ان کے بیٹے کی جان کے لیے خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے خاموشی کی چادر تان لی ہے اور مقامی اخبار میں ایک اعلان نشر کروایا ہے جس میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے ان کی نجی زندگی کا احترام کیا جائے۔

جریدہ کے بقول امریکی وزارت دفاع اس سلسلہ میں ہونے والی کثرت جہتی کو روکنے کے لئے آگے بڑھی ہے، اس نے برجدال کی افغانستان والی ٹائلیں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایک اقرار نامہ پر دستخط کرے کہ وہ اس کہانی کو نہیں پھیلائیں گے۔ یہ ان کے لئے وہاں سے نکلنے سے قبل ایک اہم دستاویز ہوگی۔

یہ معاہدہ اس مسئلے کے نگران ”وہبی“ کے اس قول کے عین مطابق ہے جو ہاؤ کی طرف واضح اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کے بارے میں گفتگو سے رک جائیں یعنی ذاتی طور پر کوئی اقدام کرنے سے باز رہیں۔ ذرائع کے مطابق بیٹھاگون اور واثہ ہاؤس کی انتظامیہ نے اپنی اپنی جانب سے بڑے اخبارات مثلاً نیویارک ٹائمز اور دوسرے اخبارات پر ہاؤ ڈالا ہے کہ ”ہاؤ“ کو بڑا رسک بنا کر پیش نہ کیا جائے، ایک

سرکاری معتبر ذرائع نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا: کہ واثہ ہاؤس کو اس بات کا خوف ہے کہ انتہاء پسند عناصر نہ اکر ات روکنے کے لئے ”ہاؤ“ کو قتل نہ کر دیں، جب کہ برجدال کے والدین (بوب اور جینی) اس خاموشی کے پیچھے ایک انتہاء نے خوف کو محسوس کر رہے ہیں، ان کا خیال ہے کہ بیٹھاگون ان کے بچے کی واپسی کے لئے کوئی خاص کوششیں انجام نہیں دے رہا۔ برجدال کی بہن نے اپنے اسی مائل میں یہ بات کہی ہے کہ ”واشنگٹن ڈی سی کو برجدال کی رہائی کی کوئی فکر نہیں اور لگتا ہے کہ حکومت نے اس سے اپنے ہاتھ اٹھائے ہیں۔

ہاؤ کی بہن کے بحال احساسات یہ ہیں کہ امریکی فوج اور امریکی انتظامیہ کو برجدال کی وطن بحفاظت واپسی میں کوئی دلچسپی نہیں۔ ان کو خوف ہے کہ اگر وہ زندہ واپس آگیا اور اس نے لوگوں کے سامنے امریکی فوجیوں کی ہولناکی اور جنگی جرائم کو بیان کرنا شروع کر دیا تو اس سے امریکی عوام کی رائے کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس حالت میں امریکہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے دوسرے ہاؤ کو قتل کرے تاکہ حقیقت لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے۔

وفاقی قریب میں پہلے بھی کسی مرتبہ ایسا کر چکے ہیں وہ ان فوجیوں کو قتل کرنے کے وقت ہاؤس سے پہلے قتل کر دیتے ہیں تاکہ عوام کے سامنے ان کا ہمارا نہ ہو جس کی وجہ امریکہ کے رسوا کن حقائق لوگوں کے سامنے آسکتے ہیں۔

جریدہ کے مطابق ہاؤ کے والدین کا خیال ہے کہ ان کا بیٹا پاکستانی طویل سرحدی پٹی پر ہونے والے ڈرون حملوں سے بچنے کے لئے سرحد کے دونوں جانب مستقل نقل حرکت رکھے ہوئے ہے۔ اس بات کا بھی گمان کیا جا رہا ہے کہ وہ حقانی میٹھ درک کے اعلیٰ درجے کی کمان کے قریب بنامگزین ہے۔ جریدہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہاؤ نے وہاں سے فرار کی کوشش کی لیکن اس کی فرار کی کوشش کو پانچ مسلح افراد نے ناکام بنا دیا اور یہ سب ایک طویل محاصرہ کے دن پڑنے کے بعد ہوا۔ اس بات کی

اطلاع طالبان کے ایک کمانڈر کی طرف منسوب کی گئی ہے، طالبان نے یہ خبر نیوز ویک کے نمائندے اور "طالبان کے ساتھ محرک آراء روابط" کے مصنف کو دی ہے۔ اسی نمائندہ کا یہ بھی کہنا ہے "قیدی" کورات کے وقت قید رکھا جاتا ہے اور دن میں سرحد کے دونوں جانب اس کو لئے کر پھرا تا ہے تاکہ اس کے مکان کے بارے میں کسی کو آگاہی نہ ہو۔

امریکی جریدے رولنگ ۶۰ کے مطابق چھٹا گون مسلسل ان کوششوں میں ہے کہ جس حد تک ممکن ہو جلد از جلد ہاؤ کوٹن واپس لایا جائے۔ انہوں نے ہاؤ کی ایک بڑی تصویر اپنے ہیڈ کوارٹر میں لگائی ہے تاکہ دن و دن میں اس کی رہائی کی کوشش کرنے والوں کو اس کی یاد دلاتی رہے۔

خدا کرات میں حصہ لینے والے قریبی ذرائع کے مطابق جریدہ کا یہ کہنا ہے کہ ہاؤ کا نام طالبان کے ساتھ ہونے والے امن مذاکرات کے دوران زیر گردش رہے گا ان مذاکرات کو وزارت خارجہ، وزارت دفاع اور وائٹ ہاؤس کی ایک مشترکہ ٹیم انجام دے رہی ہے۔

ایک وفد نے طالبان سے بات چیت کے لیے جرمنی اور قطر کا بھی دورہ کیا ان تمام مذاکرات میں قومی سلامتی کے امور سے متعلق اہلکار کے ایک مشیر خاص ڈین میکڈونلڈ نے بھی شرکت کی اور قیدی ہاؤ کے متعلق امریکی ذمہ داروں نے یہ پیشکش کی ہے کہ تین ہزار افغان قیدیوں میں سے پانچ قیدیوں کو اس کے بدلہ میں رہا کیا جائیگا جو امریکا کی قید میں

ہیں۔ ایک امریکی ذمہ دار کے مطابق ایک کے بدلہ میں پانچ معتدل افراد کو رہا کیا جائے گا جن کی فائلوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ان کے اندر بہت چھوٹی نوعیت کے جرائم پائے گئے ہیں جیسے صوبہ ہرات میں ایرانی ذمہ داران پر چڑھائی (جو کہ ایک جھوٹا الزام ہے) وغیرہ ان جرائم کی کوئی حیثیت نہیں۔ جریدہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ سرکاری نقطہ نظر یہ ہے کہ ہاؤ کے ساتھ بائبل امریکی

فوجی کی طرح کا اچھا سلوک کیا جائے گا اور اس کو اس کے درجہ کے مطابق پہنچے تین سالوں میں دی جانے والی خدمات کے صلہ میں ترقی دی جائیگی لیکن یہ سب غیر رسمی طور پر ہوگا، اس لئے کہ اس کو فوج میں رکھنا ایک بڑے اختلاف کا موجب ہو سکتا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ایسی اطلاع بھی آرہی ہے کہ اندرونی طور پر بھی اس معاملہ میں بیچا گون اور امریکی کانگریس کے ارکان کے درمیان اختلاف پایا جا رہا ہے اس لئے کہ بیچا گون اور کانگریس کے کچھ افراد ہاؤ کو جھگڑایا نڈا تصور کر رہی ہے۔

جریدہ اس بات پر رائے دیتی کرتے ہوئے لکھتا ہے: "واقعتاً میں ہر اختلاف کی طرح اس معاملہ میں بھی سخت سیاسی اختلاف نے ہاؤ کی رہائی کے لئے کی جانی والی تمام کوشش کو ایک طرح سے باندھ دیا ہے۔

ایک اہم حکومتی ذرائع کا کہنا ہے: کانگریس نے وائٹ ہاؤس اور وزارت خارجہ کو جادو کا اختیار دے دیا ہے۔ عام سیاسی لائحہ عمل لئے کرنے میں سیاسی فیصلے ہی سب سے بلند کردار ادا کرتے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے ذرائع کے مطابق پاکستان اور افغانستان کے لئے امریکی نمائندہ خاص مارک گرینین کو کانگریس میں امریکی صدر کے حریف سے انتخابات سال میں ہاؤ کی آزادی کے مقابلہ میں پانچ طالبان قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق براہ راست وارننگ ملی ہے۔ اس کے رد عمل میں گرینین کو ایک سرکاری صحت بھی وائٹ ہاؤس سے موصول ہوئی ہے کہ وہ اپنی توجہ عام پالیسی کی طرف مرکوز رکھے اور تبادلہ کے معاملات سے صرف نظر کر لے۔

وائٹ ہاؤس کے ایک ذمہ دار کا یہ بھی کہنا ہے:

ہمیں ہاؤ کی رہائی سے متعلق تبادلہ کی مقدار کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ ایک امریکی فوجی ہے اور ہم اس کی اپنے وطن واپسی چاہتے ہیں۔

جریدہ کے مطابق جنوری کے مہینہ میں ہاؤ سے متعلق گرامری کا درجہ حرارت کافی حد تک بلند ہو گیا۔ یہ اس وقت ہوا جب ادارہ کے کرتا دھرتا قیدیوں کے تبادلہ

**طالبان کے اندر کوئی احترام پسند عناصر نہیں ہے۔ طالبان کا شروع دن سے وہی ایک موقف ہے جو کہ افغان عوام کا رہا ہے وہ یہ کہ سمرامج کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں۔**

کے حقیقی لائحہ عمل کی اطلاع کرنے کے لئے کنٹینر بل گئے۔ اس اجلاس جس کو وہاں کے کام کرنے والے ایک مشکل اجلاس تصور کر رہے تھے جو کہ کنٹینر بل میں سیاحوں کے مرکز میں ایک ہال میں منعقد کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق اجلاس میں سینئر جان میکنن اور جان کیری کے مابین ایک گرما گرم بحث چھڑ گئی اور وہ دونوں اپنی وجہات میں دی جانے والی خدشات پر غور کا اظہار کر رہے تھے۔

مکینن نے تقریباً چار سال ایک جنگی قیدی کے طور پر قید میں گزارے ہیں۔ جان میکنن نے بہت سختی سے ان پانچ طالبان قیدیوں کی رہائی کے حقیقی اعتراض کیا اور کہا کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے قاتل ہیں۔ جب کہ جان کیری نے اس جہاد کی تائید کرتے ہوئے جان میکنن کی رائے کی تردید کی اور کہا کہ جان میکنن ایک انتہاء کی طرف جارہے ہیں۔ جان نے پوچھا: ”کیا یہی پانچ دنیا کے سب سے بڑے قاتل ہیں؟“

مکینن کا غصہ بڑھ گیا اور اس نے بہت سخت غصہ میں جواب دیا کہ: انہوں نے امریکیوں کو قتل کیا اور میرے خیال میں جان کیری اس بات سے خوش ہیں۔ کیری جہاد پر تو حقیقی نفرت ہے ہیں لیکن وہ ہمیشہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کرنے کے مخالف رہے ہیں۔ ریپبلکن سینیٹریکس پی جی ایس جس کا تعلق چار جیہا سے ہے۔ یہ وہی جہاد میں جڑیں ڈال رہے ہیں۔ اس جنگ میں بہت نقصان اٹھایا وہ بھی اس کی مخالفت میں سامنے آئے ہیں۔ قیدی باؤ کے والد نے کہا ہے کہ یہ سینیٹر اس بات پر مصر ہیں کہ امریکا کو ایک بھگدڑے فوجی کی واپسی کے لئے جہاد کا اقدام نہیں کرنا چاہیے۔ جیہا سے کا خیال ہے کہ امریکی انتظامیہ کے بعض بڑے کرتادھرتا جن میں وزیر دفاع لیون پینٹا اور وزیر خارجہ ہٹلری کلنٹن شامل ہیں باؤ کے معاملہ میں قیدیوں کے جہاد کو حتمی شکل دینے میں بہت مشکل کا شکار ہیں۔

مذاکرات میں شریک ایک اہم ذمہ دار کا کہنا ہے:

پینٹا اور ہٹلری کو اس کی وطن واپسی کی کوئی فکر نہیں ہے۔ وہ اپنی باتوں سے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ اس قیدی کو افغانستان سے نکالنے

کے لئے کوئی اور طریقہ کار تلاش کر رہے ہیں چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ جہاد کے کسی بھی عمل کے لئے پینٹا اور ہٹلری کلنٹن کے آمادگی ضروری ہے، وہ جہاد جنگ کے موقع پر جس طرح یہ بات سامنے آئی کہ بہت سے فوجی جنگ بندی کے خلاف ہو گئے، اسی طرح افغانستان میں بھی چند فوجی جنگ بندی کے خلاف نفرت آتے ہیں، یہاں تک کہ گھرانہ رو برٹ پینٹس اول کے حادثہ کے بعد..... جس نے ۷۰ معصوم افغانیوں کے قتل کا پروانہ جاری کیا..... وہ اس بات پر الجھ رہے تھے کہ جنگ اپنے عروج کے مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ حالانکہ انہیں اس بات کا ادراک نہیں کہ حالات اب بدل چکے ہیں اور ہم امریکی فوجیوں کی یہ مکمل تعداد آج کے بعد اب یہاں نہیں رہنا چاہئے گی۔ سب سے آخری بات جو کہ مذاکرات میں شریک ایک ذمہ دار نے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ جہاد گون میں قیدیوں کے جہاد سے حقیقی اعتراض کرنے والے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ جہاد کے کا یہ عمل امریکا کے دشمنوں کے لئے ایک غلط پیغام ہوگا۔ اعلیٰ حکومتی ذمہ دار کے بقول جہاد گون یہ اعتراض ظاہر کر رہا ہے کہ جہاد کے بعد امریکی فوجی اغواء کا ہدف بن جائیں گے۔ جبکہ امریکی خطیہ ادارے سی۔ آئی۔ اے کے سربراہ جنرل ڈیوڈ پیٹریس نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ: جہاد کے کا یہ عمل عراق میں بھی پیش آیا اور اس میں شیعہ انتہا پسند قیس خروئی بھی شامل ہے جس نے چار امریکی فوجیوں کے اغواء اور ان کے قتل کا پروگرام سنہ 2007 میں تشکیل دیا۔ جریدہ رولنگ 80 نے اپنا یہ خیال بھی پیش کیا ہے کہ اسرائیل میں اسرائیلی انتہا پسند یقین پاہو نے بھی ایک اسرائیلی فوجی ”جیلڈ ویلٹ“ کی رہائی کے لئے حماس کی تحقیر کے کچھ افراد کو جہاد کیا، اس فوجی نے پانچ سال قید میں گزارے، اس پر اکثر اسرائیلیوں نے اس سے اتفاق کیا۔ امریکی ذمہ داران کا کہنا ہے کہ امریکا بھی اگر یہ کام کر لے تو اس میں کیا حرج ہے؟

آخری لمبے کا تاکی:

مذاکرات میں شریک امریکی عہدہ داران کا کہنا ہے کہ گذشتہ سردیوں

میں وہ حوالہ کے انتہائی قریب پہنچ چکے تھے لیکن آخری لمحہ میں طالبان نے ان پانچ قیدیوں کی رہائی کے معاہدے کو رد کر دیا، اور کہا کہ یہ کوششیں ان کو قتل جانے لئے آمادہ نہیں کر رہی گی۔ اس طرح امن مذاکرات میں امریکی ذمہ داران کے مطابق مزید پیش رفت نہیں ہو سکی۔ امریکی وزارت خارجہ نے اعلیٰ عہدیدار کا کہنا ہے ”طالبان نے گزشتہ سال ۱۵ مارچ سے مذاکرات کو معطل کر رکھا ہے اور ان سے اب تک کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ آخر میں جریدہ نے وائٹ ہاؤس کے ایک ذمہ دار کی جھوٹی پمپنی ایک بات نقل کی ہے جس کا دعویٰ ہے کہ آپسی مفاسد کے لئے ہونے والے مذاکرات میں عطا گون اور طالبان میں موجود انتہا پسند رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ حوالے کا عمل یہ مفاسد کے مقابلہ میں ایک بہت قویٰ اقتصادان ہے۔ طالبان امن کے خواہاں ہیں جبکہ اتحاد کی فضاء کا بحال کرنا ہی ان کو امن دے سکتا ہے۔ اس بیان میں بہت سے مغالطہ اور دھوکے ہیں۔

۱۔ ان مذاکرات کا نام کوئی امن مذاکرات نہیں ہے بلکہ یہ قبائض فوج کے خلاف کے مذاکرات ہیں۔ اس لئے کہ افغانستان میں جاری جنگ کوئی دو ملکوں کے درمیان نہیں بلکہ ہزاروں میل دور سے آنے والے قابضین کے خلاف آزادی کے لئے جہاد کرنے والے مجاہدین کے درمیان ہے اور یہ جنگ اس ملک کے باسیوں پر اس لئے مسلط کی گئی ہے کہ انہوں نے باجوہ چمکیوں اور لالچ کے عالمی نظام کو مسترد کر دیا۔

۲۔ طالبان قابضین کو اپنے ملک سے ہجرا ہے ہیں ان سے امن کے خواہشات نہیں بلکہ ان کی اپنے ملک سے کامل واپسی چاہتے ہیں۔

۳۔ طالبان کے اندر کوئی انتہا پسند عناصر نہیں ہے۔ طالبان کا شروع دن سے وہی ایک موقف ہے جو کہ افغان عوام کا رہا ہے، وہ یہ کہ سامراج کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں۔ رہی بات تشدد کی بلکہ جرائم کے کرنے کی تو یہ امریکہ کی جانب سے بہت زیادہ ہے، جو سمجھتے ہیں ان کی معاشی زندگی جتنی بھی جاری رکھنے میں ہے۔ اسلحہ، بیروغن، قیمتی نوادرات اور

معدنات کی چوری کے ذریعہ سے حرام مال کماتے ہیں اور اسی سے اپنی اقتصادیات کو زخمہ ور کئے ہوئے ہیں۔

۴۔ قبائض و خارج قوتوں پر اتحاد کی کوئی فضاء افغانستان میں قائم نہیں بلکہ یہ دشمنی اور جنگ ہے جو کہ دشمن کے بالکل فناء اور ختم ہونے تک جاری رہے گی۔ ہاں مکمل اور دائمی اختلاہ کے بعد ایک پر اتحاد معاہدہ ہونا چاہیے جو ان شقوق پر مشتمل ہو:

- 1: جنگ میں جو نقصان ہوا اس کا معاوضہ دیا جائے۔
- 2: اس بات پر ایک تحریری معاہدہ ہو کہ افغانستان کے داخلی معاملات سے باہر رہا جائے۔
- 3: کرپشن اور قتل جیسے اقدامات کرنے والے مجرموں اور ایسے لوگوں کی معاوضت میں ملوث مطلوب افراد ہمارے حوالے کیے جائیں۔
- 4: جن لوگوں نے جنگی جرائم کا ارتکاب کیا چاہے وہ افغان ہوں یا قبائض قوتیں، ان کو ہمارے حوالے کیا جائے۔

11 ستمبر کے حادثے کی شفاف اور اعلانیہ تحقیق اور اس کے ساتھ اس کے ذمہ داروں کا قتل بھی ہونا چاہیے۔

۵۔ امریکی ایمر کی ڈائری نے امریکی معاشرہ میں بہت زیادہ بے چینی پیدا کر دی ہے۔ سیاسی اور فوجی مضمون میں بھی اس کی وجہ سے ایک اضطراب پانا جاتا ہے۔ امریکی مذاکرات کار اس بات کی کافی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ بحرہ و فریب کے ذریعہ سے طالبان سے وہ قیمتی ڈائری حاصل کر لیں۔ اگر امریکا اس ڈائری کو اس کی قیمت ادا کئے بغیر حاصل کر لے..... اور اس کی قیمت افغانستان سے نکل واپسی ہے..... اگر ایسا ہو گیا تو پھر امریکا دوسری کوئی اور چیز نہیں دے گا، بلکہ وہ اپنی طاقت کے زور پر تہاؤں کر کے وہاں قرار پکڑے گا۔ وہ طالبان سے یہ چاہے گا اس کے ذریعہ نظام چلنے والے افغانستان میں سیاسی نظام کا ایک حصہ بننا

بقیہ صفحہ نمبر ۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

# دشمن کے خلاف نیا محاذ

حبیب مجاہد

اطراف سے شدید حملے شروع ہو چکے ہیں۔ کابل انتظامیہ کی قیادت میں موجود افغان ہلکار نہیں امریکی اپنے اہلہ سے لیس کر کے اپنا حمایتی بگھنے لگے ہیں، ان کے ہی امریکی فوجیوں پر حملے بہت بھاری اور حوصلہ شکنی کا سامان ثابت ہو رہے ہیں۔

پکڑنے کے علاوہ نامی ایک افغان ہلکار نے چھپے سالوں میں پل چرٹی کی قیادت میں امریکی مشاورین پرانہ حادہ قاتل کر دی اور خود امریکی فوجیوں کی جوانی قاتل کر کے شہید ہوا، اس واقعہ نے امریکی حکام پر اتنا گہرا گناہ لگایا کہ امریکیوں نے اس شہید کو موت کی سزا سنائی اور شہید کی لاش کو دفن کرنے کے لئے افغان کے حوالہ کرنے کی بجائے تین مہینے تک اپنے پاس روک رکھی، اس کے علاوہ شہید کو ہڑلہ انجشن بھی لگایا تاکہ اس کا رنگ کالا ہو جائے اور اس سے بدبو نکلیں جائے، مگر دشمن کا یہ منصوبہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت ناکام بنایا جب علامہ کے جسد کو اپنے علاقے لایا گیا تو اس کا رنگ کالا تھا اور جسد نکلیں چکا تھا لیکن اس سے ایک عجیب قسم خوشبو آ رہی تھی، جس سے تمام لوگوں پر اس کے عمل کی حقانیت اور مقبول شہادت و سورت کی طرح عیاں ہوئی۔

اس طرح جبراً ختم شدہ حملوں اور جلد کرنے والوں کے خلاف سخت امریکی رد عمل کے باوجود یہ سلسلہ رکنا نہیں دھکا دے رہا ہے، بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ اس میں مزید تیزی آ رہی ہے۔ جیسا کہ پاکستان کے طالب حسین نے سنگین میں چھ برطانوی فوجیوں کو قتل کر دیا، بگل بدین نے بھی بھند میں اسی طرح حملہ کیا اور پاکستان احمد گل ترہ شیل نے ایک درجن سے زیادہ غیر ملکی مشاورین کو اپنی گن سے نشانہ بنا کر ہلاک کر ڈالا، اسی وجہ سے یہ موضوع غیر ملکیوں اور ملکی فوج کے اہلہ نے پین سے نکل کر روزانہ اور ہفتہ وار خبر کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

رواں سال (۱۳۳۳ھ) کے ماہ ربیع الاول میں امارت اسلامیہ کے سربراہ کی جانب سے کابل حکومت کی انتظامیہ فوج اور پولیس کے نام ایک خصوصی پیغام نشر ہوا، جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ موقع کی مناسبت سے دشمن پر اندر سے حملہ آور ہوں اور اپنی اسلامی ذمہ داری پوری کریں۔ امارت اسلامیہ کے اس خصوصی پیغام میں کہا گیا تھا کہ

رواں سال ۱۳۳۳ھ کے رمضان المبارک کے چوتھے روز صوبہ رات کے مرکز میں فوجی ٹریننگ سینٹر کے اندر ایک افغان ہلکار نے قاتل کر کے ۱۴ امریکی مشاورین کو موقع پر ہلاک کر دیا جبکہ میں بار پورس کے مطابق حملہ کرنے والے مجاہد کو بھی موقع پر شہید کر دیا گیا مگر اس شہید کے نام اور شناخت کے بارے میں تفصیلات سامنے نہیں آسکیں۔ ہرات کا واقعہ ”غیر ملکیوں پر حملوں“ کی ایک کڑی ہے جو کشتہ کلی سالوں سے افغان انتظامیہ میں موجود مختلف مسلح افغان فوجیوں کی جانب سے غیر ملکی فوجیوں اور افغان فورسز پر ہو رہے ہیں اور دشمن کو کافی جانی نقصان پہنچا رہے ہیں۔

ویسے تو امریکی جارحیت کے شروع دن سے ہر واقعی مسلمان افغان نے اپنے دل میں امریکی اور ان کے کٹھ پتلی قلاموں کے خلاف نفرت اور دشمنی کے الفاظ بھڑکائے اور مختلف طریقوں سے دشمن کے خلاف اپنی اس نفرت اور دشمنی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ ہمیں امید تھی کہ کابل حکومت کی انتظامیہ سے وابستہ افراد چونکہ سب افغانی ہیں اور اسی مسلمان معاشرے میں پلے پڑے ہیں تو ظاہری انحراف کے باوجود وہ ہمارے ازلی دشمن کے خلاف اپنی ذمہ داری پوری کریں گے اور دشمن پر اندر سے حملے کریں گے۔

ہماری توقع کے مطابق اسی طرح ہوا اور امریکی پٹھان کے کچھ ہی دن بعد امریکی غلام اور نام نہاد کٹھ پتلی صدر حامد کرزئی نے جب قند ہار کا دورہ کیا تو اسی دوران ایک افغان ہلکار جو قند ہار کے صدر مقام کے دروازے کے ساتھ حفاظت پر مامور ہلکاروں کی صف میں کھڑا تھا اپنی مشین گن کا منہ دوڑے امریکی انجینئرز (حامد کرزئی اور گل آنا شیر زئی) کی جانب موڑتے ہوئے ان پر قاتل کر دی، اس جراثیم دانہ حملے میں حامد کرزئی قتل کیا جبکہ گل آنا شیر زئی معمولی زخمی ہوا۔ اس مسلح حملے نے یہ پیغام دیا کہ وہ یہ نہ سوچیں کہ اب افغان قوم میں حریت کا جذبہ ختم ہو گیا ہے اور وہ آزادی کے دشمنوں کو انجام تک نہیں پہنچا سکتے۔ امریکیوں پر اس کے علاوہ بھی دشمنی کے کئی دروازے عمل گئے ہیں اور مؤمن خان کی شاہد کی طرح ہر ایک اپنی تلوار سے ضرب دینا (کوئی سر پہ مارتا اور کوئی نال لوٹا) جارہا ہے، نئے زاویوں اور کئی

”کابل“ انتظامیہ کی تشکیل میں شامل تمام توجہان جو اپنی اسلامی اور اخلاقی ذمہ داری پوری کرنا اور گزشتہ گناہوں کا کفارہ کر کے اسلام اور افغانستان کی تاریخ میں اپنا نام روشن الفاظ میں لکھنا چاہتے ہیں، امارت اسلامیہ ان پر زور دیتی ہے کہ وہ اپنے اسلامی احساس، ملی غیرت و وحدت اور اسلامی بھائی چارے کی رو سے اپنی مشین گنوں کا رخ اپنے نیچے افغانوں کی بجائے غیر ملکی قابضین کی طرف موڑ دیں تاکہ وہ اپنے مظلوم عوام کی مصیبتوں کا دس سالہ انتقام اپنے دشمنوں سے لے لیں اور اسلامی غازیوں کی صف میں اپنا نام درج کرادیں۔ یہ توجہان جان لیں کہ ان کے ہاتھ میں دنیوی اور اخروی لحاظ سے ہر وقت سے بہتر موقع ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”لا یجمع کفار و قاتلہ فی النار“ جو کہ فرک و کل کرے وہ کافر کے ساتھ جہنم میں اکٹھا نہیں کیا جائیگا بلکہ جنت کا چایگا۔ یہ معلوم ہوا کہ ایک حربی کافر کا قتل و دخول جنت کا سبب ہے۔ اسی طرح کے غازی عوام میں بہادر کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں اور ان کے کارناموں پر فخر کیا جاتا ہے۔ جو توجہان اس طرح کے جرات مندانہ حملے شروع کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہیں تو امارت اسلامیہ بھی اپنی دینی ذمہ داری کو پوری کرتے ہوئے انہیں ہر ممکنہ حوصلہ افزائی اور مدد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔

امارت اسلامیہ اپنے ذمہ داروں کو ہدایت دیتی ہے کہ مخالف صف میں کوئی شخص غیر ملکیوں کے خلاف کوئی بھی اقدام اٹھاتا ہے تو اس کے ساتھ اور اس کے اہل خانہ کے ساتھ خصوصی تعاون کیا جائے۔ اور اسے مزید بولتی کے لئے ہڈوں کے سامنے نہیں کریں تاکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کا استقبال ایک کارنامہ سر انجام دینے والوں کی طرح کیا جائے۔

امارت اسلامیہ کے اس بروقت اور مصلحتانہ اقدام سے مشفق کہ دشمن پر اندر سے حملوں میں بہت شدت آئی ہے اور گزشتہ دو ہفتوں کے دوران کپتیک، کاکایسا، ہلمند، مقداد، میدان، وردگ، ہرات اور ملک کے دیگر علاقوں میں دشمن پر اس قدر شدید، منظم اور مسلسل حملوں نے واضح کر دیا ہے کہ امریکہ کیوں کے خلاف ان کی صفوں میں اندر سے بھی ایک خطرناک جہادی محاذ کھل گیا ہے جو مقابل جہادی محاذ کی طرح آئے روز غیر ملکی فوجیوں کو بھاری نقصان پہنچا رہا ہے۔

یہ محاذ جس طرح امریکیوں کو جانی نقصان پہنچانے کے لئے خطرناک ہے اسی طرح دشمن پر اس کے اثرات بھی بہت گہرے پڑے ہیں، ہم نے دیکھا کہ پچھلے سال وزارت داخلہ کے دفتر میں ایک افغان

الہکار کی فائرنگ سے دو امریکی مشاورین کی ہلاکت نے ان کو اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ تمام اداروں سے اپنے مشاورین کو نکال لیں اور ان کی حفاظت کے لئے سترے سے بھاری رقم سے حفاظتی منصوبہ بندی کریں، اسی طرح فرانسیسی فوجیوں پر حملے نے ان کو کھل از وقت افغانستان سے اپنی فوج کے اخراج، مکی منصوبہ بندی پر مجبور کر دیا ہے۔

فوجی اصطلاح میں مخالف دشمن کی صف میں رشتہ ڈالنے والوں کو ”پانچہ اس ستون“ کہا جاتا ہے، تاریخ نے ثابت کیا ہے کہ ہر وہ فوج جس کی تشکیل میں مخالف سمت کے تمام سہ موہو ہوں اور وہ داخلی بحران اور محاسن کا شکار ہو تو ایسی فوج کا کامیابی سے کبھی دستبردار نہیں ہو سکتی۔ آج اللہ تعالیٰ غیر ملکی حملہ آور اور ان کے تمام اسی صورتحال سے دوچار ہیں، ان کے افغان ساتھی ٹولے میں ایک بڑی تعداد کی مجاہدین ہیں جو موقع کی تلاش میں پڑنا رہتے ہیں، اور وہ دشمن کی صفوں میں پانچہ اس ستون کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ یہ دلیر توجہان اللہ تعالیٰ کی رضا سے دشمن کے لئے مہلک کیفر ثابت ہو کر ان کا واسطہ داخل سے کاٹ دیگے اور انہیں مروادینے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رہیں گے۔

دشمن کے خلاف اس مهم (جہادی محاذ) کی برتری کے لئے مزید تعاون کرنا ہوگا، تاکہ اس محاذ پر کام کرنے والے کامیابی کے ساتھ اپنے اقدامات انجام دے سکیں۔ افغان عوام بھی دشمن کی صفوں میں موجود اپنے بیٹوں اور پیاروں کو اس بات کی طرف راغب کر کے دعوت دیں کہ وہ اس محاذ میں داخل ہو جائیں اور اپنی شجاعت سے اس محاذ کو گرم رکھیں۔ اسی طرح وہ چائو جواس محاذ میں سرگرم عمل ہیں شہادت پاتے ہیں یا زندہ بچ جاتے ہیں ان کی بڑی قدر ہونی چاہئے، کیونکہ وہ موجودہ جہاد کے سرخرو مجاہدین ہیں جو خطرناک صورتحال میں اپنے ان اقدامات کے ذریعہ جہاد کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔

امارت اسلامیہ افغانستان نے اس طرح کے اقدامات کی کامیابی کے لئے حالیہ دنوں میں جن منصوبوں پر کام شروع کیا ہے اس سلسلے کو مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ان فیجور توجہانوں کے کارناموں کی مختلف طریقوں سے ستائش کی جا جائے چاہیے تاکہ ان کی قدر میں مزید اضافہ ہو۔

۲۲۲

# زر حشرید میڈیا کا تعاقب

قدیر امیر المؤمنین حفظہ اللہ و رعاء و حقیق مائتہاء کی قیادت میں صلیبی جارحیت کے خلاف نبرد آزما ہیں، مجاہدین کے آپس میں کوئی اختلافات نہیں اور نہ ہی مجاہدین علاقائی، لسانی اور فرقہ وارانہ اختلافات پر یقین رکھتے ہیں بلکہ وہ سب اجساد علی الکفار و حرماء بینہم کے سچے مصداق ہیں۔

ہم خود بہت سے ایسے واقعات کا مشاہدہ کر چکے ہیں کہ مجاہدین نے ایثار اور اخوت سے صحابہ کرامؓ کے کارناموں کی یاد تازہ کر دی ہے۔

اس سے پہلے بھی میڈیا نے مختلف مواقع پر مجاہدین میں اختلافات پیدا کرنے کی ناکام کوششیں کی ہیں جبکہ حقانی نیٹ ورک کا نام استعمال کر کے تو یہ

یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ مغرب نواز میڈیا استثمار کے اشاروں پر چل رہا ہے، میڈیا سے وابستہ افراد اور مشیخو اہیں اور دیگر معاشی فوائد حاصل کر رہے ہیں، ڈائران کاس بات پر اسکا تے ہیں کہ وہ طالبان مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈہ کریں، مگر مجاہد اپنے دینی فریضہ کی خاطر کسی معاشی لالچ اور مالی مفاد کے حصول کے بغیر فوجی اور فکری مورچے میں اپنے کربلایی قوتوں اور ان کے حواریوں کو ناپے پتہ چھارہ ہے ہیں۔

مغربی میڈیا نے ایک رپورٹ شائع کی ہے کہ طالبان میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور وہ تین گروپوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔

ایک دھڑ ان کے بقول روشن خیال، دوسرا دھڑ دوسروں کے زیر اثر اور رجعت پسند ہے جبکہ تیسرا دھڑ ان کے خاتم خیال کے مطابق مالی مفادات کے حصول کے لئے لڑنے والا گروہ ہے۔

یہ رپورٹ بھی حسب سابق محض مغربی میڈیا کا زہریلا پروپیگنڈہ اور صلیبی جنگ کا ایک ذیلی حصہ ہے، اسی تناظر میں قلم کے مقدس فریضہ کی بجا آوری کی خاطر جواب آں غزل کے طور پر چند سطروں پر قرطاس کرتے ہیں۔

سب سے پہلے میں ان زہریلے نکساریں اور صحافیوں کو ستیہ کرنا چاہتا ہوں کہ خدا اس پروپیگنڈہ ہم سے باز آجائیں، خدا کی قسم اس سے آپ کو کچھ نہیں ملے گا بلکہ یہ لانا باعث نقصان ہے کیوں کہ اس سے عوام کا اعتماد میڈیا سے اٹھ رہا ہے، محض مشہور ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے وہ زیادہ عرصہ چلنے کے قابل نہیں ہوتا، ہم نے کچھ سالوں میں دیکھا کہ اس طرح کے پروپیگنڈے بہت جلد سوا ہوئے، مسلمانوں اور مجاہدین کے ذہنوں پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوا، اب عوام سمجھ گئے ہیں کہ اس طرح کی افواہیں جھوٹ اور محض پروپیگنڈہ ہے۔

جہاں تک مجاہدین کے اندر شدید اختلافات کی بات ہے تو یہ صرف جھوٹ اور پروپیگنڈہ کے علاوہ کچھ نہیں، الحمد للہ مجاہدین ایک عالی

لوگ تھک گئے مگر الحمد للہ ہر مرحلہ رسوا، شرمندہ اور ناکام ہوئے۔ الحمد للہ مجاہدین کے درمیان اخوت کا ایک ایسا مضبوط رشتہ قائم ہے جو کبھی بھی صلیبی دولت، طاقت اور جھوٹ سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔

جو جذبہ ہمیں میدان کارزار تک لے جاتا ہے وہ نہایت مبارک جذبہ ہے اس کے مقابلے میں مادہ پرستی کچھ بھی نہیں، اسی لئے ہمارے بڑا ہوں نوجوان اس راستے میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ بعض نے اپنا وعدہ ایفا کر دیا اور کچھ اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

# دوسری جنگ عظیم کی باتیات.....

## دو عظیم دہشت گرد.....

مرحوم

سیاست مرد جنگی کا نظارہ ہوگی اور اس نئے نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔  
روں نے دنیا پر عمرانی کیلئے مسلح جنگ چھیڑ ڈالی اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار  
لائے ہوئے ریشا میدان جنگ میں کوہِ زلزلین بکھر گئی اسے کامیابی نصیب نہ ہوگی۔  
مالک الملک نے افغانوں کے ہاتھوں اس کے تباہ کن عوامی خاک میں ملا  
دیے۔ افغانی مجاہدین نے سرخ رچیہ کو تاریخ ساز سبق سکھایا اور واپس پلٹنے پر مجبور  
کر دیا۔ افغانستان کو اس کے بیٹوں نے سویت یونین سے آزاد کر لیا اور اشتراکیت  
کے اس طاغوت کو اپنے کھوے ہوئے گھر سے میں ہی دفن ہونے پر بفضلہ تعالیٰ  
مجبور کر دیا۔

گمراہوں کے جانے کے بعد امریکہ بالواسطہ یا بالواسطہ افغانوں پر دباؤ  
ڈالنے اور جنگ مسلح کرنے کی تیار ہیں میں مشغول ہو گیا۔ جنگی جھڑپوں کی  
دوڑ امریکی سامراجی سازشوں اور گھٹیا جھنجھٹوں نے افغانستان کے نگلی نگلی کو پے  
کو پے میں جنگ کے شعلے لہڑکا دیے ہیں۔

دنیا کو امن کا درس دینے والے امریکہ کے سیاہ اور خون کا چہرے کا  
مشاہدہ کریں تو انسان حیرت و ذلت کے سمندر میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔  
گزشتہ دو تین سو برس میں امریکہ اور اس کے عالم و جاہد حکمرانوں نے  
جو مظلوم ڈھائے ہیں، اس کی تفصیلات انتہائی ذلت آمیز ہیں:

امریکہ کے اپنے جاری کردہ جرائم کے اعداد و شمار کے مطابق امریکی  
مسلح افواج نے 1776 عیسوی سے لے کر اب تک دو سو بیس مرتبہ مختلف  
ممالک کے خلاف جنگیں کی

ہیں۔ گویا دو سو پچیس سالوں  
میں دو سو بیس جنگیں!  
چودہ سال کا جو دورانیہ بغیر  
جنگوں کے محسوس ہوتا ہے تو اس  
میں بھی آئندہ جنگوں کی تیاری

حقیقت یہی ہے کہ زندگی خوشی اور غم کا مجموعہ ہے، اس حیات مستعد  
میں جہاں انسان کو دکھ ملتے ہیں وہاں سکھ بھی نصیب ہو جاتا ہے۔ جہاں  
کبھی لوگوں کی جلی گئی تھنے کو ملتی ہیں وہیں ہمدردی کے دو پل بھی تھنے کو میسر  
آ جاتا ہے۔ اگر دُغم دینے والے پڑ آتے ہیں تو مرہم رکھنے والوں کو بھی  
نہیں بھلا یا جاسکتا!

گھر کیا کیجئے! ہمارے مظلوم افغانوں بھائیوں کا، جنہیں دوسری جنگ  
عظیم کے بعد بھی دکھ کے بدلے سکھ نصیب نہ ہو سکے اور نہ ہی زخموں پر مرہم  
رکھنے والا کوئی سیمال پایا۔

سرخ رچیہ کے خون چہ سے سے یورپی سانپوں کی زہرناکیوں تک کا  
جبر مسلسل سہنے کے باوجود منزل آرام کا داعی کوسوں دور نظر آتی ہے۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد قوموں کے حالات نے یکسر پلٹا رکھا مختلف  
اقوام نے آزادی کا اعلان کیا، کئی ممالک سیاسی و جغرافیائی تقسیم سے دوچار  
ہوئے۔ منتخب اقوام عالم کی عظیم "اقوام متحدہ" کے نام سے وجود میں آئی تاکہ  
ایک قوم دوسری قوم پر تلوار نہ کر سکے، ہر کوئی پر امن زندگی گزار سکے اور دنیا کو  
مزید جہاں سے بچایا جاسکے۔

مگر اس زمانہ کو چھوڑیے اس دوسری جنگ عظیم کے نتیجے میں طاقت کے  
توازن کا ایک نظام وجود میں آ گیا جسے وقتی نظام کہنا ہے چاہے ہوگا۔ امریکہ اور  
روس یورپ کی چھکرا بھر کر سامنے آئے اور دونوں بڑی طاقتوں نے آہستہ آہستہ اپنی  
گرفتاری مضبوط کر لی کہ دنیا دو بلاکوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک اشتراکی بلاک جس کی

سربراہی سویت یونین کے  
ہاتھ میں تھی اور دوسرا  
پیدائش بلاک جس کی نگرانی  
امریکہ کر رہا ہے۔  
اس کے بعد عالمی

آج بھی امریکی افواج نے اپنی روایات کی مطابق ظلم کا بازو گرم کر رکھا ہے۔ افغانوں  
کے گھروں پر بم برساتے ہیں، معیشت کو جہاں کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے، آبادیاں  
کنڈرات سے ہل ڈالی گئی ہیں اور شیطان مسرت امریکہ مساجد کی تخریب اور کلیسا کی تعمیر  
میں مصروف عمل ہے، افغان اسلامی روایات اور کچر کو جرم سمجھا جاتا ہے۔



کی گئی ہے یا بغیر جنگ کے اقتصادی اور سیاسی دباؤ سے دوسرے ممالک میں اپنی سرحد کی تجدید لیاں لائی گئیں ہیں۔

چنگیز خان 34 ملین، ہلاکو 40 ملین جبکہ ہنگری میں 40 ملین سے زائد افراد کی قتل و غارت کا باعث بنے، جبکہ امریکہ دوسو تین جنگوں میں ایک سو ستر ملین سے زیادہ افراد کی امداد ہناک موت کا باعث بن چکا ہے۔ ہلاکو، چنگیز، تچو اور ہنگری کے ہاتھوں مارے جانے والوں کی کل تعداد تقریباً "تین ملین بقی ہے اور اکیس امریکہ نے ایک سو ملین ریڈیو، ستر ملین امریکی افغانی، دس ملین دیت نامی، ایک ملین عراقی اور تقریباً "نصف ملین افغانوں" کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ ان سب کو مارا جائے تو 171.5 ملین (ستر و سو پندرہ لاکھ) انسان بچنے ہیں۔ جن میں ہلاک و اسطراف کی جارحیت کا نشانہ بننا پڑا ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ نے 23 ملکوں پر بمباری کی جس میں جاپان کے شہروں ہیرو شیمہ اور ناگاساکی پر ایٹمی حملہ تاریخ کی بدترین مثال ہے۔ امریکہ 1945 سے 2008 تک دنیا میں مجموعی طور پر ایک سو آٹھ بیوی جنگیں لڑ چکا ہے۔ ان جنگوں میں ایک کروڑ نوے لاکھ انسان قتل ہوئے۔

دوسری جنگ عظیم میں دو کروڑ پچاس لاکھ امریکی فوجی ہلاک ہوئے اور امریکیوں نے تین کروڑ ستر لاکھ عام فوجیوں کو شہر میں مارے۔

آج بھی امریکی افواج نے اپنی روایات کی مطابق عظیم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ افغانوں کے گھروں پر بم برساتے ہیں، ہمیشہ کو تھاپی کے دانے پر لاکڑا کیا ہے، آبادیاں ٹکڑا کر دیتے ہیں، ڈاکو بن گئی ہیں اور شیطان صفت امریکہ مساجد کی تحریک اور کچھ بے رحمی میں مصروف عمل ہے، افغان اسلامی روایات اور پچھلے جرم سمجھا جاتا ہے۔

عالم الناس کو اسلامی تقاضا کی بجائے شیطانی عدالتوں کے چکر میں پھنسا رکھا ہے۔ عربی فاشی عام کرنے کیلئے اپنی شرمگاہوں اور حیا دوزخوں کے ذریعے دھت دی جاتی ہے۔

مگر! ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب امریکہ اور اس کے حواری غائب و غاسر ہوں گے اور اس مغرور شیطانی اور ظالمانہ قوت کا خاتمہ ہوگا۔ دنیا سکھ کا سانس لے گی اور لوگ امن و آشتی سے فیضیاب ہوں گے۔

عقربہ اہل اسلام اور دنیا والے دوسری جنگ عظیم کی یادگار اور دوزخ

گرد و قوس کے سر سے نکل آئیں گے اور ملک و ملت اسلامی نظام و العرام سے مستفید ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارا حامی و ناصر ہو اور اس بابرکات تحریک جہاد کو کفر کے جاہلانہ تسلط کے خاتمہ کا ذریعہ اور احلہ بحکمہ اللہ کا وسیلہ بنائے۔ آمین

\*\*\*

### بقیہ از ز خرید میثیا کا تعاقب

ہم جس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جانوں کی قربانی دیتے ہیں اسی طرح مائی قربانی بھی دیتے ہیں، جان کی بازی لگانے کے بعد ہمیں ہاں مفادات کے حصول کی کوئی قید نہیں ہوتی۔

اگر ہم مائی فائدہ کے حصول کی خاطر راجے و صلیبی بیچارے اہل میں پک جاتے۔ اگر ہم مفادات کے حصول کی کوشش کرتے تو صلیبی قوتوں کی وہ کوششیں کب کی کامیاب ہو جائیں جب انہوں نے مجاہدین کو استعمال کرنے کی خاطر دارے ڈھیر لگا دیے تھے۔

اگر بات ڈالری ہوتی تو آج یہ ملک بیرونی حملہ آوروں کے لئے جہنم نہ بننا اور نہ ہی ان کا قبرستان بننا۔ اگر فدا کی مجاہدین دارے تیار ہوتے تو آج صلیبی اور ان کے حواری فدائی، بمباروں کی آتشیں لگا دیتے۔ اگر طالبان بھی امریکیوں کی طرح بیہوش کی بندگی کرتے تو آج طالبان کی خودکشی کے واقعات بھی رونما ہوتے۔ کتنے مغربی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق امریکی فوج میں خودکشی کے واقعات عروج پر پہنچ گئے، آج امریکی طالبان کے ہاتھوں نہیں مرتے جتنے خودکشی کر کے مرنے جاتے ہیں، افغانستان میں ہر روز ایک امریکی فوجی خودکشی کرتا ہے۔ مگر اللہ نہ کر شہد ایک دہائی میں کوئی بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی ایک مجاہد طالب نے زندگی سے تنگ آکر خودکشی کر لی۔

یہ بات کسی سے چھپی نہیں کہ مغرب نواز میڈیا اشتہار کے اشاروں پر بھل رہا ہے، میڈیا سے وابستہ افراد اور مشرکین کو اچھے اور دیگر معاشی فوائد حاصل کر رہے ہیں، مڈل ایلن کو اس بات پر کساتے ہیں کہ وہ طالبان مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈہ کریں، مگر مجاہد اپنے دینی فریضہ کی خاطر کسی معاشی لالچ اور مالی فائدہ کے حصول کے بغیر فوجی اور فوجی طور سے میں جیت کر صلیبی قوتوں اور ان کے حواریوں کو ناکام بناتے ہیں۔

\*\*\*

# گزشتہ ماہ جولائی

اقتصادی سماج

احمد قاریسی

میزانی میں بھی ایک بلی کا پٹر کر تباہ ہو گیا اور باوجود اس کے کہ دشمن نے مذکورہ واقعے کی تصدیق کی، جانی نقصانات کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا۔ 30 جولائی کو ایک بلی کا پٹر سو پ لوگر کے مضافاتی علاقے میں مجاہدین کے حملے کا نشانہ بنا، مذکورہ بلی کا پٹر اپنے ہلاک اور زخمی ہونے والے فوجی بیٹھانے کے لیے علاقے میں آیا تھا جو پورے حملے کے ساتھ موقع پر ہی تباہ ہو گیا۔

اس کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں دشمن کے ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، عام نقل و حمل کی گاڑیاں وغیرہ افغان مجاہدین کے ہرادرست حملوں یا بارودی سرنگوں کے دھماکوں کا نشانہ بنی ہیں۔

**فکست خوردہ داخلی دشمنوں کے نقصانات:**

داخلی دشمنوں کو بھی جولائی کے مہینے میں گزشتہ مہینوں کی طرح بڑے نقصانات سے دوچار ہونا پڑا ہے، ان واضح نقصانات کے باوجود کابل کی کٹر پبلی حکومت افغان مسلح آرمی نامی مزدور فوج اور پولیس وغیرہ کے جانی نقصانات کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی، مگر ایسوی لیڈز پریس کے خبری نمائندے نے 30 جولائی کو اطلاع دی کہ داخلی فوجی دستوں کے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد نو اور امریکی فورسز کے ہلاک ہونے والوں کے مقابلے میں 5 گنا زیادہ ہے۔ اور یہ ایسے حالات میں ہو رہا ہے کہ امارت اسلامی کے ترجمان نے کہا کہ ان کے حملوں کا پہلا نشانہ خارجی فوج ہے، داخلی فوج کے زیادہ تعداد میں ہلاک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بیرونی افواج انھیں اپنے لیے حال کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔

کابل کے غلام اداروں کی خدمت میں ہمہ وقت مشغول رہی خبری محنتیہ پڑواک اور پڑا آزدی نے بھی خبر دی ہے کہ جولائی کے مہینے میں کراپے کے فوجیوں کے 40 ہلاک اور 30 سے زیادہ شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ مذکورہ محنتیہ نے پولیس کی صفوں میں 2 کمانڈروں سمیت 30 ہلاکوں کے ہلاک ہونے کی بھی تصدیق کی ہے۔ اس کے علاوہ "ملی انیٹ" کے نام سے موسوم سیکورٹی و جاسوس ادارے کے تین اہلکاروں کو بھی ان کے افغان دشمن اقدامات کے باعث موت کے گواہوں میں تکمیل دیا گیا ہے۔ مذکورہ واقعات کے حقیقی اعداد و شمار اس اعتراضی

گزشتہ ماہ جولائی 2012ء افغانستان میں بہت سی سخت بارشوں کا عینی شاہد گذرا ہے۔ ان کامیاب ترین کارروائیوں کے نتیجے میں مقامی اور بیرونی دشمن کو بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے، ان کامیابیوں کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

**خارجی غاصب فوجیوں کے جانی نقصانات:**

جولائی کے مہینے میں 46 غاصب فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، یہ وہ تعداد ہے جس کا دشمن نے اعتراف کر لیا ہے۔ یہ تعداد گزشتہ تین سالوں کے اس ماہ کی کتنی سے کم ہے مگر اس سال کے ہر مہینے کی نسبت سب سے بڑی تعداد ہے جس کا دشمن نے اعتراف کیا ہے۔ اس ماہ کے بشمول دشمن کے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی اعتراضی کتنی 266 کو پہنچ گئی ہے۔ جن میں سے 205 افراد وحشی امریکی ہیں۔ مذکورہ نقصانات کی اعتراضی تعداد اس حقیقی تعداد سے کئی گنا کم ہے جو درحقیقت دشمن کو پیش آئے ہیں۔

**غاصب درندوں کے مالی نقصانات:**

خارجی غاصب دشمن کو گزشتہ مہینوں کی طرح اس ماہ بھی جانی نقصانات کے ساتھ کئی قسم کے مالی نقصانات پیش آئے۔

17 جولائی کو غاصب درندوں کا ایک بلی کا پٹر ملک کے مغربی علاقے میں گر کر تباہ ہو گیا، دشمن نے انتہائی ہٹ دھرمی اختیار کرتے ہوئے مذکورہ واقعے کے متعلق خاموشی اختیار کیے رکھی اور صرف 2 فوجیوں کے زخمی ہونے کا اعتراف کیا۔

22 جولائی کو افغان مسلح آرمی نامی مزدور آرمی کا ایک بلی کا پٹر سو پ نورستان کے مضافات میں مجاہدین کے حملے کا نشانہ بنا، مگر جھوٹ کی اپنی پرانی روش پر قائم دشمن نے صرف اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مذکورہ بلی کا پٹر گر کر تباہ نہیں ہوا بلکہ اس نے خود لینڈنگ کی تھی، صرف اس کا پائلٹ زخمی ہوا ہے۔

26 جولائی کو سو پ قندوز کے مضافات میں دشمن کا ایک ہلیکوپٹر پائلٹ طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ اسی ماہ کی 30 تاریخ کو سو پ زابل کے ضلع

تحتی سے لگی ناز پیدا کرتی ہیں۔

افغان پشمال آری نامی مزدور فوج اور پولیس کے علاوہ داخلی دشمن کی بکھری ہوئی مخلوق کو درج ذیل نقصانات کا بھی سامنا رہا:

19 جولائی کو غزنی میں نگرانی کرنے والے جاسوسی ٹیم ورکر کا سربراہ قتل کر دیا گیا، اسی طرح اسی صوبے کے ضلع ہند آب کا سیکورٹی سربراہ 9 جولائی کو مارا گیا۔

13 جولائی کو صوبہ سمنگان کے ضلع ایک میں بھی شدید دھماکے ہوئے جس میں نام نہاد پارلیمنٹ میں سمنگان کے وکیل (سمنگان سے منتخب رکن اسمبلی) احمد خان، سمنگان کے سیکورٹی سربراہ خان محمد، شمالی زون کے سربراہ سید احمد صالح، مذکورہ صوبے کے سابق گورنر اقبال نیسب، سینیٹر محمد آصف اور صوبہ بلخ میں ایک گمراہ جماعت کے ایک رہنما پستی ہلاک ہو گئے۔ آدھ اطلاع کے مطابق مذکورہ واقعات میں ہلاک ہونے والوں کی کل تعداد مذکورہ مزدوروں سمیت 25 جبکہ زخمیوں کی تعداد 40 افراد تک پہنچی تھی ہے۔

یہ سب ان بچے درپے واقعات کے بعد ہوا جن میں ایک روز قتل یعنی 12 جولائی کو صوبہ لغمان میں نام نہاد خاتون کے حقوق کی ترجمان خاتون، لکی پولیس ایجنٹوں اور محافضین سمیت ماروی گئی تھی۔ اس کے ایک ہی دن بعد صوبہ ہرات کے ضلع شیخ ہڈ کا کشتہ بھی اپنے بد اعمالوں کے عوض موت کے منہ میں سمجھ دیا گیا تھا۔

20 جولائی کو صوبہ اروزگان کے ضلع سراب کا سیکورٹی سربراہ حملے میں ہلاک ہوا۔ اس کے ایک دن بعد ہی ہرات کے ضلع گزنی کی سیکورٹی ایجنسی کا سربراہ بھی بہت سے محافضین سمیت ہلاک ہوا، جبکہ مذکورہ ضلع کے ہی سیکورٹی امور کا سربراہ شدید زخمی ہو گیا۔

مذکورہ واقعات کے جاری تسلسل میں 9 جولائی کو صوبہ وردک کے ضلع چک کا "دغا" نامی کشتہ بھی مجاہدین کی ایک گوریلہ کارروائی میں ہلاک ہو گیا، اس حملے سے ایک دن قتل وہ ایسے ہی ایک حملے میں بچ گیا تھا۔

مجاہدین کے پاس غلام فوجوں کی پناہ:

کابل کے غلام ہمارے (پارلیمنٹ) کی جانب سے مذاکرات اور صلح کی کوششوں کے نام سے ایسے فرائشی ڈراموں کا پرچار کیا جاتا ہے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گویا مجاہدین مسلح جنگ سے بیزار اور افغان پشمال آری کی مخلوق

میں شریک ہونے کے لیے بے تاب ہیں، حالانکہ پشمال آری وہ ادارہ ہے جو اپنے کسی کام میں بھی خود مختار نہیں، اس کی حیثیت خارجی غاصبوں کے چوکیداروں کی سی ہے۔ اور حیران کن بات یہ ہے کہ وہ اپنے رچائے گئے ان ڈراموں کا اب تک کوئی واضح ثبوت بھی پیش نہیں کر سکے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ افغان آری کے بہت سے ایجنٹ مجاہدین کے پاس آئے روز پناہ مانگتے آتے ہیں، اس سلسلے کے کچھ اہم واقعات درج ذیل ہیں۔

☆ 6 جولائی کو صوبہ پانچیس میں "مقامی پولیس" کے 25 مسلح ایجنٹوں نے اپنے اسلحہ اور دیگر اہم وسائل سمیت مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ کابل کے غلام ادارے نے پہلے تو اس کو احمقاء کا نام دیا مگر پھر اسے بھی چاروٹا چاراس کا احترام کرنا پڑا۔

☆ 25 جولائی کو صوبہ زابل کی شوروی کی جانب سے متعین کردہ دو ارکان شوروی جن کی کوشش تھی کہ مجاہدین مسلحوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں، انہوں نے شوروی کی رکنیت سے انعطاف دے کر مجاہدین میں شمولیت اختیار کر لی۔

☆ 25 جولائی کو ایک اور واقعے میں اروزگان کے صوبے میں غاصب درندوں اور وحشی آسٹریلیائی فوجی دستوں کے 25 داخلی محافضوں نے دشمن کی حملوں سے نکل کر مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے، مذکورہ واقعے کے دو دن بعد صوبہ فراء کے ایک کمانڈر 12 پولیس ایجنٹوں کے ساتھ مجاہدین سے ملے۔

☆ شوشاہ اور رپریش بتاتی ہیں کہ گذشتہ جولائی کے ماہ کے دوران جنوب مغربی علاقوں میں افغان پشمال آری نامی مزدور فوج کے تقریباً 324 ایجنٹ مجاہدین سے مل گئے ہیں۔

عام لوگوں کی ہلاکتیں:

☆ غاصب درندوں اور ان کے داخلی مزدوروں کی جانب سے مقامی لوگوں کو گرفتار اور شہید کرنے کا سلسلہ پہلے کی طرح اس ماہ بھی جاری رہا۔

☆ 2 جولائی کو صوبہ لوگر میں کابل حکومت کے ذمہ داروں نے بتایا کہ غاصب فوجوں کے فضائی حملوں میں اس صوبے کے تقریباً 51 ملکی افراد شہید اور 4 زخمی ہو گئے ہیں۔

☆ مذکورہ واقعے سے دو دن پہلے بھی صوبہ قندھار میں امریکیوں کی پشمال فورسز کی جانب سے ہونے والے ایک

شوشاہ اور رپریش بتاتی ہیں کہ گذشتہ جولائی کے ماہ کے دوران جنوب مغربی علاقوں میں مزدور آری (افغان پشمال آری) کے تقریباً 324 ایجنٹ مجاہدین سے مل گئے ہیں۔

آپریشن میں ایک معزونی شہید کر دیے گئے۔

☆ 22 جولائی کو بھی صوبہ کابینہ کے ضلع الاسانی میں ناٹو کے غاصب درندوں نے ایک بے گناہ مقامی فرد کو شہید کر دیا جس کا اعتراف ان کی مزدور آدمی نے بھی کیا۔

☆ مذکورہ واقعات کے بعد 10 جولائی کو کابل کٹہہ جلی حکومت کی پولیس نے صوبہ کابل کے علاقے دشتارو میں عام مقامی لوگوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی، جس میں کم از کم 3 افراد عام لوگ شہید ہوئے۔ اسی طرح جولائی کے مہینے کے آخر میں آنے والی مسلسل رپوٹوں اور تصدیقی شہادتوں نے عام اور بے گناہ لوگوں کی شہادتوں اور ان پر ہونے والے مظالم کی گواہی دی ہے۔

**عوامی نفرت اور بیزاری:**

غاصب درندوں اور ان کے غلاموں سے عوامی نفرت مسلسل سے جاری ہے:

☆ 2 جولائی کو نظم عامہ کے نام سے موسوم پولیس کی مرتب کردہ صفوں میں شامل ایک فرد نے صوبہ ہلند کے گریٹنگ کے ضلع میں انگریز فوجیوں پر فائرنگ کی جس میں دشمن کے بقول 3 ہلکار ہلاک اور بہت سے شدید زخمی ہو گئے۔

☆ اسی طرح 4 جولائی کو بھی صوبہ میدان وردگ میں بمبھل آری کے ایک ہلکار نے امریکی فوجیوں پر فائرنگ کی جس میں دشمن کے اعتراف کے مطابق 5 امریکی ہلکار شدید زخمی ہو گئے، مگر مصدقہ رپورٹوں کے مطابق اس واقعے میں کچھ ہلکاروں کی ہلاکت بھی ہوئی ہے۔

☆ 10 جولائی کو کابل کے "دشتارو" کے علاقے میں مقامی لوگوں نے وہاں موجود پولیس کی ہتھخوری اور انجانی بد اخلاقی سے تنگ آ کر ان کے خلاف اسلحہ اٹھایا۔ اس واقعے میں 14 پولیس ہلکار زخمی ہو گئے، پولیس کی فائرنگ میں علاقے کے 3 افراد بھی شہید ہو گئے۔

☆ اسی طرح صوبہ قاریب کے ضلع غور باج میں بھی 23 جولائی کو پیش آنے والے ایک واقعے میں بمبھل آری کے ایک جوان نے غیر ملکی فوج کو نشانہ بنا کر فائرنگ کر دی جس میں 2 غیر ملکی فوجی شدید زخمی ہو گئے اور باقی دہشت و خوف کی لپیٹ میں ہیں۔

**القاروقی آپریشن کی کارروائیاں:**

القاروقی آپریشن کا آغاز موسم بہار میں کیا گیا تھا، گزشتہ مہینوں کی طرح جولائی کے مہینے میں بھی اس آپریشن میں بھی بالخصوص شمالی انجانی اہم

کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

☆ 2 جولائی امارت اسلامی کے بہادر مجاہدین نے صوبہ قندھار کے علاقے "تلوالہ" میں آباد داخلی دشمن کو حملے کا نشانہ بنایا، جس میں کم از کم 13 داخلی فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی ہو گئے۔

☆ 9 جولائی کو بھی بہادر مجاہدین نے ایک بار قندھار شہر کے مختلف علاقوں میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کیے جس میں درجنوں مزدور آری کے ہلکار اور جرتی پولیس ہلکار ہلاک اور کئی شدید زخمی ہو گئے۔

☆ اسی طرح 18 جولائی کو بھی امارت اسلامی کے بھڑے مجاہدین نے صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں خارجی اور داخلی فوجیوں کے مشترکہ کیمپ پر کامیاب حملہ کیا، جس کے نتیجے میں درجنوں فوجی ہلاک اور کئی شدید زخمی ہو گئے۔

**مجاہدین کے غلبے کا اعتراف:**

ایسے حالات میں کہ جب خارجی اور داخلی دشمن اپنے مشترکہ حملے اور گرتے ہوئے مورال کو سنبھالا دینے کے لیے وقتی فوجی اپنی کامیابیوں کے دعوے بھی کرتے ہیں ان کی صفوں میں شکست و ریخت کے باعث مجاہدین کے غلبے اور کامیابیوں کا اعتراف بھی کبھی کبھی ان کی زبانوں پر آ جاتا ہے۔ مثلاً:

☆ کابل کی کٹہہ جلی حکومت کی وزارت دفاع کے ترجمان نے 17 جولائی کو بیان کیا کہ افغان فوجیوں پر مخالفین کے حملوں میں 40 فیصد زیادتی آئی ہے۔

☆ اس کے بعد 13 جولائی کو امریکی کانگریس سے متعلقہ تحقیقاتی مرکز نے رپورٹ نشر کی، جس میں 2008ء کے بعد امریکی فوجیوں کے زخمیوں کی تعداد میں کمی گنا بدھوتی کی خبر دی گئی۔ رپورٹ کے مطابق حملے کے بعد 2008ء کے آخر تک 2700 امریکی فوجی زخمی ہو گئے تھے جبکہ 2008ء کے بعد اب تک ان کے زخمیوں کی تعداد 14143 تک پہنچ گئی ہے۔

☆ اسی طرح کابل میں ایساف کے ترجمان نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ گزشتہ تین ماہ سے مخالفین کے حملے 10 فیصد زیادہ ہو گئے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ بی بی سی ریڈیو نے 2 جولائی کو خبر نشر کی کہ امارت اسلامی کے مجاہدین نے صوبہ کنڑ کے بعض اہم علاقوں پر مضبوط قبضہ جمایا ہے اور کٹہہ جلی حکومت کے حکام کو کل یا وہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے۔

# شہداء ملت

نوارید فورسے کے علاقے میں حملہ کے نام (ملا جان محمد) کے گھر پر چھاپہ مارا چھاپے کے دوران (مولوی صاحب) خود گھر میں موجود نہیں تھے، گھر کی حفاظت لی گئی اور کافی مالی نقصان بھی پہنچایا گیا، بعد ازاں انہوں نے اسی گاؤں پر بمباری کر دی جس کے نتیجے میں ایک آدمی اور مسجد شہید ہو گئی اور دو افراد کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئے۔

☆ 22 جولائی کو میڈیا نے خبر شائع کی کہ صوبہ ہلند ضلع گرگٹ کے ضلع سرانج کے سرہ شاخ کے علاقے میں جب ایک امریکی جنگی بارودی سرنگ کی زد میں آکر تباہ ہوا تو امریکیوں نے علاقے پر شدید فضا کی بمباری کر دی جس کے نتیجے میں چار بے گناہ افراد شہید ہو گئے۔

☆ 22 جولائی کو اتحادی افواج نے صوبہ بلخ ضلع جتال کے نوشار علاقے میں مقامی سربراہ (حاجی عبدالکریم بامی) کے گھر پر چھاپہ مارا ایک آدمی شہید جبکہ دوسرے کو گرفتار کر لیا اس کے علاوہ مالی نقصان بھی پہنچایا۔

☆ 26 جولائی کو قباہ بعض افواج نے صوبہ بادغیس ضلع مرغاب کے فزک علاقے میں طالبان کے ساتھ جھڑپ کے بعد ایک افغان شہری کو دو بچوں سمیت مسجد میں دوران بڑھائی شہید کر دیا۔

☆ 27 جولائی کو اتحادی فوجیوں نے صوبہ ارزگان کے ضلع ارزگان کے علاقے قلعہ خور میں مقامی آپادی پر چھاپہ مارا، تین افغانوں کو پہلے لٹکوا کر نشانہ بنایا پھر شہید کر دیا۔

☆ 29 جولائی کو افغان فورسز نے صوبہ کاپیسا ضلع کلکاب کے انڈانٹیل علاقے میں ایک شہری (رفیع اللہ) پر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

☆ 31 جولائی کو اتحادی افواج نے صوبہ ہلند ضلع کجسکی کے زمیندار اور کاروبار کے علاقے میں گھروں پر چھاپہ مارا، حفاظتی لی گئی اور پھر دو افراد کو شہید اور تین کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔

ماخذ:

لی ہا سی ریڈیو، آزادی ریڈیو = افغان اسلامک نیوز ایجنسی = چواک نیوز ایجنسی = تاج اور جینا اوپ سائنس اور رومی۔

محترم قارئین! اس سلسلہ کا حتم ہے کہ میڈیا کی آزادی کے موجودہ دور میں بھی افغانستان میں قابض غیر ملکیوں اور ان کے حواریوں کے وحشت ناک مظالم مظہر عام پر لانے سے دور حاضر کا میڈیا گریز کر رہا ہے۔ کیونکہ لالچ اور طاقت کے ذریعے میڈیا میں اپنی مرضی کا مواد شائع کرایا جا رہا ہے اور لوگوں کو بڑی حد تک اس ہمنامک مقصد میں کامیابی بھی ہوئی ہے، لیکن غارتگری، گرفتاریوں اور دیگر انسانییت سوز مظالم کا تذکرہ محدود بیان پر ذرائع ابلاغ میں آتا ہے جو آئے میں تک کے برابر ہے۔

درج ذیل طور میں ہم کوشش کریں گے کہ پیارے افغانستان کے کوئے کوئے سے رواں سال (2012ء) کے جولائی کے مہینے میں عوامی شہادتوں یا بلاکتوں کی وہ تعداد زیر قریح اس کریں جو کھارنگی اور بین الاقوامی میڈیا کی جانب سے شائع ہوتی ہیں، دوسرے الفاظ میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ان خبروں کا معمولی سا تذکرہ میڈیا میں آتا ہے۔

☆ 10 جولائی کو اتحادی اور افغان فورسز نے صوبہ ارزگان ضلع چورے کے علاقے قلعہ راسخ میں چھاپے کے دوران ایک مقامی آدمی (اسد اللہ) کو بے دردی سے شہید جبکہ دوسرے کو شدید زخمی کر دیا۔

☆ 11 جولائی کو میڈیا نے ایک خبر شائع کی کہ:

صوبہ پکتیا ضلع نگر میں اتحادی افواج نے دو شہریوں پر فائرنگ کر کے دونوں کو موقع پر شہید کر دیا۔

☆ 11 جولائی کو قباہ فوجیوں نے قلعہ حمار کے ضلع شادوئی کوٹ کے کوئندال علاقے میں آدمی رات کو چھاپہ مارا اور گھروں کی حفاظت لیتے ہوئے 5 افراد کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

☆ 13 جولائی کو اتحادیوں نے صوبہ پکتیا ضلع خیرکوٹ کے ملیری گاؤں میں دو نیپے افغان شہریوں کو شہید کر دیا۔

☆ 14 جولائی کو صوبہ ہلند ضلع باغران کے نجی اور غاربانو کے علاقے میں غیر ملکی قابضین نے رات کو چھاپے کے دوران ایک بوڑھے شخص کو شہید کر دیا اس کے علاوہ مقامی لوگوں کو مالی نقصانات بھی پہنچائے۔

☆ 14 جولائی کو وحشی اتحادیوں نے صوبہ بلخ ضلع چہار بولک کے

| درجن کے بلے اور ہائی تصانیف |      |                 |           |        |        |        |        |        |        |
|-----------------------------|------|-----------------|-----------|--------|--------|--------|--------|--------|--------|
| بیٹسمن                      | صوبہ | کھیلوں کی تعداد | فٹ بال کے | میں سے | میں سے | میں سے | میں سے | میں سے | میں سے |
| بیٹسمن                      | صوبہ | کھیلوں کی تعداد | فٹ بال کے | میں سے | میں سے | میں سے | میں سے | میں سے | میں سے |
| 1                           | 40   | 182             | 8         | 96     | 107    | 244    | 85     | 182    | 182    |
| 2                           | 41   | 189             | 21        | 105    | 124    | 210    | 99     | 114    | 189    |
| 3                           | 42   | 53              | 1         | 25     | 24     | 76     | 37     | 58     | 53     |
| 4                           | 43   | 29              |           | 13     | 18     | 24     | 7      | 15     | 29     |
| 5                           | 44   | 9               |           |        | 7      | 8      |        | 18     | 9      |
| 6                           | 45   | 94              | 3         | 40     | 55     | 161    | 18     | 47     | 94     |
| 7                           | 46   | 68              | 2         | 13     | 21     | 44     | 2      | 34     | 68     |
| 8                           | 47   | 36              |           | 11     | 50     | 75     | 17     | 27     | 36     |
| 9                           | 48   | 59              |           | 28     | 19     | 50     | 2      | 6      | 59     |
| 10                          | 49   | 98              | 3         | 29     | 132    | 129    | 53     | 58     | 98     |
| 11                          | 50   | 17              | 2         | 3      | 5      | 18     | 5      | 5      | 17     |
| 12                          | 51   | 64              | 7         | 18     | 22     | 76     | 3      | 17     | 64     |
| 13                          | 52   | 73              | 3         | 27     | 68     | 116    | 22     | 26     | 73     |
| 14                          | 53   | 20              | 1         | 9      | 9      | 23     | 5      | 8      | 20     |
| 15                          | 54   | 15              |           | 9      | 8      | 16     |        | 1      | 15     |
| 16                          | 55   | 64              |           | 22     | 80     | 63     | 5      | 3      | 64     |
| 17                          | 56   | 33              | 2         | 11     | 32     | 33     | 3      | 12     | 33     |
| 18                          | 57   | 51              | 4         | 34     | 51     | 64     | 1      | 9      | 51     |
| 19                          | 58   | 20              | 3         | 6      | 29     | 49     |        |        | 20     |
| 20                          | 59   | 16              | 4         | 9      | 8      | 18     | 5      | 32     | 16     |
| 21                          | 60   | 22              | 2         | 6      | 11     | 66     | 2      | 14     | 22     |
| 22                          | 61   | 15              |           | 5      | 9      | 23     |        |        | 15     |
| 23                          | 62   | 26              | 6         | 5      | 20     | 25     | 5      | 3      | 26     |
| 24                          | 63   | 4               |           | 1      |        | 6      |        |        | 4      |
| 25                          | 64   | 13              | 2         | 3      | 12     | 17     | 4      | 5      | 13     |
| 26                          | 65   | 5               |           | 3      | 11     | 6      |        |        | 5      |
| 27                          | 66   |                 |           |        |        |        |        |        |        |
| 28                          | 67   | 1               |           | 1      | 1      | 1      |        |        | 1      |
| 29                          | 68   | 5               | 2         | 1      | 15     | 10     | 8      | 10     | 5      |
| 30                          | 69   | 4               |           | 2      | 8      | 20     |        |        | 4      |
| 31                          | 70   | 14              |           |        | 3      | 5      |        |        | 14     |
| 32                          | 71   | 4               |           | 9      | 5      | 12     |        |        | 4      |
| 33                          | 72   | 18              | 6         | 6      | 10     | 12     |        |        | 18     |
| 34                          | 73   | 2               | 1         | 1      | 4      |        |        |        | 2      |
| 35                          | 74   | 1323            | 3         | 55     | 74     | 545    | 978    | 1700   | 388    |

بیٹسمن کے کرائے 1۔ بیٹسمن کراچیاں اور ستان میں۔ 2۔ بیٹسمن کراچیاں اور ستان میں۔ 3۔ ڈرون طیارہ اور بیٹسمن کراچیاں اور ستان میں۔

# فرمان امیر المؤمنین

ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ

مجاہد بھائیوں کے نام پیغام!

● میرے محترم عزیز مجاہد بھائیو! یہ ہماری خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت لے رہا ہے اور ہمیں جہاد جیسی عظیم عبادت میں مشغول کر رہا ہے۔ یہ جو آپ پر لمحہ اپنی خواہش اور رضامندی سے تیاری پکڑے رکھتے ہیں اور اپنے دین، عوام اور ملک کے دفاع کے لئے قربانیاں پیش کرنے کے لیے کمر بستہ رہتے ہیں، یہ آپ کے مضبوط ایمان، پختہ ہمتی، پختہ عزم، دینی غیرت، بے لوثی اور شرافتِ طبع کی دلیل ہے۔ جی ہاں! آپ ساری دنیا اور خاص طور پر عالم اسلام کے لئے باعثِ عزت و افتخار ہیں۔ بیشک آپ آزادی و خود مختاری کا ہر اول دست اور ایک سو سالہ صدی میں عظمت و مردانگی کے بطل جلیل ہیں۔

● میرے عزیز بھائیو! ہمارا جہاد اور ہماری قربانیاں تب ہی نفع بخش اور سود مند ثابت ہو سکتی ہیں جب تک ہم اس طریقے سے جہاد جاری رکھیں گے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کرتے رہے۔

● آپ پر لازم ہے کہ اپنے مظلوم عوام کی جان، مال اور عزت کے تحفظ اور حفاظت کے لئے پہلے سے زیادہ اجتماع کا مظاہرہ کریں۔ آپ کو چاہیے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی عالیہ کی روشنی میں لوگوں کے ساتھ 'محبت'، 'اکرام' اور مہربانی والا سلوک کریں۔ مجھے روپیے سے عوام کے دل جیتیں، عوام کو ایذا، رسانی اور تکلیف دینے سے بہر صورت گریز کریں اور جو لوگ عوام الناس کی ایذا، رسانی کا سبب بنتے ہیں ان کی اطلاع اپنے ذمہ داروں تک ضرور پہنچائیں۔

● جہادی کاروائیوں کے دوران ایسی حکمت عملی سے کام لیا جائے کہ لوگوں کو جانی اور مالی نقصان نہ پہنچے، عوامی نقصانات سے اجتناب کی جو ہدایات و دستور میں آپ پر لازم کی گئی ہیں ان پر عمل کرنا آپ کا دینی فریضہ ہے اور ان کی مخالفت دنیا و آخرت کا نقصان ہے، لہذا میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں، اس لیے کہ دشمن تو جان بوجھ کر عام لوگوں کا نقصان چاہتا ہے۔ پس آپ کا فرض بنتا ہے کہ ان نازک حالات میں اپنی ذمہ داریاں بھرپور ادا کرنا سر انجام دیں۔

● آپ پر اپنے امراء کی مکمل اطاعت فرض ہے۔ اور چاہیے کہ آپ قرآن پاک کی تلاوت کو لازم پکڑ لیں، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں اور اوجیہ ماثورہ کا اہتمام کریں، اور دینی کتب کے مطالعہ کو اپنی عادت بنالیں، اور یہ سب روزانہ کی بنیادوں پر ہونا چاہئے۔

# SHARIAT

Monthly Islamic Magazine

1<sup>st</sup> Year September 2012



[www.shahamat-urdu.com](http://www.shahamat-urdu.com)